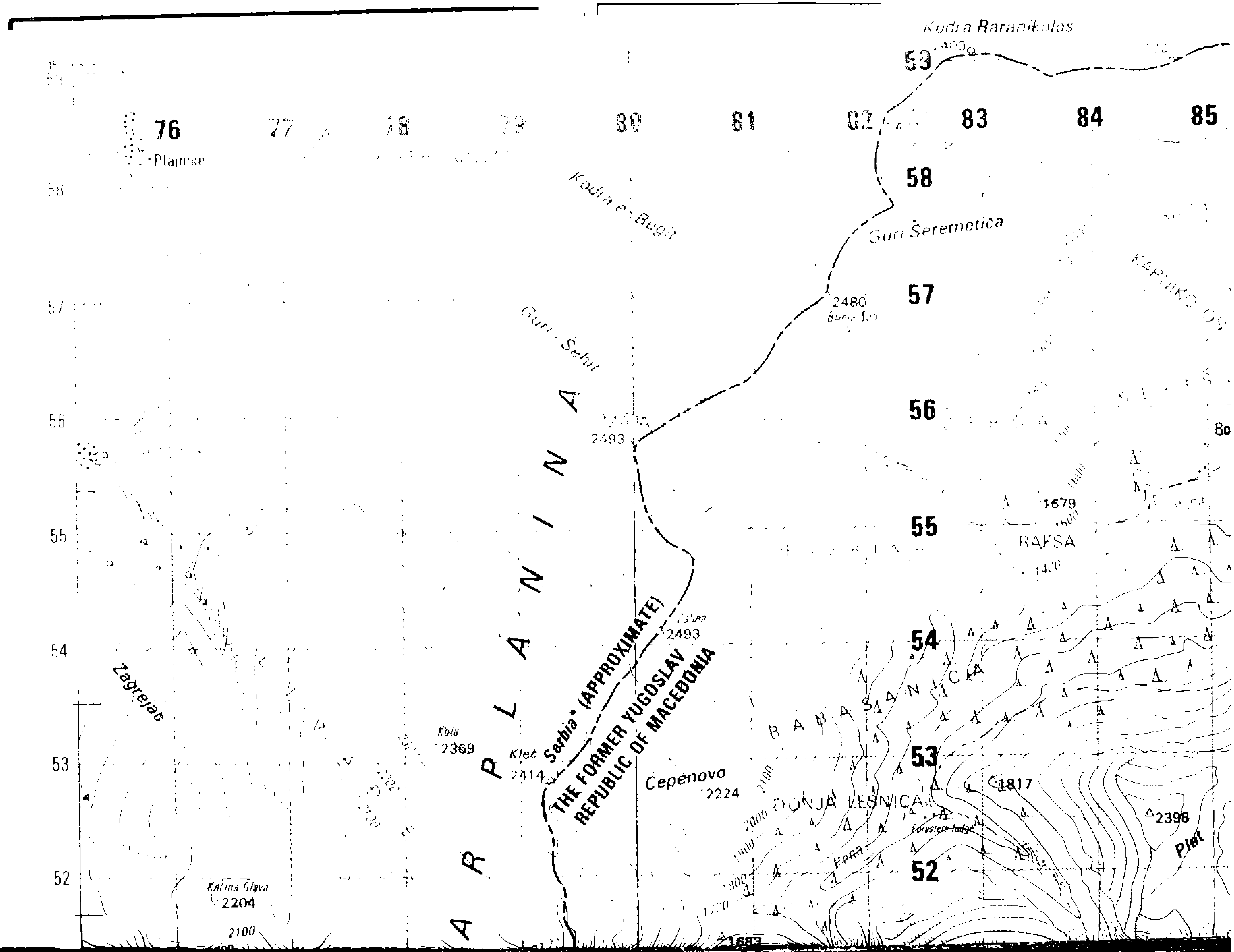
Kodra Baranikolos
76
77
78
79
80
81
82
83
84
85
Plajnike
Kodra e Begit
Guri Šeremetica
Guri Šehit
2480
KARNIKOLOS
2493
Bo
1679
RAFSA
1400
2493
Zagrejac
Kola
2369
Klet
2414
Serbia* (APPROXIMATE)
THE FORMER YUGOSLAV
REPUBLIC OF MACEDONIA
Cepenovo
2224
B A B A
S A N I C A
DONJA LESNICA
1817
Forestera lodge
2398
Plat
Pena
Karina Glava
2204
2100
1683
A R P L A N I N A
52
53
54
55
56
57
58
59

Marfat.com

مرآۃ المحققین

مصنفہ

قطب الاقطاب قیوم العالم حضرت س[illegible]

[illegible]ن شریفی قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز

بسعی

حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی [illegible]

ناشر شعبہ نشر و اشاعت

دار المبلغین حضرت میاں صاحب شرقپور شریف [illegible]

ملنے کا پتہ

مکتبہ نور اسلام شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

جامع مسجد شیر ربانی اکبر روڈ مدینہ چوک دھنپورہ لاہور ۳۹۰

Marfat.com

قصبہ قاضی احمد ضلع نوابشاہ سندھ

حضرت حسین شاہ حاجی خواجہ طریقت شیخ علیہ

قصبہ قاضی احمد ضلع نوابشاہ (سندھ)

Marfat.com

ت ص - 161

مرقد منور حضرت ثانی لاثانی میاں غلام اللہ
شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

... رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق

مرآۃ المحققین

الله

در مطبع کریمی لاهور

Marfat.com

53217

شجرہ نسب

اولادِ قیومِ عالم سیدنا حضرت امام علی شاہ مکان شریف قدس اللہ سرہٗ

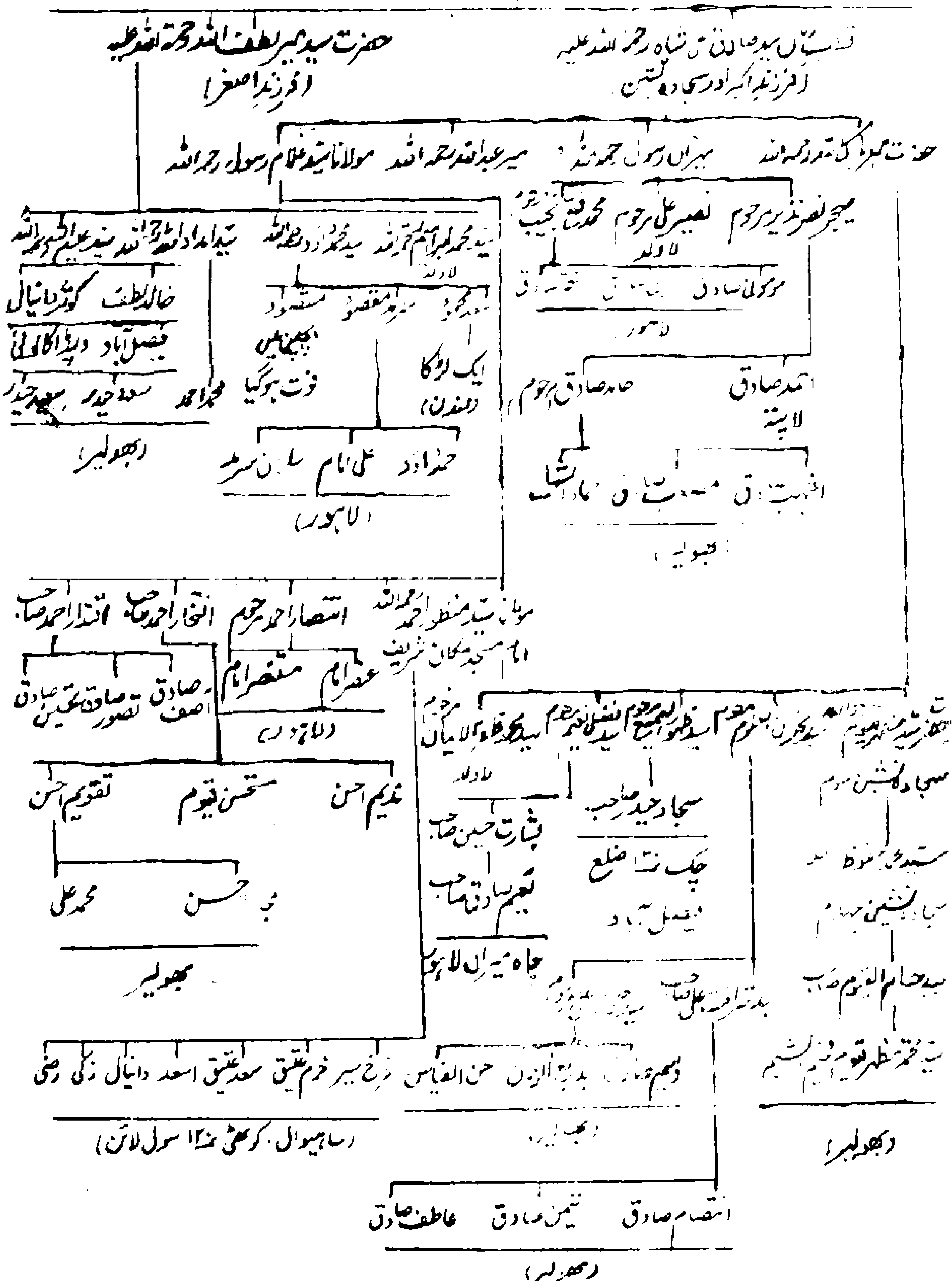

Marfat.com

عرض حال

شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کے کتب خانہ میں بعض نایاب کتابوں کے قلمی نسخے موجود تھے۔ مثلاً مرأۃ المحققین مع ترجمہ۔ ذخیرۃ الملوک، ترجمہ منہاج السلوک حکایات الصالحین، حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو نہایت اہتمام سے بصرف زر کثیر چھپوا کر مفت تقسیم کیا۔

زیرِ نظر کتاب مرأۃ المحققین قیوم العالم حضرت خواجہ امام علی شاہ صاحب مکان شریفی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ہے پہلے حصے میں حضرت خواجہ امام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے پیر و مرشد حضرت حاجی شاہ حسین قدس سرہٗ کے حالات تحریر فرماتے ہیں۔ دوسرے حصے میں حضرت خواجہ امام علی شاہ قدس سرہٗ نے اشتغال و سلوک نقشبندیہ کا ذکر فرمایا ہے۔

شیر ربّانی حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ مرأۃ المحققین کا ترجمہ کروا کر شائع کرایا تھا۔ اس کی طباعت میں اغلاط رہ گئیں تھیں، حضرت سیّد منظور احمد

Marfat.com

صاحب رحمۃ اللہ علیہ مکان شریف مدفن ساہیوال کوٹھی نمبر ۱۲۰ اسول زین نے اپنے مملوکہ نسخے پر کمال محنت اور دقیق نظر سے غلط لگائی تھیں۔ یہ نسخہ ہمیں صاحبزادہ سرمد مقصود صاحب مکان شریف کے ذریعے میسر آیا جس کی فوٹو کاپی ہدیہ ناظرین ہے۔

میں اپنی اس پیش کش کو اپنے والد اور مرشد ثانی لاثانی حضرت میاں غلام اللہ شرقپوریؒ کے نام نامی سے منسوب کرتا ہوں۔

خاکپائے شیر ربانی و گدائے آستانہ لاثانی

صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری۔

صدر حزب الرسول و ناظم دار المبلغین حضرت میاں صاحب شرقپور شریف ضلع شیخوپورہ

مطبع --- المکہ پریس ۵ شارع فاطمہ جناح، لاہور

Marfat.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ آیت شریف میں بہت فوائد ہیں اور
اور جس مطلب کیلئے بھی اس میں سے جو شخص حاجت میں پڑھنا چاہے با طہارت مغرب کی نماز کے بعد سات مرتبہ بلا ناغہ پڑھا کرے اور پڑھنے
سے پہلے اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطن الرجیم پڑھ لیا کرے

بِسْمِ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ الْحَكِيْمِ الْكَرِيْمِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع ساتھ نام اللہ بزرگ حکمت والے بخشش کرنے والے مہربان رحم کرنے والے

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

وہ اللہ جس کے سوائے کوئی معبود نہیں جاننے والا پوشیدہ اور ظاہر کا

هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۝ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

وہ ہے بڑا مہربان رحم کرنے والا وہ اللہ ہے جس کے سوائے کوئی معبود نہیں

اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ

بادشاہ پاک سلامتی والا امن دینے والا نگہبان غالب

Marfat.com

الجبار المتكبر سبحان الله عما

زبردست کبر والا پاک ہے اللہ ان چیزوں سے

يشركون ○ هو الله الخالق البارئ المصور

جو شریک ٹھہراتے ہیں وہ ہے اللہ پیدا کرنیوالا عالم بنانیوالا صورت بنانے والا

له الاسماء الحسنى ط يسبح له ما في

واسطے اسی کے ہیں نام اچھے نیک پاکی کے ساتھ یاد کرتے ہیں اسے جو کچھ

السموت والارض ج وهو العزيز الحكيم

بیچ آسمانوں اور زمینوں میں اور وہ ہے غالب حکمت والا

اللهم صل على سيدنا محمد خير الخلائق

یا اللہ (سبحانہ وتعالی) درود بھیج ہمارے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو مخلوق کے برگزیدہ

وافضل البشر وشفيع الامة يوم الحشر والنشر

اور سب آدمیوں سے افضل اور امت کے شفاعت کرنیوالے قیامت کے دن

سيدنا محمد بعدد كل شئ معلوم

ہمارے سردار حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتھ تعداد ہر چیز کے جو آپ کو معلوم ہے

Marfat.com

لَكَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ

اور اوپر آل حضرت سیدنا محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اور برکت اور سلام

وَصَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَآءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ

اور درود بھیج تمام انبیا اور رسولوں پر

وَعَلَى الْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلٰى اَهْلِ

اور مقربین فرشتوں پر اور تمام

طَاعَتِكَ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ

فرمانبرداروں پر ساتھ اپنی رحمت کے اے بڑے مہربان رحم کرنیوالے

حمد محمودی کہ در جملہ صور — شد بانوار محمد صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ گر

زانکہ از نورش محمد صلی اللہ علیہ وسلم شد عیان — گشت از نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم دو جہان

در لباس احمدی صلی اللہ علیہ وسلم نور احد — واسطہ شد خلق را بہر رشد

امر صلوا ابہر این فرمودہ حق — مومنان را بلکہ خود دارد سبق

قدر حب خود درود بر رسول — بلغ اے غفار از عاجز خمول

بعد حمد ذات بیچون وچگون — پس درود و منظمہ این جملہ چون

Marfat.com

امابعد ۔ التماس ہے کہ یہ کتاب مستطاب بہ مسمّی
مراۃ المحققین دو حصوں پر منقسم ہے ۔ پہلے حصہ میں تو خواجہ بزرگوار
حضرت امام علی شاہ صاحب قدس سرہ نے جو اپنے شیخ قطب الاقطاب
غوث الاغیاث حاجی حرمین شریفین المکرمین حضرت شاہ حسین
(المعروف چوہڑ والے) قدس سرہ کے مختصر حالات سعادت انتساب
تحریر فرمایا ہے ۔ درج کیا گیا ہے ۔ بعدہٗ مختصر کلمات متبرکہ
من تصنیف حضرت حاجی الحرمین الشریفین قدس سرہ مندرج ہیں
امید ہے کہ صادقان ارادہ و طالبان مولےٰ کو اس کے مطالعہ
سے فائدہ کلی حاصل ہو ۔ انشاء اللہ تعالےٰ العزیز +

آمین

آپ کا اجدادی وطن مالوف رنڑ چھپڑ المعروف مکان شریف ضلع گورداسپور
ملک پنجاب ہے ۔ اور زیارت مرقد مبارک بھی اسی جگہ ہیں +

۔ رحمتہ اللہ علیہم ۔

تمت

رسالہ مراۃ المحققین صفحہ ۴۴
سے شروع ہوتا ہے صفحہ ۵ سے
شروع ہونیوالی عبارت نہ تو
مراۃ المحققین کا جزو ہے اور
نہ ہی حضرت امام علی قدس سرہ
کی تحریر ہے بلکہ تحریر مولانا سید علی
دھرم کوٹی کی ہے مولانا ممدوح
نے حالات مشائخ نقشبندیہ
میں عموماً اور اپنے شیخ حضرت
قیوم عالم سید امام علی شاہ کے
حالات میں خصوصاً ایک ضخیم کتاب
آیات القیومیہ تصنیف کی تھی یہ
کتاب بعینہٖ اسی آیات القیومیہ کی ہے
آیات قیومیہ غیر مطبوعہ تھی اگست ۴۷ء
کے زمانہ پر آشوب میں جب ملک کے دو
حصے ہوئے اس کتاب کا اصل
نسخہ جو مصنف کے اپنے قلم کا تھا
اور دوسرا جو حضرت میاں شیر محمد صاحب
شرقپوری نے سید نور الحسن مغفور سے
لکھوا کر بھیجا تھا امرتسر میں
قاضی قائم الدین مغفور کی تحویل
میں تھا امرتسر میں تلف ہو گیا۔

Marfat.com

التقاط از کتاب آیات القیومیہ کہ از تصانیف
مولانا سید احمد علی است پیر موصوف ساکن دھرم کوٹ
اندکی ده ضلع گورداسپور از خلفائے قیوم اعظم سید امام علی است

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قدوۃ المکرمین والاخیار
زبدۃ المقربین والابرار کاشفِ اسرارِ
الشریعۃ بالحقیقۃ واصفِ انوار الطریقۃ والمعرفۃ
حجۃ المکملین برہان الکاملین منوط
المحبوبین سید السادات شیخ السموات
والارضین غوث الملائکۃ والناس
اجمعین زائر القبلتین حاجی الحرمین
الشریفین ابو المجد تعالٰی حضرت
شاہ حسین قدس سرہ سالار

بزرگوں اور نیکوں کے برگزیدہ نزدیکوں
اور پاکوں کے خلاصہ. شریعت اور حقیقت
کے بھیدوں کے ظاہر کرنیوالے طریقت اور
معرفت کے نوروں کے بیان کرنیوالے کمال والوں
کیلئے حجت اور کاملوں کے لئے دلیل اور پیاروں کے
لئے پسندیدہ سرداروں کے سردار نیکوں کی سند آسمانوں
اور زمینوں کے شیخ اور تمام فرشتوں اور آدمیوں کے
امداد کرنیوالے دونوں قبلوں کی زیارت کرنیوالے مکہ و
مدینہ کے حج کرنیوالے بزرگی اور بلندی کے باپ حضرت

Marfat.com

قائد محبوبان رہنماے و پیشواے
طالب و مطلوبان بالا نشین مسند
اجتبا۔ صدر گزین محافل اولیا۔ و
صاحب تمکین بزم ارتضاء صاحب
تصرفات۔ مظہر خوارق کرامات۔ صفوۃ
ارباب ذوق۔ قدوہ اصحاب شوق
صاحب تمکین۔ و مالک حالات عجیبہ بود۔
جذبہ قوی داشت و نظر مؤثر و تصرف
غالب۔ حاوے فضائل حسبی و
نسبی بود۔ از سادات حسینی
صحیح الاصل کہ سلسلہ نسب بہ رسول
اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مے
پیوندد جامع بود میان علم ولایت
و سیادت۔ و عالم بہ علوم صوری و
معنوی بودند۔ در مبادی حال برائے

شاہ حسین قدس سرہ پیاروں کی جماعت
کے پیشوا اور طالب اور مطلوبوں کے رہنما
بزرگی کے تخت پر سرفراز بیٹھنے والے اور اولیا
اللہ کی محفلوں کے میر مجلس۔ اور خوشنودی
خدا کی مجلس کے صاحب درجہ تھے اور
تصرفات کے صاحب اور کراماتوں کے
ظاہر ہونے کی جگہ اور صاحبان لذت کے
برگزیدہ اور صاحبان شوق سے چنے ہوئے
مرتبہ کے صاحب عجیب حالات کے مالک ہوئے
ہیں اور آپ کشش عظیم رکھتے تھے اور آپ کی
نظر اثر والی اور آپکی کشش غالب تھی اور حسب و
نسب کی بزرگیوں کے جامع تھے اور سادات حسینی کی نسب کے
صحیح الاصل تھے آپکے خاندان کا سلسلہ رسول اکرم صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم تک ملتا ہے آپ علم اور ولایت اور سیادت کے جامع
اور ظاہری اور باطنی علموں کے عالم تھے آپ اوائل عمر میں

Marfat.com

خریدن اسپان در شہر پشاور رسیدند
و در آن جا بتحصیل علوم اشتغال
ورزیدند و اسپ ہمت خود را در
میدان تحقیق علوم متداولہ برگماشتند
چنانچہ از بحث و تکرار شبانروزے
آنچنان ملکہ حاصل کردند۔ کہ بر تحریر
حواشی کتب مغلقہ و حل عبارات
مشکلہ استعداد تام یافتند۔ امّا تا
حال از مطالعہ اصول بقیتے ماندہ بود
کہ جذبات عنایت الٰہی ایشاں را دریافت
یعنی قدم در طریق سلوک کہ مسلوک
اہل وصول است۔ نہادند۔ و آنچنان
بود۔ کہ روزے جوانے رنگریز را در
پشاور دیدند۔ کہ بیتے چند میخواند
بسوز و دلسوز و دلگداز میگریست۔

گھوڑوں کی تجارت کے ارادہ میں پشاور
پہنچے اور وہاں علم ظاہری کے پڑھنے میں مشغول
ہوگئے اور ارادہ کے گھوڑے کو مروجہ علموں
کے میدان میں جولان دیا اور ہر وقت
کے بحث و تکرار سے اتنی استعداد حاصل
کی کہ مشکل کتابوں پر حاشیہ لکھنے اور
مشکل عبارتوں کے حل کرنے میں پوری
لیاقت پیدا کی۔ مگر ابھی علم کا مطالعہ باقی
تھا کہ کشش عنایت الٰہی نے آپ کو لے
لیا یعنی صفائی باطن کے راستہ میں جو
بندگان خدا کا طریقہ ہے قدم رکھ دیا۔
اور وہ اس طرح بیان کرتے ہیں۔ کہ آپ نے
ایک دن شہر پشاور میں ایک جوان
رنگریز کو دیکھا۔ کہ کچھ بیت پڑھتا ہوا تھا
درد اور سوز سے رو رہا ہے۔ ۔ ۔

Marfat.com

چون او را دید که حال پریشان متغیر شده و جذبهٔ محبت الٰهی گریبان گیر حال ایشان شد و به مقتضائے آیه کریمه ان الملوک اذا دخلوا قریة افسدوها وجعلوا اعزة اهلها اذلة سلطان محبت حقیقی جانبان خلت تحقیقی بر تخت دل مستولی شد و مجموع رقوم ما سوی الله را از صحیفه دل و از خط آب و گل محو گردانید و معلم عالم غیب و معلم اسرار لاریب بر ورق خاطر خطیر ایشان بقلم ارشاد این رقم کشید که مثل این قسم سوز و گداز که نهایت تمنائے اولیاست بے اقتضائے تسلیم تصرفات کامل مکمل

جب آپ نے اس کو اس حال میں دیکھا تو آپ پر بھی حالت طاری ہو گئی اور محبت الٰہی کی کشش نے آپ کا ہاتھ پکڑ لیا اور اس آیہ کریمہ کے مصداق ان الملوک اذا دخلوا قریة افسدوها وجعلوا اعزة اهلها اذلة یعنی حقیقی محبت کے بادشاہ اور تحقیقی دوستی کے مالک آپ کے دل کے تخت پر قبضہ کر کے جھوٹے خداؤں کے تمام نقشوں کو آپ کے دل کے ورقوں سے ملیامیٹ کر دیا اور عالم غیب کے خبر دینے والے اور بے شبہ بھیدوں کے استاد نے آپ کے بزرگ دل کے ورقوں پر ہدایت کی قلم سے یہ لکھ دیا کہ اس قسم کا سوز و گداز جس کے خواہشمند بڑے بڑے اولیا ہیں کسی کامل اور مکمل کی خدمت کے بغیر اور کسی اہل دل

Marfat.com

وبے اقتدائے تعلیم معلم و توجہات کمل
نیست۔ پس بداعیہ آنکہ از ہر جا کہ بوئے
مطلوب بہ مشام در آید خود را بصحبت
باریافتگان محفل لی مع اللہ برسانند
بے زاد و راحلہ از مقام پشاور برآمدند
و در بلاد کابل و غزنی وغیرہا بدریافت
عزیزانیکہ بر مسند ارشاد و اکمال باشند
بپائے طلب قطرہ زن گشتند القصہ
دران دیار از ہر خانقاہ کہ آوازہ
کمالات در گوش کردند۔ بقصد توبہ
و انابت رجوع نمودند۔ ملہم غیب
در سر ایشان ندائے انتباہ در دادہ
کہ مقصد مرام تو نعمت خانہ دیگر یست
تا آنکہ قائد ہدایت ازلی و سائق
عنایت لم یزلی ایشان را از راہ

کی توجہ اور تعلیم کے بغیر حاصل نہیں
ہو سکتا۔ پھر تو آپ کا پختہ ارادہ ہوا کہ جہاں
سے مطلوب کے خوشبو کی ہوا ان کی دماغ میں
لگے وہاں اپنے آپ کو پہنچاویں اور لی مع اللہ
کی محفل میں رہنے والوں کی صحبت کے مزہ
اٹھاویں اسی دھن میں پا پیادہ بے زاد
پشاور سے چل پڑے غزنی اور کابل وغیرہ
شہروں میں کسی خدا رسیدہ اور پیار سے
کی تلاش میں پھرتے رہے الغرض اس
علاقہ میں جس خانقاہ پر کسی صاحب کمال کا
ذکر سنتے توبہ اور رجوع کی خواہش میں وہاں
جا پہنچتے لیکن جہاں جاتے غیب سے یہ آواز
آتی کہ آپ کے ہاں کا مکان کسی دوسری
جگہ ہے حتاکہ خدائی ہدایت کے رہنما اور
الٰہی عنایت کے پیشوا نے آپ کو فلات

Marfat.com

فوقات بر آستان ملایک آشیان
قطب الاقطاب غوث اعظم صاحب الباب
معدن الیامن منور الباطن شیخ شیوخ
العالم حجۃ اللہ علی ابن آدم حافظ اوضاع
شریعت جامع انوار حقیقت حاجی الحرمین
حضرت احمد قدس سرہ اند
در اول دہلہ بہ فیوضات بلند و
مقامات ارجمند ما لا عین رأت و
لا اذن سمعت و لا خطر علی
قلب بشر سرشد گردانید۔

حضرت خواجہ امام علی رحمۃ اللہ علیہ
میفرمودند کہ پیش از آنکہ شیخنا
حضرت اعلیٰ قدس سرہ بزیارت آستانہ
ملایک آشیانہ خواجہ بزرگ حضرت
حاجی احمد قدس سرہ سرفراز شوند

کے راستہ سے آستان فلک نشان تک جو
کہ قطب غوث اعظم صاحب مقصود برکتوں
کے کان اور باطن کے روشن کرنیوالے جہان
کے بزرگون کے بزرگ اولاد آدم کے واسطے
اللہ کی حجت کامل شریعت کے طریق کے نگہبان
اور حقیقت کے نورون کے جامع حاجی حرمین
شریفین حضرت احمد خداوند کریم آپکا بھید پاک
کرے کی خدمت میں شرفیاب ہوگئے۔ پہلی
ملاقات میں ہی مقامات عالی اور درجات بلند
پر جنکو نہ آنکھون نے دیکھا اور نہ کانون نے سنا اور
نہ انسان کے دل پر اسکا خیال ہی گذرا فایز ہوگئے

حضرت خواجہ امام علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے
تھے کہ ابھی ہمارے شیخ آستان بلند نشان
حضرت حاجی احمد (خداوند کریم آپ کا بھید پاک
کرے) پر قدمبوس نہیں ہوئے تھے۔

Marfat.com

در مجمع اصحاب خود خواجہ بزرگ وار چند
روز پیشتر فرمودہ بودند۔ کہ طالبے
بلند استعداد ازین طرف مے رسد
کہ حق سبحانہ را بدو نظر عنایت ست
و اشارات بہ سمت پنجاب نمودہ
بودند۔ پس چون حضرت اعلیٰ روح
روحہ بحجر و بیعت و انابت بہ جذبات
بے نہایت مستعد گشتہ اند حضرت
خواجہ رحمۃ اللہ علیہ فرمودند۔ کہ ماکہ
منتظر او بودیم۔ و از قدوم او خبر
دادہ ایم۔ ہمین شخص ست۔ کہ
عنایت ازلی متکفل حال اوست
حضرت خواجہ امام علی علیہ الرحمۃ والغفران
میفرمودند کہ چون حضرت اعلیٰ را
قدس سرہٗ در مبادے حال جذبہ

کہ حضرت بزرگوار یاران مجلس میں فرماتے
تھے کہ ایک طالب بلند استعداد والا
ادہر سے آرہا ہے کہ اس پر خدا کی رحمت
کمال ہے اور ساتھ ہی پنجاب کی طرف اشارہ
کرتے تھے پس جب حضرت اعلیٰ آپ کا روح
خوش رہے بیعت اور رجوع کے واسطے
بے نہایت کششوں میں حاضر خدمت
ہوئے حضرت خواجہ حاجی احمد صاحب رحمۃ
اللہ علیہ فرماتے تھے کہ ہم جسکے منتظر تھے
اور جس کے آنے کی ہم نے خبر دی تھی
یہ وہی شخص ہے جس کے حالات کا
ذمہ دار خدا کا فضل ہے حضرت خواجہ امام
علی رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ جب ہمارے
قبلہ کو ابتدائے حال میں کامل
کشش

Marfat.com

مردانہ حاصل شدہ وحضور اعلے از نعمت عظمے بہرہ کامل رسیدہ - در حضرت معطی موہبت اعنی حضرت خواجہ قدس سرہ بسبب کمال تعلق ومحبت ومنقبت آن درگاہ حضرت خواجہ بزرگ این غزل انشا کردند -

زجام احمدی گر بار یک جرعہ بکام افتد
ہمائے اوج لاہوتی ہمہ ساعت بدام افتد
شدم من مست ومدہوشی زجرعہ جام او یارب
الٰہی جرعہ جام او دمادم در بکام افتد
بیا اے ساقی وحدت بجامے سرفرازم کن
ہمہ قول عبوسم ازین در انصرام افتد
عجب سریست اے یاران شدن مدہوش در عشق
ہزاران کو مست شد زین مے بشرب مدام شد

حاصل ہوگئی اور آپ کو بڑی نعمت سے پورا حصہ مل گیا - تو نہایت محبت اور کمال جوش میں آکر حضرت خواجہ بزرگ کی تعریف میں یہ غزل لکھی - اس غزل کا ترجمہ یہ

ہے

جو ساغر احمدی سے ایک جرعہ کام میں ہووے
ہمائے اوج لاہوتی اسیدم دام میں ہووے
ہوا ہوں مست میں اک قطرۂ جام محبت سے
کیا ہو گر دمادم جام اسکا کام میں ہووے
تو وحدت سے میرے دل میں تمنا ہے بڑی صدقے
میرا سب کام وساقی فقط اک جام میں ہووے
شراب عشق سے جو ایک جرعہ نوش کر لیوے
عجب ہے راز وہ ہر دم اسی ہی کام میں ہووے

Marfat.com

ز وصف ساغر مستش بوہم کے رسد یارب
حدیث ذوق ادا زما بہ گفتن کے تمام شد
بہ شرب مست وحدت او بیا شادی کن اے مست
درین عشرت شام ما یار بہ ہمیشہ صبح و شام فتنہ

چون ایشان را جذبہ عظیم روے نمود و کیفیتے قوی دست داد۔ در غلبہ حالات و واردات از دیار سندہ مستانہ وار بے سر و پا دوبار تا بہ کنار دریائے شور رسیدہ اند۔ آنجا ایشان را افاقتے دست دادہ بشعور ظاہری آمدند۔ و وغدغہ صحبت حضرت خواجہ بزرگ و شوق دیدار فائض الانوار حضرت خواجہ بزرگ بر ایشان غالب بودہ بے اختیار عنان عزیمت بر تافتہ بملازمت حضرت شتافتہ اند۔ و ہر بار کہ در ہنگام افاقت

کسی سے وصف ساغر مست کی تو ہو نہیں سکتی
نہ اُسکا ذوق کہنے سے کبھی اتمام ہی ہووے
شراب جام وحدت سے رہو سرمست شادان تم
اسی عشرت میں دائم جبکہ صبح و شام ہی ہووے

جب آپ کو محبت عظیم پیدا ہو گئی اور کیفیت قوی نے جوش مارا۔ تو حالت اور واردات کے غلبہ میں یعنی اُسی سرمستی میں سر اور پا سے برہنہ مستانہ وار ولایت سندھ سے دریائے شور یعنی سمندر کے کنارے پر پہنچے یہاں آکر آپ کو کچھ افاقہ ہو گیا۔ اور ظاہری ہوش و حواس قائم ہوئے۔ چونکہ خواجہ بزرگوار کی صحبت کا اثر اور حضرت ممدوح کے دیدار کا شوق آپ کی طبیعت پر غالب تھا۔ بے اختیار ہو کر پھر اُلٹے پاؤں حضرت بزرگوار کی خدمت میں جا پہنچے اور جب آپ کو کچھ

Marfat.com

بوده. متوجه قریه فاخره مکانِ بزرگان
خود بوده اند. وقت دیدن آثار
مکان شریف بے اختیار صیحه ہائے
عظیم ونعره ہائے فخیم از نہاد ایشان
سر بر زده. تا که پیش از ہمه خواجه بزرگ
در مجمع اصحاب گفته اند. که شہباز
بلند پرواز سید حسین شاه آمده
است. وبوقت رسیدن ایشان
وقتِ عجیب بر یاران روے
داده است چون ہمیشه بواسطه شمول
کیفیات بلند وحصولِ ارادات
ارجمند در دیار سنده به حالت مستانه
وبروش عاشقانه صحرا ہا دویده اند
وگریبان چاک زده بر خاک غلطیده
اند. مقامات ایشان در آن ولایت

ہوش آجاتا تا۔ تو پھر حضرت بزرگوار کے مکان
کی طرف چل پڑتے اور اس مکان شریف
پر نور کو دیکھتے ہی بے اختیار روتے
اور نعروں کا شور مچ جاتا۔ خواجہ بزرگوار
اصحاب کی مجلس میں بارہا فرماتے تھے
کہ بلند پرواز شہباز یعنے سید حسین شاہ
واپس آرہا ہے۔ اور آپ کی واپسی
کے وقت حاضرین مجلس عالی پر عجیب
کیفیت ظاہر ہوتی۔ اور آپ ہمیشہ
عجیب حالات کے ظاہر ہونے اور پوری
خواہش کے بارآور ہونے پر سندھ
کی ولایت میں مستانہ وار اور مجذوبانہ
حال سے صحرانوردی کرتے رہے۔ اور
اور کپڑے پھاڑ کر زمین پر لیٹ جاتے تھے
اس علاقے میں آپ کے حالات مشہور

Marfat.com

مشہور و ذکر کمالات و کرامات ایشان
بر السنۂ اقاصی و ادانی مذکور اند۔
کہ شرح عشر عشیر آنہا در بیان راست
نہ آید۔ کرت سوم از استیلا سے
سکر و غلبہ محویت و استغراق بے
خودی از مکانِ بزرگان خود دویدہ
در شکار پور رسیدہ اند۔ در آن ایام
اسرار توحید بوجہ اتم بر ایشان منکشف
بودہ در حالت محویت وحدت و
مستی احدیت و در راز حقیقت
بسیار از غزلہا توحید آمیز و سخنان مستانہ
دلآویز گفتہ اند۔ حقا کہ درہا سفتہ اند کہ
در سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ احدے اسرار
حقیقت را این چنین فاش نہ کردہ و
طشت از بام نینداختہ و کسے چنان

ہیں۔ اور آپ کے کرامات اور کمالات
چھوٹے بڑوں کی زبان پر مذکور ہیں
کہ ان کا دسواں بلکہ بیسواں حصہ بھی
ہم بیان نہیں کر سکتے۔ تیسری دفعہ جب
محبت کے غلبے اور بے خبری کے زور
اور بیخودی کے کمال میں آکر اپنے حضرت
بزرگوار کے مکان سے نکل کر شکار پور
میں پہنچے تو ان دنوں میں توحید کے بھید
پورے طور پر آپ پر کھلے ہوئے تھے اس بے
خبری اور مستی کے عالم اور حقانی بھید میں
بہت سی توحید کی بھری غزلیں اور مستی
سے لبالب اشعار آپ کی زبان سے نکلکر
قلم کے حوالے ہوئے ہیں اصلی نظم کیا ہے
موتی پروئے ہوئے ہیں نقشبندی سلسلہ میں
کسی شخص نے حقیقت کے بھید ان کو اس قسم سے ظاہر

Marfat.com

مستی نہ ورزیدہ کہ ایشان کردہ اند
اگرچہ در کمال سکر و بیخودی این اشعار
بے اختیار از ایشان سر بر زدہ اند
امّا طریق شاعری نا مرعی نماندہ و
تخلص خود سرمست نہادہ اند چنانچہ
درین جا بطور تبرک و استشہاد
بچند غزل اکتفا کردہ آید۔

اے ز حسن بیحجابت در جہان افسانہ ہا
وے ز شمع روئے تو سوز است در ہر خانہ ہا
صد ہزاران عاشقانت مست جام وحدت اند
سر بصحرا دادہ میرقصند چون مستانہ ہا
ہر کہ از میخانۂ مہر تو یک جرعہ چشید
مست و مجنون گشتہ دہا کرد در ویرانہ ہا
ہر درد و زخم دلہائے صنم مرہم توئی
نیست غیر از وصل تو مرہم دل دیوانہ ہا

نہیں کیا اور نہ ہی کھلم کھلا اس راز کو ظاہر کیا
اور کسی شخص نے مستی کا طریقہ ایسا اختیار نہیں
کیا اگرچہ نہایت مستی اور بیخودی کے عالم
میں یہ شعر بے اختیار آپ کی زبان مبارک سے نکلتے
ہے مگر شاعری کے انداز کو بھی خوب نبھایا۔ اور اپنا
تخلص سرمست رکھا ہے چنانچہ تبرک اور ارشاد کے
طور پر چند غزلیں یہاں لکھی جاتی ہیں۔

عالم میں ہیں فسانے دلبر ترے حسن کے
ہر دل میں سوز تیرا اے شمع انجمن کے
عاشق ترے ہزاران ہیں مست جام وحدت
صحرا میں پھر رہے ہیں واقف نہ مرد و زن کے
لذت پڑی ہے جنکو شربت ترے وصل کی
مدہوش و مست مجنوں بیخود ہے بےسخن کے
زخمی دلوں کی مرہم توہی تو ہے پیارے
تیرا وصل دوا ہے اے جان ہر بدن کے

Marfat.com

ما چو مرغان قفس در بند حیرت سوختیم
بال و پر فرسودہ شد در بیم از آب و دانہ ہا
ہر کہ تیر از قوس عشقت خورد او مدہوش شد
کس نمے آید کہ پرسد خویش یا بیگانہ ہا
قصۂ درد فراق یار کس پایان نبرد
بس کن اے شیدا نداری طاقت افسانہ ہا
منم شیدائے آن جانان کہ ہر دم یاد مے آید
چو از چشمم شود پنہان ز دل فریاد مے آید
شدم دیوانۂ روئت بیا اے دلربا اکنون
اگر یک جلوہ بنمائی ز تو بیداوت آید
چو نرگس انتظارم من ہمیشہ ہر سحرگاہان
ز سنبل زلف تو بوئے اگر از یاد مے آید
من آنم پیشت اے جانان گر از لبہائے شیرین تو
بفرمائی کنم کارے کہ از فرہاد مے آید
بہ درد ہجر دلدارے بیا تو صبر کن ایدل

ترے ہجر میں ہر دم جلتا ہے یہ بیقت بد
جیسے قفس میں بلبل اے لالہ ہر چمن کے
تیری نگاہ کا خنجر جن کے لگا دلوں میں
اُن بیکسوں کے پرسان بنتے نہیں وطن کے
درد ہجر کا شکوہ پورا نہ ہو کسی سے
بس کر تو نہ شیدا قصے نہیں سخن کے
میں اُس پیارے کا شیدا ہوں جو ہر دم یاد رہتا ہے
اگر اک لحظ غائب ہو تو دل فریاد کرتا ہے
ترے رخ کا ہوں دیوانہ صنم آکر دکھا جلوہ
یہ تیرا ہجر ظالم کس طرح بیداد کرتا ہے
سحر کے وقت نرگس کی طرح ہوں منتظر تیرا
مگر خوشبوے سنبل زلف سے دل شاد رہتا ہے
مجھے بھی گر لب شیریں سے فرماؤ پیارے تم
کروں وہ جان و دل سے کام جو فرہاد کرتا ہے
دلا کر صبر درد ہجر دلبر یہ کہ ہے ایسا

Marfat.com

که در بزم محبت این چنین افتاده می آید
به حیرت می طپم هر دم اگر یک لحظه فرمائی
بیائم پیش تو میرم اگر ارشاد می آید
بیا ای قمری شیدا بیاد یار کوکو کن
که هر دم بهر شاید کنون شمشاد می آید
چه باشد ای نگار من اگر یک جلوه بنمائی
کنم سر را فدای تو اگر یک لحظه بنمائی
ندیدم هیچ محبوبی چو تو ای دلستان من
چو شکلت کی شود پیدا عجائب شوخ رعنائی
همه خوبان این عالم بیک جلوه تو میسوزند
نقاب از روی خود جانان اگر از چهره بنمائی
مشو قتلهٔ عشاقان تو مکشا کاکل مشکین
ندارد تاب زنجیر دل دیوانه شیدائی
ز عکس جلوهٔ رویت بگلشنها چه افتادست
همه گلشن شده رنگین عجب تو چهره زیبائی

بہ سلطان محبت جو رہا برباد کرتا ہے
تڑپتا ہوں میں اُسکے ہجر سے ہر روز و شب یارو
کروں میں اس سے جان قربان اگر ارشاد کرتا ہے مجھے
تو اے سرمست قمری کی طرح کر یاد دلبر کو
کبھی شاید قدم رنجہ ادہر شمشاد کرتا ہے
صنما اگر دکھاؤ جلوہ مجھے تو کیا ہے
جان و جگر یہ سر بھی تجھ پر فدا ہے
تجھ سا کوئی نہ ہوگا محبوب دو جہاں میں
اے شوخ پر کرشمہ ایسا بھلا کہاں ہے
پردہ اُٹھاؤ رُخ سے اے آفتاب عالم
نقش و نشان دوئی کا سینہ سے مٹاتا ہے
تم ناز سے پیارے جب کھولے ہو گیسو
عشاق کے دلوں میں نازل عجب بلا ہے
دنیا کے اس چمن میں جو گل ہیں رنگ و رنگ کے
سب عکس رخ تیرے کا جانے جو آشنا ہے

Marfat.com

ز حسن بے حجاب تو بمحفلہا ست افسانہ
نمے دانم چہ سرست این عجب تو محفل آرائی
ز نرگس مست چشم تو چو یک جرعہ نگاہ خوردند
شدہ مدہوش آہوہا چو مجنون گشتہ صحرائی
حدیث حسن دلبر ناز کس پایان نشد سرست
نمے گنجد بہ دفترہا اگر صد دفتر افزائی
بہر سوئے کہ رو آرم جمال یار مے بینم
بہر طرزے کہ اندیشم رخ دلدار مے بینم
زعکس عارض مہوشش جہان جلوہ نمایان شد
ہزاران نازنین گل رو پری رخسار مے بینم
بصحن گلبن و گلشن ز حسن گلعذار او
چہ سرو لالہ و سنبل بنفشہ زار مے بینم
چو ذوق او بہ دل افتد ہمہ عالم برقص آید
چہ مرغ و مور و ماہی ہا در و دیوار مے بینم
ہزاران ہا چو مجنون شد ز عشق لیلی رو شیا

کل محفلوں میں صنما تیرے ہی ہیں فسانے
تجھ سا نہ محفلوں میں کوئی بھی خوش لقا ہے
تیری نگاہ کے زخمی آہو ہیں جنگلوں کے
تیرے نظر کا زخمی اے یار لا دوا ہے
قصہ ترے حسن کا آخر نہ ہو کسی سے
سرمست اگرچہ صدہا دفتر بیان کیا ہے
جدھر دیکھوں ادھر مطلق جمال یار ہے ہر سو
جو سوچوں نگاہیں وہیں چہرۂ دلدار ہے ہر سو
ہزاران نازنین گلرو جو ہر جا دیکھتے ہو تم
ہے سب پرتو اسی مہتاب کے رخسار کا ہر سو
یہ سرو و سنبل و لالہ بنفشہ زار گلشن میں
یہ سب جلوہ حسن اس رونق گلزار ہے ہر سو
جب اس کا ذوق پڑتا ہے تو عالم رقص کرتا ہے
یہ مرغ و مور کا رنگ و در و دیوار ہے ہر سو
ترے رخسار لیلیٰ پر مجنون ہے یہ سب عالم

Marfat.com

جہان شد مست مدہوشی عجب اسرار می بینم
چشیدم جرعۂ وحدت ز نرگس چشم مست او
ز ساغر چشم مخمورش جہان خمار می بینم
ز برق آتش عشقش درون خرمن مستان
شدہ صد شعلہ ہا بالا چون گلنار می بینم
ز حسن قوس ابرویش ہلال عید تابان شد
ز دو چشم آہوش ہمہ سرشار می بینم
بہ ذوق دل غزل گفتن بکار تو است
زبان در فشان تو چہ گوہربار می بینم
مے وحدت ز چشم مے پرستان تو بیخیزد
جمال یوسف از چاہ زنخدان تو بیخیزد
برای دل ستانیہا قدت شد سر بسر اعجاز
عصای موسوی از سرو گلستان تو بیخیزد
چہ باشم من شود روح الامین پروانہ بیدل
جو شعلہ نور از شمع شبستان تو می خیزد

تجلے حسن تیرے کا عجب اسرار ہے ہر سو
ترے اس مست نرگس سے پیا ہے جرعہ وحدت
جو ہو گا مست وہ تیری نگاہ خمار کا ہر سو
پڑے جب خرمن عشاق میں آتش محبت کی
نہیں شعلے جہاں کا رنگ سب گلنار ہے ہر سو
ہلال عید تابان ہے اسی کے قوس ابرو سے
جو شیدا ہے اسی کی دیدہ سرشار کا ہر سو
غزل کہنا ہے دل کے شوق سے سرمستانہ کا مقصد
زبان اسکی ہیں بیحد ذوق اس دلدار کا ہر سو
مئے وحدت ترے مستوں کی آنکھوں سے ہویدا ہے
جمال یوسفی تیرے زنخدان سے ہی پیدا ہے
ہے زیبا قد ترا اعجاز کافی دلستانی کا
عصاے موسوی سرو چمن تیرے سے نکلا ہے
تری شمع شبستان سے جو شعلہ نور کا نکلے
تو میں کیا ہوں کہ خود روح الامین بھی اس پہ شیدا ہے

Marfat.com

بہ خاکِ مردگان خود بیا سایہ فگن جانان
فغانِ محشر از خونِ شہیدان تو میخیزد
ز عدم جاودان موجود شد عالم ہمہ یکدم
حدیثِ کن ز لبِ لعلِ بدخشان تو میخیزد
ز لمحہ حسنِ مہ رویت ہمہ عالم شدہ تابان
شعاعِ شمس از چاکِ گریبان تو میخیزد
ہزاران جان مشتاقان فدائے جلوۂ آن گلرو
صدائے بیخودی از عندلیبان تو مے خیزد
ز سوزِ شعلۂ عشقت جہان شد ہمچو مجنونے
ز حسنِ لیلی از غبغب زنخدان تو میخیزد
کشائے کاکلِ مشکین شدہ مضطر ہمہ عالم
چہ ظلم بیحد از زلفِ پریشان تو میخیزد
بہ ذوقِ عشقِ آن جانان غزل گفتی تو اے سرمست
چہ گوہر بے بہا از کانِ سخندان تو میخیزد

نہ ہو سایہ فگن اپنے ہی مقتولوں کی تربت پر
کراں تیرے شہیدوں کی فغاں سے حشر برپا ہے
ہمیشہ کے عدم سے ہوگیا موجود کل عالم۔
جو لفظِ کن تیرے لعلِ بدخشانی سے نکلا ہے
ترے رخسارِ انور کی چمک سے ہے جہاں روشن
ترے چاکِ گریباں سے شعاعِ شمس پیدا ہے
اسی گلرو کے جلوہ سے ہزاراں جان فدا لجانع
صدائے شوق اسکی عندلیبوں سے ہویدا ہے
ترے ہی عشق کے شعلہ سے عالم ہوگیا مجنون
زنخداں کے تیرے غبغب سے ظاہر حسنِ لیلیٰ ہے
ترے گیسوئے پریشاں سے ہوا آشفتہ ہے عالم
نگاہ کر کاکلِ مشکین سے یہ بیداد کیا ہے
صنم کے عشق میں سرمست لکھدی ہے غزل تونے
سخن عالی زباں گوہر فشاں تیری سے نکلا ہے

مخمس از فقیر سرمست شیدا۔ بر غزل حافظ علیہ الرحمت ؎

Marfat.com

اصل

بہ عشقش پا چو بنہادی تحمل کن تو حاصلہا
کہ این بحریست بے پایان ندارد ہیچ ساحلہا
چو داوی ساغر وحدت مشو از من تو غافلہا
الا یا ایہا الساقی اَدِر کاساً و ناولہا
کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا
کنم سر را فدائے او اگر یک جلوہ بنماید
بدم این نقدِ جان پیشش اگر یک لحظہ پیش آید
اگر بختم کند مدد بہ او وصلش بدست آید
بہ بوئے نافۂ کاخر صبا زان طرہ بکشاید
ز تابِ جعدِ مشکینش چہ خون افتاد در دلہا
بیا اے قمری شیدا اگر آن سروِ روان گوید
ندائے عیش را در دہ اگر آن دلستان گوید
شرابِ وحدتش نوشان اگر آن شاہ جہان گوید
بمے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغان گوید
کہ سالک بے خبر نبود ز راہ و رسم منزلہا

ترجمہ

اگر چاہتا ہے عشق اُسکا تو حاصل کر تحمل کو
کسی نے ہے نہیں پایا جو اس دریا کے ساحل کو
پلا کر جام وحدت کا نہ مجھہ سے یار غافل ہو
خبردار اے سخی ساقی عطا کر جام سائل کو
سنا تہا عشق آسان ہے پڑا ہوں سخت مشکل کو
کروں میں سر فدا اُس پے اگر اک جلوہ دکہلاوے
رکہوں میں جان قدموں پر اگر اکبار آجاوے
اگر ہو بخت یاور تب وصل دلبر کا ہاتھ آئے
اُسی گیسو کی خوشبو سے صبا جسکو اِدہر لائے
زلف کے پیچ نے کیسی بلا میں پا دیا دل کو
چلی آ قمری شیدا جو وہ سروِ روان کہدے
خوشی کا دے ندا ہر دم اگر وہ دلستان کہدے
تو پی لے بادۂ وحدت اگر شاہجہان کہدے
مصلے رنگ لے مے سے اگر پیر مغاں کہدے
جو سالک جانتا ہے خوب راہ و رسم منزل کو

53217

Marfat.com

ز جام عشقت اے جاناں شدم مست و لایعقل
کند ہر کس مرا طعنہ ہم از ناداں و از عاقل
فتادم در چنیں بحرے کہ معدوم ست زو ساحل
شب تاریک و بیم موج و گردابے چنیں ہائل
کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا
دلا در راہ دلارامے چو نیت در سفر کردم
ز سختی ہائے ترسم نے دلا بہ پروردم
بمنزل گر ہمہ رفتند من در راہ نہ پے بردم
مرا در منزل جاناں چہ امن و عیش چوں ہر دم
جرس فریاد میدارد کہ بربندید محملہا
ز اسرارات بر عالم ہمہ گشتہ پدید آخر
چہ گویم خویش و بیگانہ ہمہ وصفے بدید آخر
نصیبم در ازل این بود در دستم رسید آخر
ہمہ کارم ز خودکامی بہ بدنامی کشید آخر
نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا

ترے جام محبت سے ہوا ہوں مست و لایعقل
مجھے کرتے ملامت ہیں سبھی ناداں یا عاقل
پڑا اُس بحر میں ہوں میں جو رکھتا ہے نہیں ساحل
اندھیری رات خوف امواج گھمنگیر وہ ہائل
مرا ہو حال کیا معلوم سبکساران ساحل کو
ارادہ جب مرا اُس یار کے رہ میں سفر کا ہے
نہیں کچھ خوف سختی کا ہیں غم سے دلکو پالا ہے
گئے منزل میں سب میں نے قدم رہ میں پایا ہے
امن کیا ہو مجھے اور عیش فکر ہر لحظہ آیا ہے
جرس فریاد کرتا ہے کہ باندھو جلد محمل کو
ترے اسرار سے ظاہر ہوا ہے کل جہاں پیارے
ہیں سب داخل وہاں پر خویش و بیگانہ کہاں پیارے
ملا مجھکو نصیبہ جو ازل سے تھا نہاں پیارے
یہ خود غرضی سے بدنامی ملی مجھکو عیاں پیارے
رہے وہ راز کب مخفی بنائیں جس سے محفل کو

Marfat.com

وصال یار گر طلبی دگر جاے مرو حافظ
حریف ست وحدت شو بہ یخانہ برو حافظ
تو شو بہ ست و شیدا ہمین سخنم شنو حافظ
حضوری گر ہمے خواہی از و غایب مشو حافظ
متے ما تلق من تہوے دع الدنیا و اہملہا
چون بار بملازمت حضرت خواجہ بزرگ مشرف
شدہ اند۔ حضرت خواجہ بزرگ فرمودند کہ
دولت ازلی و عنایت لم یزلی بہ باز آوردن
درین مقام شما را مساعدت کردہ۔ ورنہ
بسیارے منصور آسا درین بحر فنا مستغرق
گشتہ اند و جان سلامت نبردہ و از
شعر و غزلیات ممانعت فرمودند
کہ بواسطہ اشتغال بدان از مقصد
اعلےٰ باز خواہی ماند۔ بہ نظرات عنایت
حضرت خواجہ بزرگوار منظور نظر بودہ

اگر چاہتا ہے وصل اُسکا تو در درت پھر حافظ
حریف مست وحدت بنکے میخانے رہو حافظ
بنو بیخود وہی ہیر اسخن آخر سنو حافظ
حضوری جبکہ چاہتا ہے تو پھر غائب ہو حافظ
ملیگا یار جب چھوڑیگا تو دنیاے فصل کو
جب آپ پھر خواجہ بزرگوار علیہ الرحمۃ کی خدمت
بابرکت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا
کہ خدائی عنایتوں نے آپ کو اس مکان
میں آنے کی یاوری بخشی۔ نہیں تو بہت سے
منصور مشرب اس فنا کے دریا میں غرق
ہوگئے ہیں اور جان بچاکر نہیں نکلے اور
اس وقت حضور اعلےٰ نے آپ کو شعر
گوئی سے منع کیا۔ کہ اس کے شغل میں پڑ
کر مطلب اصلی گم ہو جاتا ہے حضرت خواجہ
بزرگوار کی نظر منظور ہو کر ۔۔۔

Marfat.com

محض بہ عنایت از توحید وجودی بہ
مرتبہ توحید شہودی رسیدند و بمقامات
عالیہ و درجات متعالیہ فایز شدند۔ در
ساعتے کہ مشتری از وکسب نماید
حضرت اعلیٰ را خلعت اجازت کاملہ
پوشانیدہ بہ پنجاب کہ وطن مالوف
آن حضرت بود رخصت فرمودند۔

اجازت نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بدانند کہ سالک مادام کہ فنائے جذبی
کہ معتبر بہ عدم ست سیرے کند در راہ
است محتمل کہ بہ عارضے باز بہ وجود
بشتریہ عود کند۔ و این فنا جذبی د
عدم تا بہ نہایت سیر الی اللہ است
و سیر الی اللہ عبارت از قطع مقامے از

محض عنایت ربانی سے توحید وجودی سے
توحید شہودی میں پہنچ گئے اور اعلیٰ مقامات
کے مالک ہو گئے۔ جب کہ ستارہ مشتری
کا دور تھا۔ حضرت اعلیٰ کو اجازت نامہ
کاملہ کی خلعت سے ممتاز فرما کر پنجاب کی
طرف جہاں آپ کا آباؤ اجدادی وطن
تھا رخصت فرمایا

اجازت نامہ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور رحم کرنیوالا
ہے الیعزیزو جانو۔ کہ سالک جب تک کشش
فنا میں جس کو ہم عدم کہتے ہیں سیر کرتا
ہے ابھی وہ راہ میں ہے۔ ممکن ہے کہ کسی
روکاوٹ سے پھر بشریہ وجود میں واپس
لوٹ آوے اور فنا جذبی کا انتہے سیر الی اللہ
تک ہے اور سیر الی اللہ سے مراد یہ ہے کہ مکان

ع دیکھو صفحہ ۸۲ مرآۃ المحقق
در بیان معنی فنائے جذبی
فنائے مطلق ،

Marfat.com

از مقامات دایرہ امکان ست. و چون سالک تمام مراتب دایرہ امکان را طے کردہ بہ نقطہ نہایت آن رسید پس سیر الی اللہ تمام شد و فنائے مطلق حاصل گردید. و بہ تحقق مواصلت حق سبحانہ تعالے پیدا کرد و رجوع بہ بشریت ممتنع شد. ما رجع من رجع الا من الطریق و من وصل لا یرجع. پس فضائل دستگاہ سیادت پناہی سید حسین شاہ بفضل حق سبحانہ تعالے بعد حصول جذبہ احدیت تمامی دایرہ امکان را طے نمودہ و سیر الی اللہ را با تمام رسانیدہ فنائے مطلق حاصل کردہ از حد مرید گذشتہ مراد گردیدہ است. و در سیر فی اللہ

کے دایرے کے مقامات سے ایک مقام کا قطع کرنا ہے اور فقیر جب امکان کے تمام مراتب کو طے کر کے نہایت کے نقطہ پر پہنچ جاتا ہے وہاں سیر الی اللہ بھی ختم ہو جاتا ہے اور فنا مطلق حاصل ہو جاتی ہے اور اس مقام پر خدا تعالے کے ملنے کا موقعہ آجاتا ہے پھر بشریت کی طرف واپس آنا معدوم ہو جاتا ہے. جو پھرتا ہے راستے سے مڑ سکتا ہے اور جو مل گیا پھر وہ واپس نہیں آتا پس بزرگوں کی پناہ والے اور سرداری کی طاقت والے سید حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالے کی مہربانی سے احدیت کی کشش حاصل کرنے کے بعد امکان کے دایرہ کو پورا طے کیا اور سیر الی اللہ کو بھی پورے طور پر ختم کر کے فنا مطلق حاصل کی آپ مرید درجے سے مراد کے درجہ پر پہنچ گئے ہیں

Marfat.com

داخل شدہ است و این سیر را نہایتے
نیست - ہر کس از عارفان علیٰ
تفاوت الدرجات بحسب استعداد
خود دریں سیر نہایت حاصل نمودہ
است - کہ فوق آن او متصور نیست
و سید حسین شاہ استعداد آن دارد
کہ اگر کسان باو بیعت نمودہ داخل طریقہ
علیہ نقشبندیہ شوند - بہ فیوضات عالیہ
مستفید خواہند گردید و سید حسین شاہ
اگر کسان را بہ شرط استخارہ و فتوے
دل بشرط تبری از ریا و سمعہ و عجب
داخل طریقہ نمایند مجاز ست - اما لازم
ست کہ در حلقہ و اجتماع طالبان بقدر
احتیاج تعلیم و ترتیب نمودہ مدام در
بحر جستجوئی من بطن الے بطن و من بطن

اور سیر فی اللہ میں داخل ہو گئے ہیں اور اس
سیر الٰہی کی نہایت نہیں ہے - ہر ایک عارف
نے اپنی استعداد کے مطابق مختلف درجوں
سے اس انتہائی سیر میں ملکہ پیدا کیا ہے
اس سے زیادہ بڑھکر اور کوئی درجہ نہیں
اور سید حسین شاہ صاحب اتنی استعداد
رکھتے ہیں کہ اگر بندگان خدا میں سے کوئی طالب
آپ کی بیعت کر کے طریقہ علیہ نقشبندیہ مین
داخل ہو - بڑے بڑے فیضون مین مستفید
ہوگا اور اگر سید حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ بعض احباب
کو استخارہ اور دلی اجابت اور ریا و عجب
اور تکبر سے توبہ کرا کے طریقہ میں داخل کرین
تو مجاز ہیں لیکن یہ ضروری امر ہے کہ حلقہ اور
طالبون کے اجتماع میں مناسب طور پر تعلیم اور
ترتیب کر کے آپ ہمیشہ خداوندی اوصاف کے دریا

Marfat.com

الی بطن البطون مستغرق وفانی باشند. کہ اجتماع را بہ شرائط مذکورہ در حصول مقصود تاثیریست عظیم۔ اللّٰھم لاتزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا والصلوٰۃ والسلام علی اشرف الخلق محمد وآلہ وسلم واصحابہ اجمعین۔

احمد

اجازت نامہ حاصل کردہ بہ فراوان نعمتہاے بہ وطن بازگشتند مقدم شریف ایشان راسکناے این دیار مغتنم انگاشتہ بسیارے در سلک ارادت حضرت خواجہ بزرگ درآمدند صحبت گرم شد۔ وحلقہ شغل ومراقبہ

میں بطن سے بطن دیگر اور اُس بطن سے بطن البطون تک محو اور فانی رہیں کیونکہ اجتماع کو شروط مذکورہ کے ساتھ مقصود کے حاصل کرنے میں اثر عظیم ہے۔ اے مولا ہدایت دینے کے بعد ہمارے دل ادہر اُدہر نہ پھیر اور درود اور سلام خلقت کے برگزیدہ محمد پر اور آپ کی آل اور تمام اصحاب پر ہے۔

احمد

آپ یہ اجازت نامہ لے کر باطنی نعمتوں کو حاصل کرکے اپنے وطن شریف میں تشریف لائے آپ کی تشریف آوری کو ادھر کے رہنے والوں نے غنیمت سمجھکر حضرت صاحب کے سلسلہ مریدوں میں داخل ہوئے اور صحبت گرم ہوئی اور شغل اور مراقبہ کے حلقہ نے

Marfat.com

انسانی پذیرفت. ہنوز چندے نہ
برآمدہ بود. کہ در آشنائے گرمئے صحبت
عشق زیارت حرمین شریفین غلبہ
نمود و محبت روضہ منورہ رسول اللہ
علیہ و علی آلہ الف الف صلوٰۃ و سلام
استیلا کرد. چنانچہ یکبارگی بساط افادہ
و استفادہ برچیدند. در ایام غلبہ حالات
واردات کہ حضرت اعلیٰ را در صحبت مزید
المفاخرت حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ
رو نمودہ بود حضور حضرت سرور کائنات
علیہ التحیات والتسلیمات بتواتر شرف
افزا شدہ کہ در منامات و واقعات
باندک توجہ بحضور رسالت خاتمیت
علیہ و علی آلہ الف الف صلوٰۃ و سلام
مشرف گشتہ. و در ہر امر کہ مباشرت

ایک عجیب وسعت حاصل کی. ابھی تھوڑے
ہی دن نہ گذرے تھے کہ آپ کے خیال شریف
میں زیارت حرمین شریفین کا ولولہ جوش
زن ہوا اور محبت و زیارت روضہ رسول
اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اُن پر ہزار
ہزار درود اور سلام ہو غلبہ کیا. چنانچہ اس
جوش میں یکدم ہی فیض کا بستر لپیٹ
دیا + غلبہ حالات واردہ کے دنوں میں جو
خواجہ بزرگوار سے آپ کو حاصل ہوئے تھے
حضور پُرنور رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم
کی زیارت متواتر ہوتی تھی اور عالم خواب
اور بیداری میں تھوڑی سی توجہ سے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے حضور
میں آپ پر ہزار ہزار درود اور سلام ہو
شرف حاصل کرکے جس کام کی بابت

Marfat.com

بدان ہمکردند - اجازت حاصل
مے شد - باوجود آنکہ بہ سبب کثرت
شوق متوجہ بجانب کعبہ گشتند - از
حضرت رسالت پناہی علیہ علے آلہ
صلوۃ وسلام درآن باب اجازتے
وازخداوند قبلہ پیر ومرشد خود اشارتے
نیافتہ - ازلب دریائے شور دوبار
بازگشتند - پس ہرگہ کہ بعد بلوغ
بمرتبہ تکمیل باجازت تعلیم طریقت
سرفراز شدہ بہ وطن مالوفہ خود مراجعت
فرمودند وہنگامہ بزم طالبان گرم
کردند - یک ناگاہ از حضرت سرور
کائنات علیہ علے آلہ صلوۃ وتسلیمات
درباب ادائے حج کہ فریضہ عمرست
اشارتے معلوم شد - چنانچہ سلسلہ

خواہش ہوتی تھی - عرض کر لیتے تھے اور
اجازت حاصل ہو جاتی تھی - حالانکہ آپ نے
نہایت شوق سے بیت اللہ شریف جانے
کا ارادہ کیا نہ تو حضور پر نور رسول اللہ
صلے اللہ علیہ آلہ وسلم سے اجازت حاصل
ہوئی اور نہ ہی حضور قبلہ پیر اور مرشد سے
بشارت ہوئی اس لئے آپ دو دفعہ سمندر
کے کنارہ پر پہنچکر واپس تشریف لائے -
اسلئے کچھ مدت آپنے واپس آکر طالبان محبت کو
شربت وصل پلایا اور اسرار طریقت کو تعلیم کیا
یکدم ہی آپ کو حضرت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارگاہ سے فریضہ
حج کے ادا کرنے کے واسطے حکم صادر
ہوا - آپ کے شوق اور اشتیاق کا
سلسلہ

Marfat.com

شوق و اشتیاق در جنبش آمد باوجود
قلت استطاعت و کمی زاد و راحلہ
و خوف سواری دریاے شور و مہالک
دیگر بہ قدم در راہ نہادند چون در
سندھ شریف بسعادت پاے بوس
حضرت حجۃ الاولیا والاسد قدس سرہٗ
مشرف شدند پیش از آنکہ از ارادۂ
خود اظہار نمایند حضرت خواجہ بزرگ
اذن در دادند پس درین سفر وفور
برکات و شمول عنایات اللہ جل شانہٗ
در خود دیدہ بعافیت از سواری جہاز
عبور کردہ بمنزل مقصود رسیدند
چون بہ شرف احرام مشرف شدند
دیدہ اند کہ تمام دشت از نشیب و فراز
از انوار کعبہ مملو است در ہنگام ظہور

حرکت میں آیا۔ گو طاقت نہ تھی۔ اور
خرچ راہ بھی کم تھا۔ اور سواری کا سامان
بھی کافی نہ تھا۔ اور دریائے شور کی موج
زنی بھی حائل اور سوائے اس کے اور بھی
خوفناک امور درپیش تھے سب کو طاق نسیاں
میں رکھکر متوکلا علی اللہ چل پڑے اور جب
سندھ میں حضرت خواجہ بزرگوار کی خدمت شریف
میں باریاب ہوئے تو اس سے پہلے کہ
آپ اس معاملہ کا اظہار فرماویں حضرت خواجہ
بزرگوار نے حج کی اجازت عنایت فرمائی پس
اس سفر میں اللہ تعالیٰ کی بہت سی برکتیں
اور بڑی مہربانیوں کے ساتھ خیر و خوبی اور
آرام اور سکون سے جہاز پر سوار ہو کر منزل
مقصود پر پہنچ گئے جب آپ لباس احرام سے
مشرف ہوئے دیکھا کہ تمام جنگل کعبے کے انوار سے بھرا ہوا

Marfat.com

آثار بیت اللہ کیفیتے عظیم رو نمودہ
است۔ و در طواف قدوم نعرہ ہائے
بے اختیار زدہ بیہوش افتادند
ہرگاہ بسبب کمال اشتیاق و الحاح
خواستہ اند۔ کہ چشمان خود را بمشاہدہ
جمال کعبۃ اللہ باز نمائند۔ انوار بے اسرار
آن عالیمقام الیشان را فرو گرفتہ
در وجد و التہاب جنون افتادہ گریبان
چاک کردہ بر آن خاک پاک غلطیدند
چنانچہ زائران حرم محترم از ملاحظہ احوال
عدیم المثال ایشان شیفتہ اطوار جذبات
مجنونانہ ایشان گشتہ اند۔ علی الخصوص
مرزا سہگین بیگ ہندوستانی کہ دران
ہنگام در سلک ملازمان شریف مکہ
زادہا اللہ شرفاً منسلک بودند از

اور جب آپ پر بیت اللہ شریف کے انوار چمک
پڑے تو آپ پر ایک عجیب کیفیت طاری
ہوئی اور طواف قدوم میں بے اختیار نعرہ
مارا اور بیہوش گر پڑے اور جب آپ نے
کمال اشتیاق اور محبت سے چاہا کہ اپنی
آنکھوں کو کعبہ شریف کے جمال کے واسطے
کھولیں تو اس عالی مقام کے انوار نے آپ کو
ایسا پکڑا۔ کہ وجد اور بیقراری میں آگئے
اور کپڑے پھاڑ کر اس خاک پاک پر لوٹنیاں
کھانے لگے۔ یہاں تک کہ حرم محترم کے زیارت
کرنیوالے آپ کے عجیب احوال دیکھنے سے
قربان ہو رہے تھے۔ خصوصاً مرزا سہگین بیگ
ہندوستانی کہ ان دنوں مکہ معظمہ زادہا
اللہ شرفاً کے ملازموں میں ملازم
تھے

دیدن حالات ارجمند و نعرہ ہاے
بلند ایشان کہ شبلی آسا از ایشان
سر بر میزدند از دل وجان مشتاق
و والہ ایشان گشتند۔ و در ایام افاقت
در مکہ معظمہ بوظایف خدمات قیام می
نمودند۔ فی الجملہ در مواضع متبرکہ ظہورات
عجیبہ و اسرار غریبہ مشاہدہ کردہ از
فیوض و مواہب ہر جا بہرہ یاب گشتند
و بدریافت حقائق مسجودیت و معبودیت
صرف تحقیقت کعبہ حسنا مستفیض
گشتہ از مقام ابراہیم خطے وافر
گرفتند۔ و در وقوف بعرفات و
بنزول منزل منٰی انوار و برکات مالا
عد ولا تحصٰی دیدہ چنان معلوم کردند کہ
بفضل الٰہی حج مقبول و مبرور گردید

اُن کے عجیب حالات اور نعرہ دردناک جو
شبلی رحمۃ اللہ علیہ کی طرح آپ سے ظاہر ہوتے
تھے دیکھنے سے جان و دل سے قربان
ہو گئے اور جب آپ کو کچھ افاقہ رونما ہوتا
تو خدمت و وظایف بیت اللہ میں قیام
فرماتے۔ الغرض متبرک مقامات میں
عجیب عجیب ظہور اور غریب مشاہدہ کر کے
ہر مقام پاک کی برکتوں سے حصہ لیتے
رہے اور مسجود اور معبود ہونے کے حقائق
کو معلوم کر کے اور کعبہ شریف کی حقیقت
سے بہرہ یاب ہو کر آپ نے مقام ابراہیم
سے پورا حصہ حاصل کیا۔ اور عرفات کے
ٹھہرنے اور منٰی میں اُترنے سے وہ انوار
و برکات جنکو ہم نہ گن سکتے ہیں اور نہ شمار کر سکتے
ہیں حاصل کر کے یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہمارا

Marfat.com

اصل	ترجمہ
وبعد از ادائے مناسک حج اسلام وشرائط وآداب آن متوجہ مدینہ منورہ شدند۔ ودر اثنائے توجہ بزیارت حضرت رسالت پناہی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم این مناجات انشاد کردند	حج تمام ہوگیا ہے آپ فرائض حج کے ادا کرنے کے بعد مدینہ منورہ کی طرف متوجہ ہوئے اور راستہ میں شوق حضور پرنور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت مین یہ مناجات تحریر فرمائی ہے ؎
ہستم سگِ جنابت یا سید المدینہ جانم فدائے خاکت یا سید المدینہ مسکین و مستمندم محزون و دردمندم سوزندہ چون سپندم یا سید المدینہ غرقم بہ بحرِ غفلت دربند حرص و شہوت دارم ز جرم کسوت یا سید المدینہ از مارِ نفس ملعون جانِ دلم خورد خون مضطر شدست محزون یا سید المدینہ در مرض حرص جانم شد مبتلا چنانم چارہ از ندانم یا سید المدینہ	سگ ہوں میں تیرا دربان یا سید المدینہ میری جان ہو تجھ پہ قربان یا سید المدینہ عاجز ہوں بے نوا ہوں درد وغم میں مبتلا ہوں ہرمل مثل ہوں سوزاں یا سید المدینہ ڈوبا ہوں بحرِ غفلت حرص وہوا کا قیدی پر ہے جرم سے دامان یا سید المدینہ نفس لعیں سے میرا دل خون ہو رہا ہے مضطر ہوا ہوں نالان یا سید المدینہ مرض حرص میں میری جان مبتلا ہے ایسی درماں سے ہوں میں نادان یا سید المدینہ

Marfat.com

بے حد گناہ گارم جاے امان ندارم
شرمندہ شرمسارم یا سید المدینہ
بہر دوا دویدم در حضرت رسیدم
چارہ دگر ندیدم یا سید المدینہ
این بے عدد جرائم مرضیست لادوائم
فریاد مے نمائیم یا سید المدینہ
یا ہادیئے ہدایت یا شاہ ذوالعنایت
جان ودلم فدایت یا سید المدینہ
یا شاہ کون و امکان دست کرم بجنبان
از قید نفس برہان یا سید المدینہ
تو کس بیکسانی غم خوار عاجزانی
سرور انس و جانی یا سید المدینہ
این آہ و ہم فغان ہا بشنو ز حال ما ہا
اے شاہ دین پناہا یا سید المدینہ
یا شاہ ذوالوقارا این بیکسے مارا

مجرم ہوں سخت عاصی شرمندہ پر معاصی
بے زادِ راہ سامان یا سید المدینہ
دوڑا ہوں میں دوا کو حضرت سے التجا کو
دارو سے در منداں یا سید المدینہ
بے حد جرم سے میری یہ مرض لادوا ہے
فریاد ہے یہ ارمان یا سید المدینہ
اے ہادیئے ہدایت لطف و کمال والے
دل و جان سے تجھ پہ قربان یا سید المدینہ
اے دو جہان کے شاہا دست کرم سے کیجو
قید نفس سے شادان یا سید المدینہ
اے بیکسوں کے والی اے عاجزوں کے حامی
سرور جن و انسان یا سید المدینہ
اے دو جہانکے شاہا ہیہات حال میرا
آہ و فغان و نالان یا سید المدینہ
اے بادشاہ عزت للہ نظر کرم کی

Marfat.com

اصل

نظرے بکن خدارا یا سید المدینہ
ہستم سگ سگانت مشتاق آستانت
مسکین و مدح خوانت یا سید المدینہ
خواہم ز تو ہدایت ہر دم کنم ثنایت
سر افگنم بپایت یا سید المدینہ
در ذوق شوق ہوا کن مست بیشہ پا
باشم بوائے ویلا یا سید المدینہ
دیگر سرم فدیت یابم شرف لقایت
باشم حضور پایت یا سید المدینہ
عرض حسین مسکین بہ پذیر یا شہ دین
کن رحم بحال مابیں یا سید المدینہ

چون بمدینہ منورہ رسیدہ اند بمجرد ملاحظہ آثار روضہ مطہرہ نعرہ بازدہ بیہوش افتادہ ودر آداب زیارت روضہ مطہرہ و مسجد نبوی مبارک

ترجمہ

برحال ما غریبان یا سید المدینہ
ہوں چاکروں کا چاکر مشتاق تیرے در کا
عاجز ہوں میں ثنا خوان یا سید المدینہ
صفت و ثنا میں تیرے ہر دم ہے یہ بندہ
قدموں پہ سر ہو قربان یا سید المدینہ
در ذوق شوق ہوا بے خود و مست کردہ
ہر دم ہو آہ و نالان یا سید المدینہ
قدموں میں ہو حضوری پاؤں شرف لقا سے
سر ہو یہ میرا قربان یا سید المدینہ
عرض حسین مسکین کیجو نظر کرم کی
برحال ما غریبان اے سید المدینہ

جب آپ مدینہ منورہ میں پہنچے۔ روضہ پاک کے دیکھتے ہی نعرہ مارا اور بیہوش ہو کر گر پڑے اور روضہ منورہ کی زیارت کے آداب بجالانے اور مسجد نبوی مبارکہ

Marfat.com

زمان زمان ازخود رفتہ برزمین غلطیدند
باوجودیکہ انوار صحابہ واہلبیت نیز درآن
مقام تابان بودند۔ از غایت استغراق
التفات نمود در انوار نبوی بہ دیگرے
نتوانستند۔ اتفاقاً مرزا صاحب
سنہگین بیگ درآنوقت نیز بہ
مدینہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
رسیدہ حضرت اعلیٰ قدس سرہٗ را
بہمان حالت درلجہ وجد والتہاب
مستغرق دریافت والتماس نمود
کہ در سلک ارادات ایشان منسلک
گردد۔ حضرت اعلیٰ عریضہ مخنوی نیازمندیہا
درباب قبول ایشان بہ جناب پیر
دستگیر خود برنگاشتہ دلالت نمودتا
در سندھ شریف رسیدہ از

کے دیکھنے میں بار بار بیہوش ہو جاتے اور
پڑتے۔ گو اس مقام پاک میں اہلبیت اور
صحابہ کے نور بھی چمکتے تھے۔ مگر آپ نہایت
استغراق سے انوار نبوی کے مقابلہ میں
اور کسی طرف دھیان نہ کرتے تھے اتفاقاً
اُن دنوں مرزا سہنگین بیگ بھی مدینہ
منورہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں
تھا۔ حضرت اعلیٰ کو اللہ تعالیٰ آپ کا بھید
پاک کرے تمام حالت اور وجد میں نہایت
محو پایا۔ عرض کی کہ اس خاکسار کو مریدوں کے
زمرہ میں شامل کردیں۔ آپ نے ایک عریضہ
جو نیازمندی سے پُر تھا اُن کی قبولیت
کے واسطے اپنے پیر حضرت دستگیر کی خدمت
میں لکھا۔ اور مرزا صاحب کو کہا۔ کہ
سندھ شریف میں . . .

Marfat.com

حضرت خواجہ بزرگ دریافتند آنچہ دریافتند
پس چون در ایام اقامت بہ مدینہ
سکینہ حضرت اعلےٰ قدس اللہ سرہ
بتوالی و تواتر عنایات عظیمہ و
عطایاے فخیمہ از آن حضرت صلے
اللہ علیہ و آلہ وسلم دریافتہ الطافات
و عنایات بے غایات بحال خود دیدند
عزم بالجزم نمودند کہ بقیۃ العمر در
مدینہ مقدس معتکف نشینند درین
اثناے دیدند۔ کہ حضرت محبوب
رب العالمین علیہ و علے آلہ الف الف
صلوۃ و سلام تشریف فرماے شدند
درحالیکہ انوار عظیمہ بر آن حضرت
متلالی ست۔ فرمودند۔ کہ شمارا بہ
وطن مالوف باید رفت۔ تا اہالی آن

حضور اعلےٰ کی خدمت میں حاضر ہو جاویں
پس مرزا صاحب نے وہان پہنچ کر جو کچھ
پایا سو پایا۔ حضرت اعلےٰ نے مدینہ شریف
مین رہکر بڑی بڑی نعمتیں متواتر آنحضرت
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے حاصل کین۔
آپ نے ان عنایتون کو دیکھ کر پختہ ارادہ
کرلیا۔ کہ باقی عمر حضور صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم کی خدمت میں گذارین۔ ابھی یہ
خیال دل میں گذرا ہی تھا۔ کہ حضور پر
نور رسول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کہ آپ
پر ہزار ہزار درود و سلام ہو تشریف
فرما ہوئے حالانکہ حضرت شاہ صاحب پر
کئی قسم کے نور چمک رہے تھے آن حضور
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے زبان درفشان
سے فرمایا کہ عزیز آپ کو اپنے وطن میں جانا لازم ہے

Marfat.com

دیار بہ دولت برکت کثیر المنفعت تو
بہ فوائد مستفید گردند و اعالی و ادانی
روزگار بسعادت ملازمت تو بہ مواہد
جدیدہ بہرہ مند گردند و زمرۂ گم گشتگان
بادیہ ضلالت از فروغ الطاف ہدایت
یابند۔ و تشنگان وادی جہالت
از زلال واسطۂ تو سیراب باشند
بدریا آب شیرین بہر آن صفت
کہ از وے تشنگان سیراب گردند
نہ چون گوہر کہ در معدن بہ عث
پنہان ماند کہ تشنہ لبان بے گردند
حضرت اعلیٰ قدس سرہ بہ عرض
رسانیدند کہ مجاورت درگاہ جہان
پناہ۔ و ملازمت بارگاہ عالم آرام
گاہ مقصود دل و جان من ست

تاکہ اس ولایت کے لوگ آپ کی برکت
اور نظر کیمیا اثر سے فائدہ حاصل کریں اور
زمانہ کے خورد اور بزرگ اور غریب اور دولتمند
آپ کی ملازمت حاصل کرکے بہرہ مند ہو
جاویں اور کئی گمراہ آپ کی ہدایت سے
راہ راست پر آجاویں۔ اور جہالت کے
جنگل کے پیاسے آپ کے میٹھے پانی سے
سیراب ہو جاویں۔ وہ دریا میں میٹھا
پانی اس لئے ہے کہ پیاسوں کی پیاس اس
سے بجھے۔ موتی کی طرح کان میں ایسا نہ
چھپنا چاہئے کہ اس سے کم ہو، ملے سے
تنگ ہو جاویں۔ آپ نے عرض کی کہ
میرے دل اور جان کا آرام آپ کے دربار
گوہر بار میں رہنے
سے ہے

نے خواہم کہ ازین در دولت مہجور باشم باز فرمودند کہ دریں حکمتے ست عجیب کہ برآن مطلع نۂ۔ البتہ مے باید کہ برین راضی شدن۔ و در وطن خود سکونت پذیرفتن کہ اکثر مردمان آن جا را از تو فیض رسد۔ و از برکت دامن تو چنان عزیزے سر برزند۔ کہ ہمچون آفتاب عالمتاب از انوار ہدایت او عالم عالم روشن گردد پیغمبر ہودند کہ درآن وقت حضرت اعلےٰ قدس سرہٗ مایہ خاطر آمد کہ در دیار پنجاب ہیچ عزیزے برمسند اکمال دریں روز ہا جلوہ افروز نیست کہ بوئے صحبت ورزد۔ حضرت رسالت۔

اشارت بود از ظہور قیوم الام سیدنا علی نفعنا اللہ بسرہ الخفی والجلی

میرا دل نہیں چاہتا کہ یہاں سے دور جا پڑوں۔ پھر حضور انور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ اس میں عجیب حکمت ہے جس کی آپ کو خبر نہیں۔ ضرور اس امر پر راضی ہونا چاہئے اور وطن مالوف کو واپس جانا چاہئے کیونکہ بہت سے لوگوں کو آپ سے فیض ملے گا۔ اور آپ کے دامن کی برکت سے ایک ایسا عزیز پیدا ہوگا۔ کہ سورج روشن بھی اس کے نور سے حصہ لیگا پھر آپ کے دل مبارک میں خیال پیدا ہوا کہ پنجاب کی ولایت میں کوئی ایسا آدمی نظر نہیں آتا جس کی صحبت سے فیض حاصل ہو حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

Marfat.com

خاتمیت علیہ و آلہ الصلوٰۃ والسلام
بنور نبوت مشرف شدہ فرمودند
وقتیکہ شمارا شوق وتعطش ملاقات
ارباب کمال دامنگیر گردد - در علاقہ
گڑھی کریالی موضع سموال است
درآن مقام جامع مجمع افضال امجاد ارجا
مسمّٰے بہ حافظ محمود علیہ رحمت ربالودود
زیب سکونت دارند - رشحے از زلال
وصال او در کام ہمال باید کرد ہمین
فرمودہ مرخص شدند و رخصت دادند
پس چون این مقولہ از حضرت رسالت
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم در گوش رسید
ہمان وقت بچشم گریان و دل بریان
از مدینہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام آمدند
وہنگام معاودت ثانیاً بسعادت طواف

ختم کرنیوالے رسالت کے اور برگزیدہ
نبیوں کے آپ پر درود اور سلام ہو
فرمایا - کہ جب آپ کو کسی خدا رسیدہ
کے ملنے کا اشتیاق ہو - تو آپ گڑھی
گھریالی کے علاقہ میں جایا کریں - وہان
ایک موضع سموال ہے اِس جگہ سب
فضیلتوں کے جامع اور بزرگوں کے بزرگ
حافظ محمود رحمۃ اللہ علیہ سکونت رکھتے ہیں
اُن کے آب شیرین سے لذت اٹھایا
کریں یہ فرما کر حضرت صلے اللہ علیہ و آلہ
وسلم تشریف لے گئے اور اجازت
دے گئے - جب آپ کو دربار نبوی سے یہ
پیغام ملا - تو آپ چشم گریان اور دل
بریان لے کر مدینہ منورہ سے نکل پڑے
اور واپسی پہ دوسری دفعہ کعبہ شریف

Marfat.com

کعبہ و تقبیل حجر اسود شرف بودہ
و عنایات بزرگ اندوختہ و از کعبہ گذشتہ آنہ
شدند - و از آن دیار سراسر اسرار
براہ دریا گذشتہ در دیار مطلع انوار سندھ
شریف ملازمت خواجہ بزرگوار دریافتہ
و اقتباس انوار عظیمہ نمودہ بوطن
مالوفہ روے نہادند - چون حدود پنجاب
را از قدوم فیض لزوم رونق بخشیدند
پرسان پرسان احوال با کمال حافظ
محمود علیہ الرحمۃ الودود روح اللہ
روحہ گردیدہ برلب دریاے جہلم کما
اشار النبی صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم حافظ
موصوف را متحلی بحلیہ کمال و اکمال
دریافتند - کہ باوجود سرعت سیر زینت
مرادانہ از ہر مائدہ فایدہ تمام واز

کعبہ کا طواف زیارت کیا - اور حجر اسود
کو چوما اور کعبہ شریف کی زیارت سے فارغ
ہو کر روانہ ہوئے اور جہاز پر سوار ہو کر ولایت
سندھ شریف مین حضرت خواجہ بزرگوار
کی خدمت بابرکت مین شرفیاب ہوئے
اور وہان سے فوائد عظیمہ حاصل کر کے
وطن مالوفہ کی طرف تشریف آور ہوئے جب
حدود پنجاب کو فیض بخش قدمون سے
مشرف فرمایا تو آپ حسب ارشاد نبوی صلے
اللہ علیہ و آلہ وسلم دریاے جہلم کے کنارہ پر پوچھتے پوچھاتے
حافظ موصوف کو ملے - حافظ صاحب کمالیت
کے زیور سے آراستہ و پیراستہ تھے
باوجودیکہ آپ کی سیر نہایت تیز تھی تاہم
مردانہ وار ہر مقام سے فائدہ تام رکھتے
تھے اور . . . .

ہر مقامے نیستے ما لاکلام فرا گرفتہ بہ
منزل مقصود واصل شدہ اند و تقریباً
فرمودند۔ کہ در اواخر سلوک بہ تجلی
صمدی نیز متجلی گشتند۔ و آن مقامے
ست کہ در آن جا احتیاج اکل و شرب
از سالک برخیزد۔ چنانچہ در مقامات
قدوۃ الکاملین۔ حضرت بدیع الدین
ملقب بہ شاہ مدار مذکور ست۔ کہ در تجلی صمدی
تا دوازدہ سال طعام نخوردہ اند
لباسے کہ یکبارے پوشیدند۔ دیگر
احتیاج شستن نہ شد پس در غلبہ
آن حال حضرت حافظ محمد بہ
کلی از خوردن و آشامیدن باز ماندند
چندانکہ حضرت خواجہ سیدی مولائی در آن
حالت بہ خوردن و آشامیدن اشارت

منزل مقصود پر پہنچ چکے تھے اور یہ بھی
معلوم ہوا۔ کہ آپ مقام تجلی صمدی پر
فائز المرام ہو چکے ہیں یہ وہ مقام
ہے کہ جہاں عارف کو کھانے پینے
کی پرواہ نہیں رہتی۔ جیساکہ حضرت شاہ
بدیع الدین صاحب شاہ مدار کے تذکرہ
میں آیا ہے۔ کہ آپ نے تجلی صمدی
میں بارہ سال تک کھانا نہیں کھایا
اور جو لباس وہ پہنتے تھے۔ وہ میلا
نہیں ہوتا تھا۔ صاحب موصوف۔
حافظ صاحب کھانے پینے کو
بالکل چھوڑ چکے تھے اور حضرت شاہ
صاحب ہر چند کھانے اور پینے کا
کا اشارہ کرتے تھے۔

Marfat.com

اصل

میکردند - فایدہ نمے داشت تاکہ
مدت مغلوبیت ایشان در آن سال
از ایام بعد و رشہور انجامید آخر الامر
حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہٗ
سیدی و مولائی طعام آوردہ طلبیدہ فرمودند
کہ اقتدائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم - آن مے باید کہ
رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کردہ اند
ودگرنہ پس ازیں در صحبت
نخواہم بود - و در آنوقت بدست مبارک
خود لقمہ در دہان مبارک ایشان نہادند
ویک لقمہ مقرر کردند کہ در یک روز
بخورند و ہمت باطنی درکار کردند تا رفتہ
رفتہ میل بطعام پدید آمد - و از آن
مقام ترقی دست داد و میفرمودند

ترجمہ

مگر آپ لاپرواہ تھے - یہاں تک کہ اُن
کی مدت مغلوبیت تجلی صمدی کی دنوں
سے گذر کر مہینوں تک جا پہنچی - آپ نے حافظ صاحب
کی خدمت میں عرض کیا - کہ حضرت آپکو
اتباع رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
لازم ہے - جیسا کہ حضور صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے کیا ہے
ورنہ بندہ پھر خدمت
میں حاضر نہ ہوگا - پھر اپنے ہاتھ میں
ایک لقمہ اُٹھا کر آپ کے دہان مبارک
میں رکھا - اور ہر روز ایک لقمہ کھلانا
مقرر کردیا - اور ہمت باطنی سے بھی
توجہ کی - آہستہ آہستہ آپ کو کھانے
کی خواہش پیدا ہوگئی - اس کھانے
وجہ سے آپ کو مقامات پر زیادہ ترقی ہوئی

Marfat.com

که نهایت وصول سالک تا اعیان ثابته
و غایت حصول عارف تا بصور علمیه
مے باشد و این مقام کاملان اہل ولایت
ست و برخے را باشد که ازیں مرتبه
عبور نموده به منزل مقصود رسند
ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
تاریخ وفات از حضرت امام علی شاہ
قدس سرہ که در تاریخ وفات پیر
دستگیر خود تحریر فرموده اند۔

در ماهِ صفر چو حضرت مخدومی
بنمود سفر زین دایرهٔ موهومی
تاریخ وفات پیر کامل و اکمل
دل گفت بگو که مرشد مخدومی
۱۲۴۲ھ

آپ فرماتے تھے کہ سالک کی انتہا عین
ثابتہ تک ہوتی ہے اور عارف کی صور
علمیہ تک ۔ اور یہ مقام عارفان کامل
اور اہل ولایت کے ہوتے ہیں اور بعض
ایسے بھی ہوتے ہیں کہ اس مرتبہ سے گذر کر
منزل مقصود پر پہنچ جاتے ہیں یہ فضل اللہ
کا ہے دیتا ہے جسکو چاہے ۔ تاریخ وفات
جو حضرت امام علی شاہ قدس سرہٗ نے اپنے پیر دستگیر
حضرت حاجی الحرمین شریفین شاہ سید حسین شاہ صاحب
کے وفات شریف میں تحریر فرمائی ۔

میرے حضرت مخدوم نے ماہ صفر میں
اس دایرہ موہوم سے سفر فرمایا جی نے
چاہا کہ تاریخ وفات پیر کامل و اکمل کی کہو۔
۱۲۴۲ھ

Marfat.com

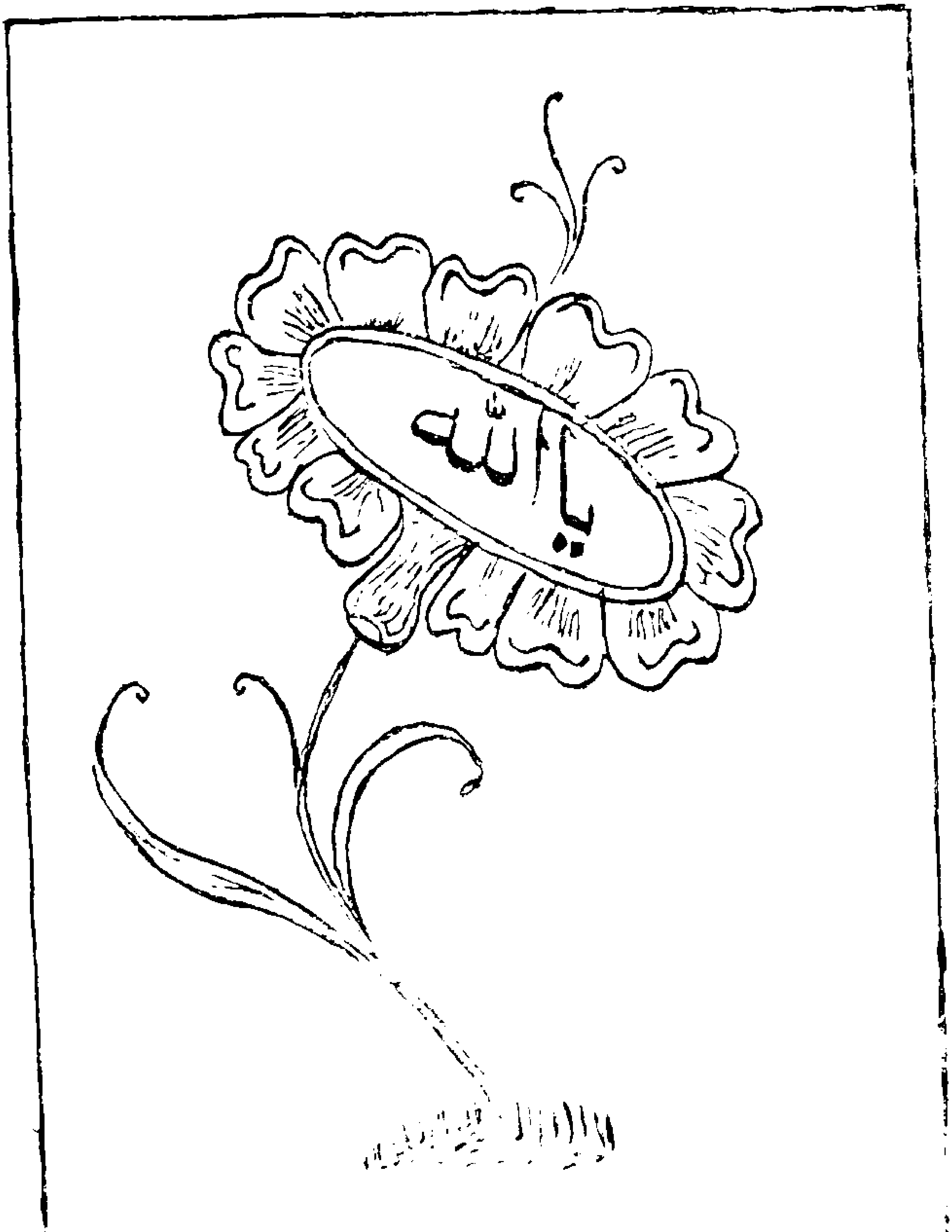

Marfat.com

مرآۃ المحققین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ علےٰ نعمائہ الشاملۃ و علےٰ
آلائہ الکاملۃ والصلوٰۃ والسلام علےٰ
سید الدارین ورسول الثقلین و
نبی الکونین وخاتم الانبیاء والمرسلین
امام الاتقیاء والنجباء والاصدقاء الکاملین
وشافع یوم الجزاء ومالک قاب قوسین
او ادنےٰ وصاحب اللواء اعنی
محمد المصطفےٰ ثانیاً علیہ من الصلوٰۃ
افضلہا ومن التحیات ازکہا

سب ثناء واسطے اللہ تعالےٰ کے ہے اسکی
اُن نعمتوں پر جو شامل ہونیوالی ہیں اور اُسکی
کی اُن نوازشوں پر جو کامل ہیں اور تمام
درود و سلام دو جہان کے سردار زمین اور
آسمان کے نبی جن وانسان کے رسول نبیوں
اور رسولوں کے ختم کرنیوالے اتقیا نجبا اصدقا کاملین
کے سردار روز قیامت کے شفیع مرتبہ اعلےٰ قاب قوسین او
ادنیٰ[1] کے مالک صاحب لواء الحمد یعنی سیدنا محمد المصطفےٰ
پر اُس سے بہتر صلوات اور پاکیزہ تر تحائف

[1] قاب قوسین اوادنےٰ لغت میں دو گوشہ کمان کے مل جانے کو کہتے ہیں۔ مراد نہایت قرب ہی ہے۔ اوادنےٰ یعنی یا اس سے بھی نزدیک۔

Marfat.com

والتسلیمات اکملہا ومن البرکات اتمہا وعلے آلہ واصحابہ الطیبین وعلے جمیع عباد اللہ الصالحین الی یوم الدین۔

اما بعد این رسالہ ایست مسمّے بہ مرآۃ المحققین۔ کہ جمع کردم چند کلمات مختصر۔ این نسخہ را بجہت سالکان راہ خدا و طالبان طریق مولے۔ اگرچہ قال این احقر العباد مطابق حال نیست ومنتفع شدن مردمان از خشک قال امریست محال۔ چراکہ کلام اولیا و اتقیاء ذی روح و پر مغز باشد وکلام مامردم عصاۃ سراسر پوست بے مغز لیکن بہ فضل و

اور کامل تر تسلیمات اور بہت بڑہنے والی برکتین نازل ہون اور اُسکی آل پاک اور صحابہ کرام اور اللہ کے تمام نیک بندون پر قیامت تک

بعد حمد اور صلوۃ کے یہ رسالہ بنام مرآۃ المحققین ہے۔ مین نے اس رسالہ کو سالکان راہ خدا۔ اور طالبان راہ مولے کے واسطے صرف چند کلمات مین جمع کیا ہے۔ اگرچہ میرا کہنا احوال کے مطابق نہیں اور خشک باتون سے لوگون کا بہرہ یاب ہونا امر محال ہے۔ کیونکہ اولیا اللہ کی کلام جاندار اور لطیف ہوتی ہے۔ اور ہم گنہگارون کی کلام سراسر پوست بے مغز ہے تاہم

بفضل و

Marfat.com

کرم او سبحانہ تعالےٰ جلشانہٗ و
توجہات آن سرور کائنات علیہ التحیات
والبرکات و پیران طریقت عظام
امیدوار ہستم کہ بہ برکت این کلمات
محض بہ فضل او
سبحانہ شاید کسے طالبے
کامیاب شود۔ و این احقر نیز بہ
منزل مقصود۔ کہ عبارت از اطمینان
نفس و مشرف شدن با سلام
حقیقی ست۔ برسد ؏
از کریمان کارہا دشوار نیست
مِنَ الْکِرَامِ لِلْاَرْضِ نَصِیْبٌ
المقصود آنکہ طالب حق را بعد از
مشرف شدن بہ پیر طریقت خویش
لازم۔ بلکہ فرض عین ست کہ صحبت

کرم حق سبحانہٗ و تعالےٰ جلشانہٗ اور
توجہات آں حضور صلے اللہ علیہ و
آلہ وسلم و پیران طریقت امیدوار
ہوں۔ کہ ان کلمات کی برکت سے
اور اللہ کے فضل سے کوئی طالب
سعادت مند کامیاب ہو جاوے
اور اس عاجز کو بھی منزل مقصود
وصول ہو۔ اور منزل مقصود سے ہماری
مراد یہ ہے۔ کہ نفس کو اطمینان مل جاوے
اور اسلام حقیقی حاصل ہو جاوے۔ ؏
کریموں سے کوئی کام مشکل نہیں ہے
اور بزرگوں سے زمین کا بھی حصہ ہوتا
ہے الغرض طالب حق کو پیر کے ملنے کے
بعد لازم بلکہ فرض عین ہے کہ اس کی
خدمت میں رہے۔

Marfat.com

اورا اختیار کند۔ و اگر دوام صحبت بحصول
نہ پیوندد۔ عمل کردن بر کلام اولیائے
سلف قدس اللہ اسرارہم و نفعنا
بہم کار صحبت پیر طریقت او مے
کند۔ کہ کلام این سادات ذی روح
ست۔ و این قلیل البضاعت از
خرمنہائے ایشان خوشہ چینی کردہ
این کلمات را بہ منصۂ ظہور آوردہ
انشاء اللہ تعالے طالب صادق را ثمرۂ
کمال و جمعیت خاطر۔ خاطر خواہ خواہد
بخشید بمنہ و کمال فضلہ۔

بدانکہ اول طالب را باید۔ کہ از
صحبت اہل تفرقہ یعنی از صحبت اہل
دنیا کہ داخل طریقت نہ باشند و محبت
خدا نداشتہ باشند و دل آنہا

اگر ہمیشہ نہ رہ سکے۔ تو اولیاء کرام
کی کلام پر عمل کرے۔ کیونکہ اُن کا
کلام ہی پیر کی صحبت کا فائدہ دیتا
ہے۔ ان بزرگون کا کلام زندہ اور
جان دار ہوتا ہے اور یہ کم سرمایہ
اُن کے کھلیان سے خوشہ چینی
کرکے ان مختصر کلمات کو جمع کرتا ہے
انشاء اللہ تعالے بالیقین ہے کہ سچے
طالب کو دل کی جمعیت اور پائدار
زندگی حاصل ہوگی۔ فضل اور احسان
مولا کریم کے سے۔

اول طالب کو چاہئے۔ کہ اہل دنیا
کی صحبت سے یا اُن لوگون کی
صحبت سے جو کسی طریقہ میں داخل
نہ ہوں اور محبت خدا تعالی کی نہ رکھتے ہون

Marfat.com

محبت ماسوائے اللہ گرفتار باشد
و دور اشیا و اسباب دنیوی و امور
لاطائل متفرق و پراگندہ باشد بگزیند
و عزلت اختیار کند و خاموشی گزیند
کما قال النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم
اِنَّ لِلْعِبَادَةِ عَشَرَةَ اَجْزَاءٍ
تِسْعَةٌ مِنْهَا فِی الصَّمْتِ
فرمود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کہ برائے عبادت دہ حصہ است و
نہ ازآنہا در خاموشی ست و خاموشی
بے عزلت حاصل نے شود پس
طالب را اہم مطالب عزلت ہست
چون عزلت را اختیار کرد۔ پس
خاموشی کہ مجمع نہ حصہ عبادت ست
این را حاصل مے شود پس ہمہ

اور اُن کا دل محبت ماسوائے اللہ میں
گرفتار ہو۔ اور دنیاوی اسباب اور
بیہودہ کاموں میں مصروف ہوں۔
دور رہے اور چپ اختیار کرے اور گوشہ
نشینی کرے جیساکہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ عبادت
کے دس حصے ہیں۔ اُن میں سے نو حصے
خاموشی میں ہیں۔ اور خاموشی گوشہ
نشینی کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔
پس طالب کو بڑا ضروری کام گوشہ
نشینی ہے۔ جب گوشہ نشینی اختیار
کی۔ تو خاموشی جس کو ہم نو حصہ سے
تعبیر کرتے ہیں۔ حاصل ہو گئی۔ پس تمام

دس حصہ
عبادت

Marfat.com

حصہ عبادت مع عزلت او را حاصل آید
چنانچہ بزرگے در حق عزلت فرمودہ است
ہ روئے در دیوار کن تنہا نشین
از وجود خویش ہم خلوت گزین
دیگرے باید کہ ہر ذکرے و فکرے کہ
از پیر طریقت خود اخذ نمودہ است
برخود لازم - بلکہ فرض عین دانستہ
برآن کار کند و ہیچ وقت از اوقات
ازآن خالی نباشد - تا ذکرے کہ
عبارت از یادداشت ست او را حاصل
شود - و وصف ذاتی گردد چنانچہ
سمع و بصر گردد - و او را ہیچ چیز زائل
نہ کند و مے باید کہ جمیع امور معیشت
خویش باو سبحانہ تعالے تسلیم کند
و متوکل باشد - بشرطیکہ چشم طمع بر

گوشہ نشینی کے ساتھ اُس کو حاصل
ہو گئی - چنانچہ ایک بزرگ کا قول ہے
اکیلا بیٹھ اور منہ اپنا دیوار کی طرف کر
اپنے وجود سے بھی علیحدگی اختیار کر
دوسرا یہ چاہیئے کہ جو ذکر اور فکر اپنے
پیر سے حاصل کیا ہے - اُس کی مداومت
ضروری سمجھے - بلکہ فرض عین سمجھ کر اُس
پر عمل کرے - اور کوئی ساعت یا کوئی
دم اس سے فارغ نہ ہو - یہان تک
کہ وہ ذکر جس کی مراد یادداشت ہے
اُس کو حاصل ہو اور وصف ذاتی ہو
جاوے - یعنی سمع اور بصر ہو جاوے
اور اُسکو کوئی چیز نہ ہٹا سکے اور اپنے تمام
کام اللہ کے سپرد کرے اور متوکل ہو
جاوے - لوگون کی مدد اور امداد کا

Marfat.com

مردمان و امداد ایشان ندارد۔ بلکہ
ہمہ امداد از سبحانہٗ و تعالےٰ دانستہ
باشد و خود فارغ البال شدہ شب و
روز دریاد او باشد۔ و ہیچ وسوسہ
نان و پارچہ را در دل خود راہ نہ دہد
چراکہ ہر چیزکہ روز ازل در قسمت این
معین ست نہ کم ست و نہ بیش اگر
کسب کند ہم میرسد و اگر نہ کند ہم
میرسد۔ پس کوشش این بے فائدہ
است اگرچہ کسب و جہد در کار دنیا سنت
ست و خوردن از وحلال لیکن کسب
وکار دنیا برائے سست اعتقادان
ست نہ برائے طالبان مولا کہ ایشان
راوسیلہ کردن بے او ہمہ کفر و شرک
طریقت ست۔ مگر برائے شخصے کہ صاحب

کا خیال نہ رکھے۔ بلکہ جو کچھہ ہو۔ اُس کو
اللہ کی طرف سے سمجھے اور آپ فارغ
اور بافرصت ہو کر اُس کی یاد میں رہے
روٹی اور کپڑے کا خیال مطلق دل
میں نہ آنے دے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ
نے جو چیز روز ازل مین اس کی قسمت
کردی ہے وہ ضرور ملیگی نہ کم نہ زیادہ
اگر وہ کوئی کام کرے تو بھی اور اگر
نہ کرے تو بھی۔ کوشش بیفائدہ ہے
اگرچہ کسب اور کوشش کرنا سنت نبوی
ہے۔ اور اُس کے حاصل کا کھانا حلال
مگر کسب کرنا سُست اعتقادون کا کام
ہے۔ مولا کے طالبون کا یہ کام نہیں۔
کیونکہ اُن کے نزدیک اللہ کے بغیر وسیلہ
پکڑنا طریقت کا کفر ہے۔ مگر اُس شخص کے

Marfat.com

عیال باشد۔ وعیال او متوکل نہ
باشد۔ بقدر قوتِ یومیہ ایشان اورا
کسب باید کرد۔ زیادہ حرص کردن
حرام ست۔ واگر کسے برادر یا محب
او متعہد کار قوت عیال او باشد آن
را از امداد ربانی دانستہ شب و روز
در یاد او مشغول باشد۔

اے عزیز نمے دانی۔ کہ جملہ انبیاء و
اولیاء علیہم السلام عبادت و یاد
حق را کسب خود دانستہ وجمیع ہم خود
در راہ او مصروف کردند۔ نہ در راہ
دنیا و معیشت او۔ و نیز بعضے اولیاء اللہ
کسب را بمعنے کسب در عبادت او
تعالیٰ وجہد در راہ او مقرر کردہ اند
چنانچہ حضرت مولانا جلال الدین رومی

واسطے کہ عیالدار ہو۔ اور اُس کا عیال متوکل
نہ ہو۔ روزانہ خرچ کے واسطے کام کرلینا
چاہئے۔ زیادہ طمع کرنا حرام ہے اگر کوئی
اور شخص مثلاً بھائی یا دوست اُس کے
عیال کے خرچ کا ذمہ وار ہو تو اُس کو
امداد ربانی خیال کرکے آپ خدا کی
یاد میں دن رات مشغول رہے۔

اے عزیز تو نہیں جانتا۔ کہ تمام انبیاء
اور اولیاء علیہم السلام نے خدا کی
یاد کو ہی اپنا کسب سمجھا ہے اور اپنی تمام
ہمتوں اور کوششوں کو اُسی کی راہ
میں خرچ کیا ہے۔ نہ کہ دنیا اور دنیا کے
گذارہ کی طرف۔ بعض اولیاء اللہ تو کسب
کے معنے عبادت کرنا ہی کہتے ہیں۔ چنانچہ
حضرت مولانا جلال الدین رومی ؒ

Marfat.com

قدس اللہ سرہ العزیز در مثنوی شریف
درحکایت شتر وخرگوش کسب وجہد را
بر توکل ترجیح دادہ اند۔ مراد شان از
کسب عبادت وجہد در راہ خداست
چنانچہ فرمودہ اند۔ ؎

فکرہا در کسبِ دنیا بار دست۔
فکرہا در ترک دنیا وار دست۔

پس مے باید کہ در جمیع امورات دینی
و دنیاوی خویش حق تعالیٰ را جل شانہٗ
وسیلہ خود سازد و بر قسمت او راضی باشد
تا در زمرۂ مردانِ میدانِ رضا
داخل باشد و ثمرۂ عبادت کہ عبارت
از عبودیت ست این را حاصل گردد
و نیز لازم ست کہ دل خود را از جمیع
مرادات دینی و دنیوی خالی و پاک

قدس اللہ سرہ العزیز نے اپنی کتاب
مثنوی شریف میں اونٹ اور خرگوش
کی حکایت لکھی ہے اور کسب اور جہد
کو توکل پر ترجیح دی ہے آپ کی مراد
کسب اور جہد سے خدا کے راہ میں عبادت
ہی ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا ہے ؎

حاصل کر یا ہیں فکر اُن کے سرد ہیں
اور ترک دنیا ہیں فکر اُن کے وارد ہیں

پس چاہیے کہ دینوی دینی تمام کاموں
میں اللہ تعالیٰ کو ہی اپنا وسیلہ ٹھہراوے
اور جو کچھ اُس نے کر دیا ہے اُس پر راضی
ہو۔ اگر ایسا کریگا تو رضا کے میدان کا مرد
بنجاویگا۔ اور عبادت کا پھل جس سے مراد عبودیت
ہے حاصل ہوجاویگا۔ اور یہی ہے کہ اپنے
دل کو تمام خواہشات دینی اور دنیوی سے

Marfat.com

سازد و مراد و مقصود او جز جناب
حق سبحانہٗ و تعالےٰ و رضاے او
دیگر نہ باشد۔ اگر بخورد بہ نیت قوت عبادت
بخورد۔ و اگر بپوشد بہ ستر عورت
و دفع ضرر سرما و گرما بپوشد نہ برائے
زینت کہ در وے نیت فخر و بزرگی باشد
اگر خواب کند بہ نیت استراحت
و تندرستی باید کرد۔ نہ بہ نیت لذت
کہ آن صورت غفلت ست و از
دوام بیداری نیز آدمی مریض میشود
پس مے باید کہ بہ نیت آرام باشد
کہ ازو تندرستی حاصل شود تا داخل
عبادت گردد۔ کہ در تندرستی عبادت
بوجہ احسن حاصل آید۔ سبحان اللہ
خواب کہ محض غفلت ست این ہم

پاک رکھے اور اپنی مراد اور اپنا مقصود
اللہ تعالےٰ اور اُس کی رضا کے بغیر اور
کچھ نہ رکھے۔ اگر کھاوے تو عبادت کے
واسطے قوت کا دھیان رکھے اگر کپڑا پہنے
تو ستر عورت اور سردی اور گرمی کے بچاؤ
کیلئے پہنے۔ نہ زینت کیلئے۔ کہ اس میں نیت
فخر اور بزرگی کی ہو۔ اگر سووے تو آرام
اور تندرستی کو مدنظر رکھے لذت کا خیال نہ
ہو کیونکہ اس سے غفلت پیدا ہوتی ہے
اور زیادہ جاگنے سے بچے۔ کیونکہ آدمی زیادہ
جاگنے سے بیمار ہو جاتا ہے پس چاہئے۔ کہ
نیت آرام کی ہو۔ کہ اس سے تندرستی حاصل ہو
تاکہ عبادت میں داخل ہو۔ اور تندرستی میں
عبادت اچھی طرح سے ادا ہو سکتی ہے سبحان اللہ
کہ نیند محض غفلت ہے۔ یہ بھی

Marfat.com

بہ نیک نیت داخل عبادت باشد
پس چوں ہمہ کار موقوف بہ نیت شدند
لازم ست کہ۔ بے نیت رضاے حق
ہیچ کار نباید کرد۔ تا ہمہ کارہا داخل
عبادت شوند۔ بدانکہ اصل و بنائے
ہمہ چیز نیت ست۔ اگر نیت نیک
ست آن عمل ہم نیک۔ ورنہ بد
کما روے عن عمر بن خطاب
رضی اللہ عنہ قال النبی صلے اللہ
علیہ و آلہ وسلم اِنَّمَا الْاَعْمَالُ
بالنیات الی آخرہ فرمود آنحضرت
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم۔ کہ نیست ہیچ
عملے مگر بہ نیت۔ لازم ست کہ ہیچ
دلے از دست و پائے و زبان و سمع
و بصر این شخص آزردہ نگردد۔ کہ اہل

نیک نیتی سے عبادت ہو جاتی ہے جب سب کام
نیت پر موقوف ہیں تو ضرور ہے کہ جو کام
کیا جاوے اُس مین خدا کی رضامندی
کو مدنظر رکھا جاوے تاکہ تمام کام عبادت
میں داخل ہو جاوین۔ جاننا چاہیے کہ تمام
چیزون کی بنا نیت پر ہے اگر نیت نیک
ہے تو عمل بھی نیک ہے ورنہ برا۔ حضرت
عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روائیت
ہے۔ کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے۔ کہ عمل کا دارمدار
نیت پر ہے۔ ضروری ہے۔ کہ اس کے
ہاتھ اور پاؤن اور زبان اور آنکھ سے
کوئی دل
آزردہ
نہو

Marfat.com

شریعت وطریقت این را از گناہان کبیرہ شمردہ اند. پس جنگ وجدال کردن با مردم وغیبت ودشنام دادن ودروغ گفتن این ہمہ باعث آزردگی خاطر ہاست وموجب نافرمانی وآزردگی وبعد مولے ست جل شانہ واوسبحانہ تعالے را برین سنت جاری ست کسے کہ اورا یاد کند اوہم اورا یاد کند. اگر باوجود نافرمانی کسے اورا یاد کند حق تعالیٰ اورا بالعنت یاد کند. پس باید ترسید. کہ از دست ہچنین کارے نشود. کہ باعث آزار خلق وآزردگی خالق باشد نشنیدۂ کہ فعل خلق اضطراریست وفاعل حقیقی اوست جل شانہ. پس

اہل شریعت اور طریقت نے اس آزردگی کو گناہ کبیرہ میں شمار کیا ہے پس لوگوں کے ساتھہ لڑائی اور جھگڑا کرنا اور گالی گلوچ دینا یا گلہ اور جھوٹ بکنا یہ سب دلوں کی ناراضگی کا باعث ہے اور خداوند کریم جل شانہ کی دوری اور نافرمانی کا موجب ہوتا ہے اور اُس مولا پاک کی سنت اسی طرح جاری ہے کہ جب کوئی اُسکو یاد کرتا ہے تو مولا کریم بھی اسکو یاد کرتے ہیں - اگر نافرمانی میں کوئی شخص اسکو یاد کرتا ہے تو حق تعالے اُسکو لعنت سے یاد کرتے ہیں پس ڈرنا چاہیئے کہ ہاتھوں سے ایسا کام نہ ہو جس سے خلقت کی تکلیف اور خالق کی ناراضگی ہو کیا تونے نہیں سنا کہ خلقت کے کام مجبوری ہیں انکا حقیقی فاعل اللہ تعالے ہی ہے

Marfat.com

شکوہ و جنگ با خلق و نفع و ضرر
از ایشان فہمیدن در طریقت شرک
ست۔ چنانچہ فرمودہ اند۔

گر گزندت رسد ز خلق مرنج
کہ نہ راحت رسد ز خلق نہ رنج
از خدا دان خلاف دشمن و دوست
کہ دل ہر دو در تصرف اوست
گرچہ تیر از کمان ہمے گذرد۔
از کمان دار بیند اہل خرد

چون خدا را بہ یقین فاعل حقیقی دانستی
خلاف دشمن و راحت از دوست
از میان برخیزد و از دست ہیچ مخلوق
بر خاطر تو غبارے نہ رسد و نادہندہ
و عطا کنندہ پیش تو برابر باشد پس
مے باید کہ افعال و صفات ہمہ با خدا

پس شکوہ و جنگ لوگون کے ساتھہ کرنا
اور اُن کی طرف تکلیف اور آراہ کو منسوب
کرنا طریقت میں شرک ہے چنانچہ حضرت الشیخ سعدی
نے فرمایا ہے ع اگر خلقت سے تجھے تکلیف پہنچے
تو رنج نہ کر۔ کہ خلقت سے نہ تجھے خوشی ہے
اور نہ رنج۔ دشمن اور دوست کا خلاف اللہ تعالے
کی طرف سے سمجھ۔ کیونکہ دونون کا دل
اُسکے قبضہ میں ہے۔ اگرچہ تیر کمان سے نکلتا
ہے مگر عقلمند کمان والے سے دیکھتے ہین
واقعی جب اللہ تعالے کو فاعل حقیقی سمجھا
جاوے تو دوست اور دشمن کا خلاف درمیان
سے اُٹھہ جاتا ہے اور کسی مخلوق کے ہاتھہ
سے دل پر ناراضگی نہیں ہوتی اور دینے
والا اور نہ دینے والا اُسکے روبرو برابر ہوتا ہے
پس چاہئے کہ تمام کام اللہ تعالیٰ کے سپرد

Marfat.com

سپاری۔ کہ امانت اوست وخود
راہمچوں حرکت مثل جماد بینی تا از
ادا کردن امانت فارغ آئی۔
إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ
إِلَىٰ أَهْلِهَا ۔ حاصل شود کہ مراد
از ادائے ہمین امانت ست وقتے
کہ چنین شدی کار تو تمام شد۔
إِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ یعنی وقتیکہ
فقر تمام شد پس باقی ماندن ذات
حق ست جل شانہ۔ چرا کہ دعوی
انانیت بندہ سبب غفلت اوست
چون حجاب غفلت از دیدہ بصیرت
او رفت پس بہ یقین مے پندارد
کہ ہستی از حق ست جل شانہ نہ از
من۔ چون این چنین فنا حاصل شود

کر دے کیونکہ یہ اسکی امانت ہے اور اپنے
آپ کو پتھر کی طرح بے حس اور بیحرکت سمجھے
تاکہ وہ امانت ادا کرنیسے فارغ ہووے۔ ترجمہ آیت
شریف تحقیق اللہ تعالی تم کو حکم کرتا ہے کہ
تم امانتوں کو اُن کے اہل کیطرف ادا کرو
اس سے یہی امانت مراد ہے۔ جب تو
ایسا ہو جاوے تو کام تیرا تمام ہوا
یعنے جب فقر تمام ہوا پھر خدا جل شانہٗ
کی ذات باقی رہ جاتی ہے کیونکہ جب بندہ
لفظ میں کہتا ہے تو اُسکی غفلت ہوتی
ہے اور جب غفلت کا پردہ اُس کی آنکھوں
سے اُٹھ جاتا ہے اور یقین سے جانتا
ہے کہ ہستی تو خدا جل شانہٗ کی ہے نہ کہ
مجھہ سے جب یہ فنا حاصل
ہو جاتی ہے

Marfat.com

فقر این تمام شود چنانچہ فرمودہ اند
تو مباش اصلاً کمال این ست و بس
تو در وگم شو وصال اینست و بس
پس کوشش باید کرد کہ فنائے حقیقی
حاصل شود کہ مراد ازیں فنائے
افعال و صفات ست و وصل ہم
این را گفتہ آید۔ و دیگر آن کہ ادائے
نماز فریضہ در اول اوقات از اہم
مطالب ست۔ میباید کہ بہ احتیاط
تمام ادا کردہ شود۔ و بہ عجز و انکسار
تمام دل خود را حاضر ساز و و ہیچ وسوسہ
را در خاطر آمدن ندہد و قرأت بطریق
مستحب و سنت بخواند۔ چنانچہ در نماز
فجر و ظہر از سورہ ہائے طوال مفصل
کہ ابتدائے آن از سورۂ حجرات

تب فقر تمام ہوجاتا ہے
تو ہرگز نہ ہو۔ بس یہی کمال ہے۔
تو اس میں گم ہو بس یہی وصال ہے
پس کوشش کرنی چاہیئے کہ فنا حقیقی
حاصل ہوجاوے فنا حقیقی سے مراد افعال
اور صفات کی فنا ہے اور اسی کو وصل
کہتے ہیں + دوسرا یہ کہ نماز فریضہ کا ادا
کرنا اول وقت میں بڑا مطالب اور مقصود
ہے۔ چاہیئے کہ نماز کو پوری احتیاط سے
ادا کرے اور پورے عجز اور انکسار سے
اپنے دل کو حاضر کرے اور کوئی وسوسہ
دل میں نہ آنے دے اور قرأت سنت
اور مستحب کے انداز پر پڑھے چنانچہ فجر اور ظہر
کی نماز میں سورہ طوال مفصل پڑھے یعنی
سورۂ حجرات سے

Marfat.com

وانتہاے ایشان تا سورۃ والسماء
ذات البروج ست و در نماز عصر و
عشاء از سورتہاے اوساط مفصل
کہ ابتداے ایشان از سورت
بروج ست وانتہاے ایشان تا
لم یکن، و در نماز شام قصار مفصل
کہ ابتداے ایشان از سورۂ لم یکن
وانتہاے ایشان تا آخر قرآن مجید
ست مقرر باید کرد - در رکوع و
سجود و قومہ و جلسہ را بوجہ احسن
باطمینانِ دل باید ساخت و ابتداے
وقت شروع نماز فجر بعد از دمیدن
صبح صادق تا طلوع آفتاب ست
مے باید کہ اول وقت کہ عبارت
از روشنائی ست ادا سازد - و تا

لے کر والسماء ذات البروج تک اور
عصر اور عشا کی نماز مین اوساط مفصل
سورتین پڑہے جو سورۃ بروج سے
لے کر لم یکن تک ہین - اور شام کی نماز
مین قصار مفصل پڑہے - جو سورہ لم یکن
سے لے کر والناس تک ہے - ان
سورتون کو مقرر کرنا چاہئے - اور رکوع
اور سجدہ اور قومہ اور جلسہ دل کے
اطمینان سے اچھی طرح ادا کرے -
اور نماز فجر کا وقت صبح صادق کے
ہونے سے لیکر آفتاب کے نکلنے تک
ہے اور چاہئے - کہ اول وقت میں
جس سے مراد
روشنائی ہے
ادا کرے

Marfat.com

تنگ شدن وقت نگذارد چراکہ
مکروہ ست. مگر بہ ضرورت تمام کہ
ناچار ست. فقہا گفتہ اند کہ نماز فجر
درچنان وقت باید خواند کہ اگر در نصف
نماز وضوئیش بشکست باز وضو ساختہ
بہ فراغت تمام بہ قرأت مسنونہ چنانچہ
بالا گذشت نماز ادا سازد وہنوز
وقت باقی باشد ووقت شروع نماز
ظہر از گشتن آفتاب از سر ادوچند
شدن سایہ ہر شئے غیر از سایہ اصلی
ست وحساب سایہ اصلی بموجب تجربہ
بعض فقہائے ملک پنجاب بایں طور
ست کہ در ماہ ہاڑ یک ونیم قدم
باشد. ودر ماہ جیٹھ وساون دو
ونیم قدم ست در ماہ بیساکھ وبھادوں

اور وقت کو تنگ نہ ہونے دے کیونکہ
پھر نماز مکروہ ہو جاتی ہے اگر ناچاری
ہو تو جایز ہے فقہاء علیہم الرحمۃ نے
فرمایا ہے کہ فجر کی نماز ایسے وقت میں پڑھنی
چاہئے کہ اگر آدھی نماز میں نمازی کا وضو
ٹوٹ جاوے. تو پھر وضو کر کے فراغت
سے مسنونہ قرات کے ساتھ نماز ادا کرے
اور ابھی وقت باقی ہو اور ظہر کی نماز کا
ابتداء وقت سورج کے ڈھلنے سے
لیکر ہر چیز کے دوچند سایہ ہوجانے تک
مگر اسمیں سایہ اصلی نہیں اور سایہ اصلی
کا حساب ملک پنجاب کے بعض فقہا کے
نزدیک اس طرح پر ہے کہ ماہ ہاڑ میں ڈیڑھ
قدم ہوتا ہے اور ماہ جیٹھ اور ساون میں
اڑھائی قدم اور ماہ بیساکھ اور بھادوں

Marfat.com

سہ ونیم قدم - ودرماہ چیت واسوج
چار ونیم قدم ست وبعدہ درہر ہ
ہردو جانب دو دو قدم زیادہ میشود
چنانچہ درماہ پھاگن ودرماہ کاتک
شش ونیم قدم ست - ودرماہ
ماگھہ ومگھر ہشت ونیم قدم ست
ودرماہ پوہ دہ ونیم قدم ست -
این ست حساب سایہ اصلی کہ شارح
فرائیض بالو در شرح او بزبان ہندی
بیت ہا نوشتہ واین احقر درینجا
ترجمہ آن بیتہا در فارسی نوشتہ است
اگر کسے را شک باشد در شرح فرائیض
بالو مذکور باید دید - وانکہ دو چند شدن
سایہ ہرشے غیر از سایہ اصلی گفتہ
مذہب امام ما ست یعنی امام اعظم

میں ساڑھے تین قدم اور ماہ چیت اور
اسوج میں ساڑھے چار قدم ہوتا ہے اور
اس کے سوا ہر مہینے میں دونو طرف دو
دو قدم زیادہ ہوتا جاتا ہے چنانچہ پھاگن
اور کاتک کے مہینے میں ساڑھے چھ قدم
ہوجاتا ہے اور ماگھ اور مگھر کے مہینے میں
ساڑھے آٹھ قدم ہوتا ہے اور پوہ کے
مہینے میں ساڑھے دس قدم ہوجاتا ہے
یہ حساب سایہ اصلی کا ہے کہ فرائیض بالو
کے شارح نے ہندی زبان میں لکھا ہے اور
اس عاجز نے ان بیتوں کا ترجمہ اس جگہ
فارسی میں لکھا ہے اگر کسی کو شبہ ہو - تو
فرائیض بالو کی شرح میں دیکھ لے اور ہر چیز کا سایہ
دو چند ہونا سوائے سایہ اصلی کے ہمارے
امام کا مذہب ہے یعنی امام اعظم

Marfat.com

اصل

رحمۃ اللہ علیہ کوفی ست و نزد صاحبین
یعنی امام محمد و ابی یوسف رحمۃ اللہ
علیہما و نزد امام شافعی رحمۃ اللہ علیہم
اجمعین تا یک چند شدن سایہ ہر شے
پس مستحب و افضل ہمین ست کہ در
اول مثل نماز ظہر ادا کند تا نماز این
شخص نزد جمہور درست شود و از
اختلاف علما بیرون آید و ادا
کردن نماز در مثل دوم نزد امام خود پیشوا
درست است اما ترک استحباب و عزیمت
و نزدیک علمای ثلثہ فساد ست
و نادرست و شروع وقت نماز
عصر از گذشتن سایہ ہر شے از دو
مثل کہ عبارت از قضا شدن وقت
نماز ظہر ست و انتہای او تا غروب

ترجمہ

رحمۃ اللہ علیہ کوفی کا۔ اور صاحبین یعنی
امام محمد اور ابی یوسف رحمۃ اللہ علیہما اور
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے نزدیک
ہر چیز کے برابر سایہ ہونے تک ہے پس
مستحب اور افضل طریقہ یہی ہے کہ ظہر کی نماز
اول مثل میں ادا کرے تاکہ اس کی نماز
جملہ علما کے نزدیک درست ہو جاوے
اور علما کے اختلاف سے بچ جاوے اور
ہمارے امام کے نزدیک دوسری مثل میں
نماز کا ادا کرنا بھی درست ہے اور باقی
تینوں علما کے نزدیک مستحب کی ترک ادا
باعث فساد اور ناجایز ہے اور نماز عصر
کا ابتدا اسوقت ہوتا ہے جبکہ ہر چیز کا سایہ
دو چند سے بڑھ جاوے کہ مراد قضا ہونے
وقت ظہر کے سے ہے۔ اور اس کا اخیری وقت

Marfat.com

آفتاب و شروع وقت نماز مغرب از
غروب آفتاب و انتہاے او تا دور
شدن شفق ست کہ آن عبارت از
دفع سپیدی ست کہ بعد از سرخی پیدا
مے شود و این مذہب امام ماست
رضی اللہ عنہ - و شروع وقت نماز عشا
و وتر بعد از دور شدن شفق ست - کہ
عبارت از سفیدی ست کہ در کرانہ
آسمان پیدا شود - و بعد او سیاہی شود
و مستحب ست تاخیر نماز فجر در زمستان
و تابستان بطریقیکہ بالا مذکور شدہ
و تاخیر نماز عشا تا ثلث شب ست و
تاخیر نماز وتر کسے را کہ اعتماد بر بیداری خود
باشد تا آخر شب مستحب ست و تاخیر
تاخیر نماز ظہر تا

سورج کے غروب ہونے تک ہے اور نماز
مغرب کا ابتدا سورج کے ڈوبنے کے بعد
ہے اور اُس کا اخیری وقت شفق کے
ہٹ جانے تک ہے کہ مراد دور ہونا
سپیدی کا ہے یعنی وہ سفیدی جو شفق
کے بعد پیدا ہوتی ہے اور یہ مذہب ہمارے
امام رضی اللہ عنہ کا ہے اور عشا کی نماز اور
وتروں کا وقت اُس شفق کے دور ہونے
کے بعد شروع ہوتا ہے جس سے مراد وہ سفیدی
ہے جو آسمان کے کناروں میں پیدا ہوتی ہے
اور پھر سیاہی آتی اور فجر کی نماز کی
تاخیر سردی اور گرمی میں جیسا کہ اوپر مذکور
ہو کرنی چاہیے اور عشا کی نماز کی تاخیر رات کا
تیسرا حصہ گذرنے تک ہے اور نماز وتر کی تاخیر جسکو اپنے
جاگنے کا یقین ہو اخیر رات تک مستحب ہے اور ظہر کی نماز کو

Marfat.com

مثل اول در تابستان مستحب ست
و تعجیل در زمستان ضروری و تعجیل عصر و عشا
در روز ابر مستحب است و تاخیر نماز ظہر و مغرب در
روز ابر ضروری ست۔
دیگر آنکہ نماز تہجد بر آن سرور کائنات علیہ
افضل التحیات فرض بود پس بر ہر طالب خدا
جل شانہٗ لازم ست کہ نماز تہجد را بوسع امکان
ترک نکند بلکہ مثل دیگر فرائض و واجبات و سنن
موکدہ بر خود لازم گیرند و قضا نکند و دو رکعت
تحیۃ الوضوء و نماز اشراق و چاشت را کہ
مختار ہمہ صوفیہ است دوام باید کرد۔ و درین
نماز فوائد بسیار ست باید کہ اول شب
بعد از نماز عشا خواب کند و باشتغال امور
لاطائل بیدار نباشد و استغفار و توبہ و
التجا و تضرع و تذکر معاصی و ذنوب

گرمی میں پہلی مثل تک تاخیر کرنا مستحب ہے
اور جاڑے میں جلدی کرنا ضروری ہے اور بادل
کے دن عصر اور عشا کی نماز میں جلدی کرنا مستحب
ہے اور ظہر اور مغرب کی نماز کی تاخیر بادل کے دن میں ضروری ہے
دوسرا یہ کہ نماز تہجد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ
وسلم پر فرض تھی ہر طالب خدا جل شانہٗ کو ضروری
ہے کہ جہاں تک ہو سکے نماز تہجد کے ادا کرنے
میں غفلت نہ کرے بلکہ فرضوں اور واجبوں اور
موکدہ سنتوں کی طرح اپنے آپ پر لازم رکھے اور
قضا نہ کرے اور تحیۃ الوضو اور اشراق اور چاشت
کی نماز کو ہمیشہ ادا کرے کیونکہ صوفیہ کرام کا یہ معمول
رہا ہے ان نمازوں میں بہت سے فائدے ہیں اور
یہ بھی چاہیے کہ عشا کی نماز کے بعد اول رات سو رہے
اور بیہودہ باتوں میں وقت نہ گذارے اور استغفار
اور توبہ اور التجا اور زاری اور گناہوں کی یاد اور

ے از اینجا ابتدائے عبارت
مکتوب ہفتہ ہم جلد ثالث
از مکاتیب مجدد الف ثانیؒ
ایراد فرمودہ اند۔
حصہ ہشتم صفحہ ۴۱،۴۰

سے رواہ ابن ماجۃ من حدیث
عبد اللہ بسر

وقت نقائص و عیب و خوف
عذاب آخروی و ترس آلام دنیوی
در آن وقت عذبیت و انند و عفو و
مغفرت از حضرت حق سبحانہ تعالے خواهند
صد بار این کلمہ استغفار بتوجہ قلب
بر زبان آرند استغفر اللہ الذی
لا الہ الا هو الحی القیوم و اتوب الیہ سبحانہ
و نیز بعد از نماز دیگر این کلمہ استغفار صد بار
بخوانند و بطہارت حضور و بغیر طہارت ترک
ورد این کلمہ استغفار نمایند۔ و در خبر آمدہ است
طوبیٰ لمن وجد فی صحیفتہ استغفارا
کثیرا - و ایضا در صباح یکبار بگویند
اللہم ما اصبح بی من نعمة
او باحد من خلقك فمنك وحدك
لا شریك لك فلك الحمد ولك
الشکر

اپنے نقصوں کا فکر اور عذاب آخرت
کا خوف اور ڈر اور دنیوی رنج کو رات
کے وقت یاد کرے اور معافی مانگے۔
اور سو دفعہ یہ کلمہ دلی توجہ سے پڑھے
استغفر اللہ الذی لا الہ الا هو الحی
القیوم و اتوب الیہ سبحانہ تا۔
اور دوسری نمازوں کے بعد یہ کلمہ سو
بار پڑھے۔ باوضو ہو یا بے وضو ضرور
پڑھے اس ورد مذکور کو ترک نہ کرے۔
حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ وہ
شخص نہایت خوش ہے جسکے صحیفہ میں
استغفار بہت ہو اور صبح کیوقت یہ دعا ایک
دفعہ پڑھے اللہم ما اصبح بی من نعمة او
باحد من خلقك فمنك وحدك لا
شریك لك فلك الحمد ولك الشكر

۴ نماز چاشت ہم ادا نمودہ شود
و دو رکعت عشتیم سعی نمایند کہ اقل
دو رکعت و دوم از چاشت ادا کردہ شود
و اکثر رکعات نماز چاشت رنگ نماز تہجد
دوازدہ است و مقتضائے وقت و حسن
ہرچہ گذاردہ شود مغتنم است و کوشش
نمایند کہ بعد از ادائے ہر نماز فرض
خواندہ شود کہ در خبر آمدہ است کہ
بعد از ہر نماز فرض ہر کہ آیۃ الکرسی بخواند
مانع نباشد او را
سوئے دخول بہشت کردن مگر مردن
ادائے ہر نمازے از نمازہائے پنجگانہ
باید کہ سی و سہ بار کلمہ تنزیہ
سبحان اللہ بگویند و سی و سہ بار کلمہ تحمید
الحمد للہ و سی و سہ بار کلمہ تکبیر اللہ اکبر
و یکبار بگویند لا الہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد
یحیی و یمیت و ہو علی کل شیء قدیر
تا عدد صد پورہ شود۔ و نیز در ہر روز و شب
صد بار سبحان اللہ و بحمدہ بگویند کہ ثواب
بسیار دارد۔

Marfat.com

در وقت شام اَللّٰهُمَّ مَا اَمْسٰى بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ۔ و در شام بجائے اللهم ما اصبح اللهم ما امسی بگویند و تمام کنند در حدیث نبوی آمده است کہ ہر کہ این دعا را در روز بخواند شکر آن روز بجا آورده باشد و ہر کہ در شب بخواند شکر آن شب بجا آورده باشد۔

نقل از مکتوبات مجدد الف ثانی جلد ثالث مکتوب ہفتدہم، ۱۷

دیگر باید دانست کہ اکابران این سلسلہ نقشبندیہ علیہ اصل و بناے کار این طریقہ علیہ بر این یازده کلمات کہ مصطلح و متعارف ایشان ست۔

اور شام کے وقت یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ مَا اَمْسٰى بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَوْ بِاَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ۔ شام کو بجائے اصبح کے امسی کہے حمد او شکر ہے۔ حدیث نبوی میں آیا ہے کہ جو شخص اس دعا کو دن میں پڑھے اس دن کا شکر بجا لاتا ہے اور جو شخص اس دعا کو رات کو پڑھتا ہے۔ اس رات کا شکر ادا کرتا ہے۔

جاننا چاہیے۔ کہ اس سلسلہ نقشبندیہ کے بزرگون نے اس طریقہ پسندیدہ کی بنیاد ان گیارہ کلمات پر کہ عام مقرر اور مشہور ہین۔

Marfat.com

گذاشتہ اند۔ پس درویشے کہ داخل این طریقہ ہست او را عمل کردن بر کلمات مذکورہ ثمرِ فنائے اتم و بقائے اکمل ست و حصولِ مقصود وابستۂ اوست و تفصیلِ آن کلمات این ست کہ از کتاب ارشاد السالکین نقل کردہ درین نسخہ درج ساختم۔

اول سفر در وطن

عبارت ست از سیرِ انفسی۔ کہ آن را جذبہ گویند۔ معاملہ ابتدائی این گروہان ازین سیر ست و سیرِ آفاقی۔ کہ عبارت ازان سلوک ست بمعنی او اینست کہ حق تعالے جل شانہٗ را بیرون از وجودِ خود در ہر شے اثبات کردن و جستن چنانچہ طریقہ دیگر صوفیائے

رکھی ہے۔ پس جو درویش اس طریقہ میں داخل ہے۔ اُس کو ان پر عمل کرنا ثمرہ دینے والی پوری فنا اور کامل بقا حاصل کر دیتا ہے اور مطلب کا حاصل ہونا ان کے متعلق ہے اور اُن کلمات کی تفصیل یہ ہے۔ کتاب ارشاد السالکین سے نقل کر کے اس نسخہ میں درج کر دی ہے۔

اول سفر در وطن

اس سے مراد سیرِ انفسی ہے جسکو جذبہ کہتے ہیں۔ اس خاندان کے بزرگوں کا پہلا ابتداء اس سیر سے شروع ہوتا ہے اور سیرِ آفاقی کہ جس سے مراد سلوک ہے مطلب اُس کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے وجود سے بیرونی چیزوں میں ثابت کرنا اور ڈھونڈنا۔ اس سیر کے ضمن میں دوسرے

Marfat.com

کرام ست. در ضمن این سیر قطع میباید
و شروع کار ایشان یعنے دیگر سلاسل
از سیر آفاقی و انتہا بسیر انفسی میشود
و شروع از سیر انفسی خاصہ این طریقہ علیہ
نقشبندیہ است و اندراج النہایت
فی البدایت نیز ہمیں معنی است. و
سیر آفاقی مطلوب را از بیرون جستن
است و سیر انفسی گرد دل خود گردیدن

دوم خلوت در انجمن

آنست کہ چون انجمن محل تفرقہ است
باید کہ از راہ باطن با مطلوب خود
خلوت داشتہ باشد تا تفرقہ بیرونی
بحجرہ اندرونی راہ نیابد۔

از بیرون درمیان بازارم
و زدرون خلوتیست با یارم

یان معنی اندراج النہایت فی البدایہ

معنی سیر آفاقی

خاندانوں کے مدارج ختم ہو جاتے ہیں
اور دوسرے سلسلوں کا شروع سیر آفاقی
سے سیر انفسی تک ہے اور طریقہ علیہ نقشبندیہ
کا شروع انفسی سے ہے اور نہایت کا
اندراج ابتدا میں اسی طریقہ کا خاصہ ہے
دراصل سیر آفاقی کا یہ مطلب ہے کہ مطلوب
کو باہر سے ڈھونڈنا اور سیر انفسی کا یہ مطلب
ہے۔ کہ اپنے دل سے ڈھونڈنا۔

دوم خلوت در انجمن

یہ ہے کہ مجلس میں تفرقہ کا اندیشہ ہوتا ہے
اس مقام کا رہنے والا خواہ کس قدر
عام مجلس میں بیٹھا ہو۔ مگر اس کے اندرونی
خیال پر کچھ اثر نہ پڑے کسی کا قول ہے

بظاہر درمیان بازار کے ہو۔
اور اندر سے یار کے ساتھ ہو۔

Marfat.com

[illegible] این معنی بی‌تکلف [illegible]
و در انتها بی‌تکلف [illegible]
چون مبتدی [illegible]
[illegible] حصول [illegible]
[illegible] گرداند
[illegible] ملکه [illegible]
[illegible]
[illegible] اندراج [illegible]
[illegible]
[illegible] ارشاد [illegible] انجا
سوم نظر بر قدم
[illegible] عبارت از آن ست که در راه
رفتن نظر بر قدم خود دارد. خواه راه
رفتن مراد این جهان باشد که دل را
در دیدن مصورات متلونه پراگنده

[illegible] ہے مگر
انتہا پر پہنچ کر [illegible] آسان ہو جاتا ہے
اس [illegible] طریقہ [illegible] میں [illegible]
[illegible] ہوتا ہے [illegible] کا [illegible]
متعلق [illegible] ہوتا ہے [illegible]
[illegible] کو یہ [illegible] حاصل ہوتا ہے۔
چنانچہ خواجہ [illegible] رحمۃ اللہ علیہ
کا قول ہے کہ
[illegible] ہو جائیگا۔
[illegible] جہاں میں
سوم نظر بر قدم
اس [illegible] یہ مطلب ہے کہ راستہ چلتے وقت
اپنے قدم پر نظر رکھ خواہ اس جہان کا
راستہ سمجھو کیونکہ اس دنیا میں نظر کے
وسیلہ سے دل کو نظر فریب باتوں سے پراگندہ

[illegible]

Marfat.com

نسازند تا جمعیت اقرب باشد چرا که
در ابتدا دل تابع نظرست و
پریشانی نظر در دل تاثیر می کند
یا مراد از راه رفتن راه حقیقی باشد
که عبارت از سلوکِ سالک ست
از ایشان بعض را بسیرِ منازل این
طریق بنظرِ دل که بصیرت است
مشرف سازند و دران هنگام انوار
رنگارنگ که راه زنان سالک اند
نفس را دران لذّت بے شمار
باشد هم پیدا می شود و از مقصد
حقیقی او را باز دارند چنانچه بزرگے
فرموده که سی سال نور روح را خدا
پرستیدم چون اینچنین لغزش افتد
از مقصد حقیقی او پس باز میدارد

نہ کریں تاکہ جمعیت قائم رہے۔ کیونکہ
ابتدائی حالات میں دل نظر کے تابع
ہوتا ہے اور نظر کی پریشانی دل پر اثر ڈالتی
ہے۔ یا راہ چلنے سے مراد راہ حقیقی ہے
اس نسبت ان میں سے بعض کو سیر مقامات
راہ طریق سے بصیرت دل کے ساتھ مشرف
فرماتے ہیں جب یہ سیر شروع ہوتا ہے
تو اس وقت میں انوار رنگارنگ کے اور
بے شمار کہ نفس کو اُن میں لذت
ہوتی ہے سالک کے واسطے ظاہر ہوتے
ہیں جو سالک کو مقصود حقیقی سے باز
رکھتے ہیں۔ چنانچہ ایک بزرگ کا قول
ہے کہ خدا کی قسم میں نے روح کے نور
کی تیس سال تک پرستش کی جب اس
قسم کی روکاوٹیں سد راہ ہو جاویں

Marfat.com

پس می باید۔ کہ نظر بر قدم دارد
اینجا معنی او گفتہ کہ دل او ست بسوی
مطلوب حقیقی۔ کہ بصیرت دل خود
از مقصد خود باز نگرداند۔ و بغیر مقصد
خود بہ بلغ البصر مبتلا نہ شود تا واصل
مطلوب گردد۔

چہارم ہوش در دم

و آن عبارت از آن ست کہ سالک
ہمیشہ واقف نفس و دم خود باشد تا بغفلات
نہ برآید۔ و این شغل دافع النفس ست

پنجم یاد کرد

عبارت از آنست۔ کہ تا وقتیکہ سالک
را ملکہ ذکر حاصل نہ شدہ است باید کہ
بر آن بہ تصنع و تکلف خود را مشغول
دارد۔

تو اسے چاہئے کہ قدموں پر نظر رکھے
یعنی دل کو مضبوط کر کے دل کی بصیرت
کو مطلوب حقیقی سے دور نہ رکھے اس جگہ
پختگی دل سے یہی مراد ہے۔ اور اپنے
مقصد کے بغیر ادہر ادھر دیکھنے میں
مبتلا نہ ہو۔ تاکہ اپنے مطلوب کو پہنچے۔

چہارم ہوش در دم

اس کا مطلب یہ ہے کہ سالک اپنے نفس
اور سانس کا ہمیشہ محافظ رہے تاکہ غافل
نہ ہو۔ اس شغل کا نام۔

پنجم یاد کرد۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ جب تک سالک
کو ذکر کا ملکہ حاصل نہ ہو۔ تو کسب اور
تکلف سے اپنے آپ کو ذکر میں مشغول
رکھے +

Marfat.com

ششم یادداشت۔

وآن آنست کہ چون ذاکر از تصنع گذشت۔ وبمرتبہ حضوری رسید مسمےٰ بہ یاداشت میگردد۔

ہفتم وقوف قلبی

وآن آنست۔ کہ ذاکر را باید کہ ہمیشہ نگران دل باشد وتوجہے ونظرے باآن داشتہ باشد قطع نظر از ذکر تا تفرقہ بہ آن راہ نیابد وکسے راکہ از ذکر تاثیر نہ شود۔ شیخ را باید۔ کہ اورا از ذکر باز داشتہ امر بوقوف قلبی فرماید وتوجہے فرماید تا او ذاکر گردد

ہشتم وقوف عددی

از آن عبارت ست کہ عدد ذکر نفی واثبات بر آنچہ کہ دربن طریق معمول

ششم یادداشت

اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ جب ذکر کرنیوالا کسب سے نکل جاوے اور مرتبہ حضوری میں پہنچے تو مراتب یادداشت کو پالیتا ہے

ہفتم وقوف قلبی

اس کا مطلب یہ ہے کہ ذکر کرنیوالا ہمیشہ دل کا محافظ رہے اور ہمیشہ دل کا دھیان رکھے۔ تاکہ اسمیں پراگندہ خیال پیدا نہ ہو خدانخواستہ اگر کسی کو ذکر کرنے سے تاثیر پیدا نہ ہو۔ تو شیخ کو چاہئے۔ کہ اس کو ذکر کرنے سے منع کرے اور خاص توجہ دے کر وقوف قلبی پر لگادے تاکہ اسکو فائدہ ہو۔

ہشتم وقوف عددی

اس سے مراد یہ ہے کہ نفی اور اثبات کا ذکر جیسا کہ طریقہ نقشبندیہ میں معمول ہے

Marfat.com

ست ۔ واقف و مطلع باشد تا
در ہر نفس طاق گوید نہ جفت ۔

نہم بازگشت ۔

عبارت از آں است کہ بعد ذکر نفی
و اثبات بطریق مذکور بزبان قلب
گوید کہ خداوندا مقصود من توئی
و رضائے تو ۔

دہم رابطہ ۔

عبارت از آنست کہ بعضے مشایخ
این طریقہ مرید را بحفظ صورت
خویش امر میفرمایند کہ در مراقبہ صورت
ایشان را تصور کردہ بنشیند تا اینکہ
سالک در تصور صورت شیخ خود
خود را فنا نہ کند و صورت خود را
صورت شیخ گم نکند ہیچ فائدہ نبیند

کرتا رہے اور ہر سانس میں طاق کا
خیال رکھے ۳ یا ۵ یا ۷ علیٰ ہذا القیاس

نہم بازگشت ۔

اس سے مراد یہ ہے کہ نفی اور اثبات
کے ذکر کے بعد زبان دل سے یہ کہے کہ
خداوندا میرا مقصود تو ہی ہے اور
تیری رضا ہی میرا مطلب ہے ۔

دہم رابطہ ۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ بعض مشایخ
اس طریقہ کے اپنے مرید کو اپنی صورت
کے حاضر کرنے کا امر دیتے ہیں کہ مراقبہ
میں شیخ کی صورت کا تصور باندھے یہاں
تک مرید شیخ کے تصور میں اپنے آپ کو
فنا نہ کرے اور اپنی صورت کو شیخ کی صورت
میں گم نہ کرے کوئی فائدہ نہیں دیکھ سکتا

Marfat.com

پس صورت مرید بصورت شیخ متبدل شود بچشم او یعنی مرید صورتِ خود را بعینہٖ صورت شیخ بیند و بہیچ وضع و اطوار و لباسے فرق نداند این فنا را فنافی الشیخ مے گویند۔ چنانچہ مجنون بکمال عشق صورت خود را در صورت لیلیٰ گم کردہ بود و خود را لیلیٰ میگفت لیکن پیران کامل مکمل این طریقہ بجز ذات حق تعالیٰ جل شانہٗ مریدان را شیخ دیدن نہ بند و در اول توجہ الواح دل ایشان را از نقوش کونین و ماسوائے پاک مے سازند و در ذات پاک احدیت او را مستغرق و مستہلک مے کنند۔

یازدہم وقوف زمانی۔ این را محاسبہ

اس عمل کرنے سے مرید اپنے آپ کو شیخ کی صورت میں دیکھتا ہے اور کسی قسم وضع اور لباس اور طرز میں فرق نہیں دیکھتا۔ اس کو فنافی الشیخ کہتے ہیں۔ جیسا کہ مجنون نے اپنے آپ کو عشق لیلیٰ میں ایسا محو کیا کہ اپنے آپ کو لیلیٰ کہا کرتا تھا۔ لیکن پیران مکمل اس طریقہ کے مرید کو یک خدا کی ذات مین گم کردیتے ہیں اور ماسوائے اللہ جل شانہٗ کے نقوش اُن کی دل کی تختی سے دھو ڈالتے ہین اور ذات احدیت مین اُن کو غرق کردیتے ہین۔

یازدہم وقوف زمانی

اس کو محاسبہ

Marfat.com

ہم مے گویند۔ سالک را میباید کہ
در وقت شب اول از خواب کردن
با نفس خود از اعمال یومیہ حساب
کند۔ کہ چند ساعت بحضور وعبادت
گذشتہ وچند بہ غفلت۔ پس از ساعات
حضور عبادت شکر حق سبحانہ تعالیٰ
بجا آرد۔ وتوفیق از وداند۔ واز
ساعات غفلت توبہ واستغفار کند
ونفس خود را تنبیہ وملامت کند۔
کہ غفلت موجب شامت اوست
دیگر آنکہ طالب حق را لازم ست
کہ این جملہ امور را بر خود لازم گیرد
تا بہ مقصود حقیقی واصل شود۔ واز
عہدہ امر موتوا قبل ان تموتوا۔
بیرون آید۔ ودر زمرہ

بھی کہتے ہیں۔ سالک کو چاہیے۔ کہ
رات کو سونے سے پہلے گذرے ہوئے
دن کی بابت اپنے نفس سے حساب لے
کہ کتنا وقت عبادت اور حضور میں
گذرا اور کتنا غفلت میں۔ اور جتنا وقت
حضور مین گذرا ہو اُس کا شکر بجا لاوے
اور اُسکی توفیق خداوند کریم کی طرف
سے سمجھے اور غفلت کے اوقات سے
توبہ کرے اور اپنے نفس کو تنبیہ کرے
کہ یہ تیری ہی غفلت کی شامت ہے
دوسرا یہ کہ طالب حق کو لازم ہے۔ کہ
ان تمام امور مذکورہ بالا پر عمل کرے
تاکہ اصلی مقصود پہ پہنچ جاوے اور
(مرنے سے پہلے مرجاؤ) کی ذمہ داری
سے عہدہ برآ ہو جاوے۔ اور

Marfat.com

لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ
داخل شود۔ بدانکہ اوّل فانی شدن
از خلق ست۔ و دیگر از ہوائے خود
سوم از ارادہ خویش۔ و مراد ازین
فناہاے مذکور ترک دنیاست و
و اسباب و اشیائے او کہ باہم مربوط
شدہ۔ تا سالک در شک نماند فنا
از خلق اینست۔ کہ از ایشان بالکل
قطع کند و ہیچ تردد ایشان را بسوے
خود راہ ندہد۔ نہ بر عطاہائے
ایشان امیدوار۔ نہ از جفاہائے
ایشان ترسگار۔ ہرچہ یاد بہ میرسد
از خداوند۔ و بر خلاقی و رزاقی و عطاء
و رحمت و خیر و برکت و فضل و کرم
او دائم امیدوار بود و از جباری و

(ان پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین
ہوتے ہیں) کے گروہ میں داخل ہو جائے
جاننا چاہیے کہ پہلا درجہ خلقت سے علیحدگی
ہے اور دوسرا اپنی خواہشون کو چھوڑنا
اور تیسرا اپنے ارادے کو چھوڑنا ہے۔ اور
ان فناؤن کا اصل مطلب دنیا کی ترک ہے
اور اسکے اسباب اور اشیا سے منہ موڑنا ہے
جو آپس میں ملے جلے ہیں خلقت کے
چھوڑنے سے یہ مراد ہے کہ ان سے بالکل
تعلق قطع کرے اور اپنے کسی کام کو انکے
سپرد نہ کرے نہ انکی مہربانی کا امیدوار ہو
نہ انکے ظلم کا شاکی ہو جو کچھ اسپر وارد ہو
خدا کیطرف سے سمجھے پیدا کرنا رزق
دینا اور عطا و رحمت۔ خیر اور برکت۔
فضل و کرم اس کے کا ہمیشہ امیدوار رہے

Marfat.com

قہاری و عقوبت او ہمیشہ خوفناک
و ترسان باشد و برا و توکل کند
و علامت فنا از ہواے خود ترک
کسب و علاقہ و اسباب و اشیاء ست
و توکل کردن بر مسبب حقیقی و فانی
شدن از ارادہ خویش آنکہ ہیچ
ارادتے و خواہشے و مقصدے
در دل باقی نہ ماند خلاصہ این کہ
جملہ مرادات و مقاصد د باستثناء
او ذات حق باشد جل شانہٗ و
رضامندی او این چنین احوال
درین طریقہ نقشبندیہ بعضے طالبان
را در اول صحبت پیر طریقت خویش
حاصل شود و در طرق دیگر در
انتہا پس در مبتدی و منتہی فرق

اور اُسکی جباری اور قہاری اور عذاب
سے ہمیشہ ڈرتا رہے اور اُسی پر توکل
کرے اپنی خواہشوں کے چھوڑنے
سے یہ مطلب ہے کہ کسب کو چھوڑے اور
علاقہ و اسباب اور اشیا سے منہ موڑے
صرف اللہ کی ذات پر ہی آسرا رکھے
اپنے ارادہ کو چھوڑنا اس سے یہ مراد ہے
کہ اپنا کوئی ارادہ اور خواہش اور مطلب
دل میں باقی نہ رہے حاصل مطلب
یہ ہے کہ سالک کے تمام ارادے اور اسکی تمام
حاجتیں اور مقصود صرف اللہ کی ذات ہی ہو
اور اُسکی رضامندی کا ہمیشہ خواہشمند ہو یہ حالات
جنکا ابھی بیان کیا ہے۔ اپنے پیر کی پہلی صحبت
میں اس خاندان میں بعض کو حاصل ہو جاتے ہیں اور
دوسرے خاندانوں میں اخیر۔ اس لئے مبتدی اور منتہی

Marfat.com

حاصل نمے شود۔ لہذا بموجب
سند کتب معتبرہ علامت فنائے
جذبی۔ فنائے حقیقی نوشتہ شود
تا راہ روندۂ حق در غلط نیفتند۔ و
نقص را کمال نہ انگارد۔ پس فرق
درمیان فنائے حقیقی وعدم
کہ معبر بفنائے جذبی ہم مے گویند
آنست کہ در ابتدائے احوال
چوں بعضی را از مبتدیان ایں طریقہ
از توجہات پیرانِ کامل مکمل حصول
جذبہ میسر می شود۔ جذب و سکر
وانقطاع از خلق۔ و فانی شدن
از افعال وصفات و ہوا ہائے
نفسانی وبایستہائے خود ہا ایشاں ابنر حاصل
آید۔ لیکن ایں فنائے جذبی معتبر نیست

کا فرق اس موقعہ پر معلوم نہیں ہوتا۔
اسی لئے اس فقیر نے کتب معتبرہ کی سند
سے فنائے جذبی اور فنائے حقیقی کے
علامات لکھے ہیں تاکہ حق کے راستہ پر
چلنے والا دھوکے میں نہ پڑ جاوے اور
نقص کو کمال نہ سمجھ لے۔ ایعزیزو۔ فنائے
جذبی اور فنائے حقیقی میں فرق یہ ہے
کہ اس طریقہ کے بعض مبتدیوں کو جب
پیران کامل مکمل کی توجہ سے یہ جذبہ حاصل
ہوتا ہے۔ تو ابتدائی حال میں اُن کو
جذب اور مستی اور خلقت سے دور
رہنا اور افعال اور صفات سے فانی ہو
جانا اور خواہشات لاحاصل سے بچنا
حاصل ہو جاتا ہے مگر یہ فناء جذبی
قابل اعتبار

Marfat.com

نیست چراکہ مادام در جذب وسکر
باشند ہمچنین احوال ایشانرا
حاصل ست. چون بہوش آیند
باز بحالت اصلی میگرائیند. پس
اصل معتبر آن ست کہ در حالت
جذب وغیر جذب برابر باشند
مادام کہ ہمچنین نیستند فنائے جذبی
ست کہ از خوف عود ایمن نیست و
اصل شناخت ومعرفت این معاملہ
آنست. کہ حضرت خواجہ محمد معصوم
قدس اللہ سرہ بیکے نوشتہ ست
در جواب مکتوب یکے استفسار از
معاملہ کردہ است یعنی مادام کہ
سالکے بفنائے حقیقی نہ پیوستہ
حال او این طور ست کہ خود را نہ بیند

نہیں ہے۔ کیونکہ جب تک وہ عالم مستی
میں رہتے ہیں تو اُن کا یہ حال رہتا ہے
مگر جب ہوش میں آجاتے ہیں تو پہلی
اصلی حالت پر لوٹ آتے ہیں۔ اسلئے
قابل اعتبار وہ حال ہے کہ جذبی حالت
ہو یا نہ ہو وہ ایک حالت پر رہیں۔
جب تک یہ صورت حاصل نہیں تب تک
فنا جذبی ہے جسمیں عود کا اندیشہ ہے
اس معاملہ کی اصل پہچان یہ ہے۔ کہ
حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ نے
ایک مرید کے خط کے جواب میں تحریر
فرمایا ہے جس نے اس بارہ میں عرض
کی تھی۔ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ سالک
جب تک فنائے حقیقی میں نہ پہنچے اس
کا اس طرح حال ہوتا ہے کہ اپنے آپکو نہیں دیکھتا

Marfat.com

ومعدوم داند۔ اما افعال وصفات
را بہ یقینِ دل بخدا نسپارد و این
حال او معبر بفنائے جذبی است
وچون خود را ہم معدوم داند و افعال
وصفات را نیز بہ یقینِ دل بہ اصل
سپارد و معبر بہ فنائے حقیقی ست
کہ از عود ایمن ست۔ وعود بمعنی
گردیدن و باز آمدن بہ طبیعت اصلی
کہ محبت دنیا و اشیاء و اسباب ست
بدانکہ جذبہ ہم دو معنی دارد یکی آنکہ عبارت است
از سیر انفسی کہ مقابل سیر آفاقی ست و سیر آفاقی
نیز معبر بسلوک است و ابتدائے این سیر از لطیفہ قلب است
و دیگر سیر آفاقی معنی آنکہ حق را جل شانہ
در جملہ اشیاء طلب کردن و مشاہد نمودن کہ مراد از
سلوک است۔ و سیر آفاقی در صحنِ او اطے میکردد

بلکہ معدوم جانتا ہے۔ لیکن افعال اور
صفات کو یقیناً خدا کے سپرد نہیں کرتا
اسکے اس حال کو فنائے جذبی سے تعبیر
کرتے ہیں اور جب سالک اپنے آپ کو بالکل
معدوم جانتا ہے اور افعال اور صفات
کو یقین دل سے خدا کے سپرد کرتا ہے
اسکو فنائے حقیقی کہتے ہیں جسکا واپس
ہونا مشکل ہے۔ اور عود سے مراد یعنے
دنیا کی محبت اور اسکے اشیاء کی الفت
کیطرف پھر آنا ہے۔ جاننا چاہئے۔ کہ
جذبہ کے بھی دو معنے ہیں ایک سیر انفسی
ہے جو مقابل سلوک کے ہوتا ہے اور سالک کا ابتدائی
سیر لطیفہ قلب سے شروع ہوتا ہے اور سیر آفاقی سے
یہ مراد ہے کہ ہر چیز سے اللہ جل شانہ کی ذات
کو مشاہدہ اور طلب کرنا

Marfat.com

وسیرِ آفاقی در ضمنِ او طے می گردد
و این خاصہ
طریقۂ علیہ نقشبندیہ است کہ سالک را
در ابتدائے حال این چنین عنایت
از صحبت این بزرگواران حاصل
آید و در طرقِ دیگر کہ جذبہ دیگر
کہ بمعنے کشش و محبتِ دل است
بجناب او سبحانہ تعالےٰ۔ این
چنین جذبہ ہم کسر از طلاب ازین
اکابران حاصل میشود و برائے
این چنین جذبہ صحبتِ پیر طریقت
شرط است۔ مادام کہ در صحبت بیباشد
اورا حاصل است و بر تقدیر ترک
صحبت قبل از فنائے حقیقی خوف
عود است۔ نعوذ باللہ منہا۔

ہوتا ہے اور سلوک سے یہی مراد ہے۔ جو
اس کے ضمن میں طے ہوتا ہے
اور یہ خاصہ خاندان نقشبندیہ کا ہی ہے
کہ سالک کو ابتدائے حال میں اس قسم
کی عنایات بزرگوں کی صحبت سے حاصل
ہوتی ہیں جو دوسرے سلسلوں کے انتہا میں
اور یہ جذبہ جس سے مراد کشش اور محبت
حق سبحانہ وتعالےٰ کی تہ دل سے ہے
اور اس قسم کا جذبہ ان بزرگان عالیہ
سے ہی حاصل ہوتا ہے اور ایسے جذبات
کے حاصل کرنے کیواسطے پیر طریقت کی
صحبت شرط ہے۔ جب تک کہ صحبت میں
ہوگا۔ اس کو حاصل ہوگا اور صحبت چھوڑنے
سے فنائے حقیقی سے پہلے عود کا خوف
ہے اللہ تعالےٰ پناہ دلوے۔

قسم دوم جذبہ الیست۔ کہ مراد
از عشق و ذوق الٰہی ست کہ در فیض
اوّل حقیقت شخص را مستعد این نعمت
عظمیٰ کردہ باشند جذبہ باعث
این تجلّی ذاتی ست کہ بر دل بندہ
محض بالفضل و عنایات او سبحانہ تعالیٰ
می تابد۔ و او را از وے وا ستاند
چنانچہ حضرت مولانا خواجہ عبید اللہ
احرار قدس سرہٗ در فقرات آوردہ و
این فقیر از انجا نقل کردہ نوشتہ است
و نیز برائے حصول این چنین دولت
عظمیٰ شرط است کہ پیر طریقت آن
شخص صاحب جذبہ باشد۔ بلکہ سلوک
او بہ اینچنین جذبات تمام شدہ باشد
و نیز صاحب جذبہ ثانی باشد۔ کہ

سے فقرات (خواجہ عبیداللہ احرارؒ)

دوسرے قسم کا جذبہ جس سے عشق
اور ذوق الٰہی مراد ہے جو کہ پیر کی پہلی
نظر ہی طالب کو اس نعمت کا سزاوار
بنا دے اور ایسی نعمت کا باعث تجلّی
ذاتی ہے۔ جو اللہ کے فضل سے طالب
کے دل پر چمک پڑتی ہے اور اس کو
اپنے آپ سے بے خبر کر دیتی ہے چنانچہ
حضرت مولانا خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ
علیہ نے اپنی کتاب فقرات میں تحریر فرمایا ہے
اور اس فقیر نے وہاں سے نقل کر کے
اسجگہ لکھ دیا ہے اور اس نعمت عظیم کے
حاصل ہونے کی یہ شرط ضروری ہے کہ
اس شخص کا پیر جذبہ کافی رکھتا ہو بلکہ
پیر طریقت کا سلوک ان مقامات سے گذر
چکا ہو اور جذبہ ثانی مذکورہ اسکو حاصل ہو

Marfat.com

ارشاد و تکمیل ناقصان موقوف بر آن
ست و ارشاد خلق اللہ موقوف و
مشروط است بہ جذبہ ثانی کہ بے
مشرف شدن آنچنین دولت عظمے
ارشاد کردن مشکل ست و جذبہ
اول را شرط گفتہ اند بجہت تحصیل
جذبہ ثانی ۔ کسے را کہ سلوک او بجذبہ
اول مے شود ۔ البتہ جذبہ ثانی ہم
امید ست کہ شاید او را حاصل شود
بموجب رضامندی مولا ۔
ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ لیکن
فرض نیست ۔ کہ خواہ نخواہ بہ جذبہ
ثانی مشرف شود اگر خدا خواہد بدہد
و گر نہ نہ ۔ اما این قدر ضروری

ناقصوں کو کامل کرنے اور اُن کے
ارشاد کیواسطے یہ امر نہایت ضروری
ہے اور اللہ کی مخلوق کی ہدایت
جذبہ ثانی پر موقوف اور مشروط ہے
کیونکہ جب پیر آپ اس درجہ پر دسترس نہ رکھتا
ہو تو مرید کو ارشاد نہیں کر سکتا اور پہلے جذبہ
کا ہونا دوسرے جذبہ کیواسطے ضروری ہے
اور جس کا سلوک اول جذبہ کے ساتھ
تمام ہوا ۔ امید ہے کہ اللہ کے فضل سے
دوسرا جذبہ بھی اُسکو حاصل ہو جاوے
یہ اللہ کا فضل ہے اللہ تعالیٰ جسکو چاہتا
ہے عطا کرتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے مگر یہ ضروری
نہیں کہ خواہ مخواہ جذبہ ثانی پر پہنچ جاوے
اگر خداوند کریم چاہتے ہیں تو عنایت
کر دیتے ہیں ورنہ خیر ۔ مگر یہ امر ضروری

مقام ارشاد

Marfat.com

اما این قدر ضروری ست کہ جذبہ اول ورا
ناقص می گذارد مادامیکہ ویرا بمبدأ التعین او
نرساند۔ و مبدأ تعین اسمی
ست از اسمائے الٰہی کہ رب این شخص
است۔ پس چون انچنین سعادت
در ابتدا جہ کسے را حاصل شود
در اول صحبت پیر ہمچنان بہ جذبات
بے نہایت او را مشرف سازند
کہ در بحر عشق مودت الٰہی مستغرق
و مستہلک گردد۔ و زبان حال
او بہ این ترانہ مترنم میشود

عشق آن شعلہ ست کو چون برفروخت
ہر چہ جز محبوب باقی جملہ سوخت
تیغ لا در قتل غیر حق براند
در نگر زان پس کہ بعد لا چہ ماند

ہے کہ پہلا جذبہ بھی اُسکو ناتمام نہیں رہنے
دیتا۔ تاوقتیکہ اُس کو مبدء مقرر تک
نہ پہنچاوے۔ اور مبدء تعین اللہ کے
ناموں سے ایک نام ہے جو اس شخص کا
ربّ ہوتا ہے۔ جب کسی شخص کو اس قسم کی
سعادت حاصل ہو جاوے تو پیر کی پہلی
صحبت میں اُسکو بے نہایت جذبات
حاصل ہو جاتے ہیں۔ حتاکہ وہ عشق
الٰہی کے دریا میں مستغرق اور محو ہو جاتا
ہے اور اس کے حال کی زبان یہ ترانہ
ادا کرتی ہے۔

عشق وہ شعلہ ہے کہ جب روشن ہوتا ہے
جو کچھ پیارے کے سوا ہو جلا دیتا ہے
لا کی تلوار غیر کے قتل کرنے کیلئے چلاتا ہے
پس دیکھ کہ بعد لا کے کیا رہتا ہے

Marfat.com

ماند الا اللہ باقی جملہ رفت۔
شاد باش اے عشق شرکت سوز رفت
و بجبر رسیدن دیوانہ و سراسیمہ
میسازند۔ پس جمیع مرادات و
مقاصد او
ذات حق مے شود جل شانہ و از
جمیع ماسوے بیزار و دست بردار
و از لذات آجلہ و عاجلہ بیجانا
استغناء اورا حاصل آید مثلاً
اگر اورا عمر حضرت خضر علے نبینا و
علیہ السلام میدہند۔ گاہے محبت
ماسوے اللہ اورا حجاب راہ
محبوب حقیقی نے شود۔ ہرجا کہ برود
ہمان جذبہ عشق درو است کہ
بہیچ جانب اورا دیدن و گرویدن

الا اللہ رہا اور باقی تمام گیا
خوش ہواے عشق اور رقیبونکو جلاوے
اس مقام پر پہنچتے ہی اسکو دیوانہ بیہوش
وحواس اور بیقرار کردیتے ہین اور اسکی تمام
مرادین اور سب مطلب خدا کی ذات ہی
ہوجاتے ہیں اور سب ماسوے سے بیزار
اور دست بردار ہوجاتا ہے اور موجودہ
اور آیندہ کی لذات سے بالکل بے پروا
ہوجاتا ہے مثلاً اگر اس کو حضرت خضر
علیہ السلام کی عمر دی جاوے تاہم اس
کو ماسوے اللہ کی محبت محبوب حقیقی کا
حجاب نہیں ہوسکتی۔ جہان جاتا ہے اسی جذبہ
مین جاتا ہے جو اسکو حاصل ہے
اور یہ جذبہ اس کو ادہر
اودہر دیکھنے

Marfat.com

نمے وہد واین مجذوب از غم عود
ایمن ست - چراکہ ایں عطا ازلی
ست - کسے را مقبول میکند اورا
باز مردود نمے کند واین چنین قسم
شخصے از مرادان ست - کہ سبحانہ تعالےٰ
بفضل و کرم خویش حقیقی اور اخواستہ
است واز خواصان جناب خود
گردانیدہ تحت کنف احمایت حقیقی
اور امحفوظ و مصئون بیدارد و گوشت
پیر کہ حکم کبریت احمر دارد - ودوام حضور
او برائے مرید گویا فرض عین ست
و تمام شدن سلوک بے صحبت پیر
اور ابسیار متعذر ست لیکن اینچنین
مجذوب را دوام صحبت پیر شرط نیست
اگر تقدیراً اورا مہجوری واقع شود

پیر کی صحبت کبریت احمر کا حکم رکھتی ہے

نہیں دیتا اور اس قسم کا مجذوب واپسی
اور عود کے اندیشہ سے بالکل بے فکر ہے
کیونکہ یہ ازلی عنایت ہوئی ہے اس کا
یہ کام ہے کہ جسکو اپنا بنا لیتی ہے پھر بیگانہ
نہیں ہونے دیتی - اس قسم کا بندہ مرادان
سے ہوتا ہے - اور اسکو اللہ تعالےٰ نے
اپنے فضل و کرم سے اپنا بندہ بنالیا ہے
اور اپنے خاصان کے گروہ میں لاکر
اپنے سایہ اور اپنی حمایت میں اسکو محفوظ
رکھا ہے اور پیر کی صحبت مرید کے حق
میں کیمیا کا اثر رکھتی ہے اور مرید کا مرشد کی
خدمت میں رہنا فرض ہے اور فقر کے مقامات
کا طے ہونا پیر کی صحبت کے بغیر نہایت مشکل ہے
مگر ایسے مجذوب کو ہمیشہ پیر کی صحبت میں
رہنا ضروری نہیں اگر بالفرض اسکو جدائی ہوجائے

از غم عود ایمن است چرا کہ بے حصول
این دولت عظمیٰ شرط است کہ پیر
طریقت قطب ارشاد واز مردان و
محبوبان حق باشد و سلوک او
بدین چنین جذبہ کہ بالا مذکور شده
محقق باشد و بمرتبہ فنا فی اللہ و
بقا باللہ مشرف گردیده باشد این
چنین سادات عظام کہ وجود شریف
ایشان باعث مدار جہان و جہانیان
و فیض عام باشد - در حق عالم و
عالمیان توجہ ایشان حکم کبریت احمر
یا خاصیت اکسیر اعظم دارد - اگر بر
سعادتمندے بموجب عنایت الٰہی
یک توجہ کند فی الفور حقیقت او

تاہم کسی قسم کا اندیشہ نہیں - کیونکہ اس
عظیم نعمت کے حاصل کرنیکے لئے یہ شرط ہے کہ طریقت
کے پیر اور قطب ارشاد خدا کے بندوں
اور پیاروں سے ہوتے ہیں اور ان کا سلوک
جیسا کہ ہم نے ذکر کیا نہایت پختہ ہوتا
ہے اور مدارج فنا فی اللہ اور بقا باللہ
پر کامیاب ہوتے ہیں اس قسم کے بزرگوار
جنکا وجود پاک جہان اور جہان کے
رہنے والوں کے واسطے قیام کا باعث
ہوتا ہے اور ان کا عام فیض ہوتا ہے
ان بزرگوں کی توجہ لوگوں کے حق میں
کبریت احمر اور کیمیا کا اثر رکھتی ہے اگر وہ
کسی نیک نصیب پر خدا کے فضل سے
توجہ کریں تو فوراً اس طالب کی حقیقت کو

مقام ولدیت

حقیقت کو

Marfat.com

را از مس خودی و خود پرستی پاک می
کنند۔ و مثل طلاء سرخ میسازند و
بہ محبت حقیقی چنان مالامال کنند
کہ بار دیگر او را حاجت نمے ماند
پس اگر بالتقدیر ہجرت واقع شود
مضائقہ ندارد۔ کہ اصل معنی اندراج
النہایت فی البدایت را نیز ہمچنین
معنی کردہ اند۔ این سادات عظام
بیک توجہ انتہا در ابتداء درج
میکنند۔ لیکن این قدر ہست کہ در
صحبت پیر کار او زود تمام میشود
بر تقدیر مہجوری بہ دیر و تعطل
اما از غم عود بے غم باشد و
این چنین مقدمہ برین احقر العباد
ہم واقع است۔ چنانچہ قدرے

پس خودی اور خود پرستی سے پاک
کر کے خالص سونا بنا دیتے ہیں اور اس
کو حقیقی محبت سے ایسا بھر پور کر دیتے
ہیں کہ پھر اسکو کوئی حاجت باقی نہیں
رہتی۔ اگر وہ نظر یافتہ آدمی صحبت سے
دور ہو جاوے تو کچھ مضائقہ نہیں ہے
اور ابتدائی توجہ سے انتہا پہنچا دینا اسی
کو کہتے ہیں اس سلسلہ عالیہ کے بزرگوار
ایک نظر سے انتہائی درجہ پر ابتدا میں پہنچا
دیتے ہیں۔ لیکن اتنا ضروری ہے کہ پیر
کی صحبت میں مدارج جلد طے ہو جاتے
ہیں اور اگر دوری واقع ہو جاوے تو ذرا
دیر سے اسکو تعطیل کہتے ہیں مگر واپسی کا غم
نہیں۔ چنانچہ ایسا احوال اس کمترین
پر بھی واقع ہے جیسا کہ کچھ تھوڑا سا

Marfat.com

بیان کردہ مے شود۔ اگرچہ این
قلیل البضاعت ذرہ بیمقدار کہ
سراسر ناقص و نالایق ست جائے
آن نداشت کو شہد خود را در سلک
جوہریان منتظم گرداند۔ یا حال خود
را در حالات خاصان مذکور کند۔
لیکن بحکم آنکہ ؎
چو شہ بر داشت مارا از تہ خاک
سزد گر بگذرانم سر ز افلاک
و نیز بحکم آیت کریمہ۔ فَاَمَّا
بِنِعْمَتِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ؕ
از عنایات ازلی و توجہات لم یزلی
او سبحانہ و تعالیٰ جل شانہ و برکت
تراب الاقدام آن غوث الاغیاث
و قطب الارشاد مدار جہان و جہانیان

بیان کیا جاتا ہے۔ اگرچہ یہ کوڑی ناچیز
اور ذرہ بیمقدار جو سراسر ناقص اور نالایق
ہے یہ جرات نہیں رکھتا۔ کہ اپنے آپ
کو شاہوار موتیوں کی لڑی میں پروئے
اور مرادوں کے روبرو پیش کرے یا اپنے
حال کو درگاہ کے خاصوں کے ذکر میں
لکھے مگر بامر مجبوری بمصداق اس شعر کے
؎ جب ہمکو تہ خاک سے بادشاہ اٹھاوے
تو مجھے آسمان سے سربلند کرنا لائق ہے
اور بحکم آیت شریفہ۔ پس ساتھ نعمت
رب اپنے کے آگاہ کر۔
اس بندہ ناچیز پر اللہ تعالیٰ کی عنایت
اور مہربانی سے اور اس غوث پاک
اور قطب الاقطاب
مدار جہان و جہانیان

Marfat.com

اصل

والئے ہند و سندھ یعنی پیر و مرشد این احقر آنچہ بیک توجہ بر این مسکین عطا گردید چہ بیان کنم۔ بیت

اگر ہر موئے من گردد زبانے۔
ز وصفش نقطۂ آرم بیانے۔

بالفرض اگر کسے تمام عمر مشقتہا ریاضات و مجاہدات بکشد اینچنین دولت عظمیٰ کے حاصل کند کہ این احقر را در اول صحبت بیک لمحہ از گوشۂ چشم آن غوث الاغیاث حاصل گردید۔ بعدہ دوازدہ روز در خدمت فیضدرجت آن قبلۂ کونین شرف اندوز صحبت شدہ طلب رخصت نمودم۔ فرمودند کہ ہرچہ امانت تو نزد ما بود بتو رسیدہ است حالا مختار ہستی۔

ترجمہ

والئے ہند و سندھ کی خاکِ پاک کی برکت سے ایک ایسی نظر پڑی جس کا بیان میں کیا کروں۔ بیت

اگر میرا ہر بال زبان بن جاوے
تو اسکی تعریف کا ایک نقطہ بھی بیان نہیں کرسکتا۔

بالفرض اگر کوئی شخص عمر بھر عبادت اور ریاضت اور مجاہدہ کرے اسکو یہ نعمت حاصل نہیں ہوسکتی۔ جو اس ناچیز کو حضور اقدس غوث الاغیاث کی ایک صحبت بھری توجہ سے حاصل ہوئی۔ دس بارہ دن کے بعد حضور کی خدمت میں فیض حاصل کرکے نیازمند نے رخصت طلب کی آپ نے زبان درفشان سے فرمایا کہ العزیز جو تمہاری امانت ہمارے پاس تھی وہ ہم نے دیدی اب تمہارا اختیار ہے

یعنی یہ مرکز دائرۂ ولایت حضرت حاجی احمد متقی سندھی کہ مزار شاں در موضع گوٹھ قاضی احمد کہ از توابع ضلع نوابشاہ است موجب نزول فیض و برکات است نیز او و تبرک اکال ریلوے اسٹیشن است۔

پس معلوم شد کہ در کرت اول کہ از تاثیر صحبت شیخ خود فایدہا اندوختند و مدت بسیر کہ زاید از دہ دوازدہ روز نبود خلعت خلافت نیز از ان قطب زمان در بر کردند۔

فقیر منظور احمد

Marfat.com

بابرکت وی رو غم نیست پس
رخصت شدم. اینده تا چند گاه قریب
... دور بودم و در حال خود
هیچ گونه تفاوت ملحوظ نکردم بلکه
نجم سعادت این فقیر روز بروز در
اوج عشق و محبت الهی در عروج بود
چون باز بخدمت والا مشرف شدم
مدت سه یا چهار ماه بعد مشرف بودم
فواید عظیم و بیشمار که در قید قلم نه
گنجد حاصل نمودم چون باز مرخص
شدم مدت سه یا چهار سال در سفر
منقضی کردم. اما در محبت و ذوق
شوق و احوالات وجد و مواجید
خویش هیچ تفاوت نبود همچنین
بارها تجربه کرده ام هنوز کار این

جہاں جانا چاہتے ہو چلے جاؤ۔ کوئی غم
نہیں۔ کوئی فکر نہیں۔ پس آپ کی اجازت
کے بعد میں رخصت ہوا اس سے پیچھے
نو یا دس مہینے آپ سے جدا رہا مگر اپنے حالات
میں کسی قسم کا فرق نہ دیکھا بلکہ اس فقیر
کی سعادت کا ستارہ دن بدن عروج
پر تھا اور محبت الٰہی کا۔ پانچویں ارادہ تھا پھر
آنحضرت کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا
تین چار مہینے حاضر رہا میں نے ان دنوں
میں وہ فائدے دیکھے جو تحریر میں نہیں
آسکتے پھر بندہ جب آپ سے رخصت ہوا تین
یا چار سال سفر میں گذار دئے مگر الٰہی محبت
اور ذوق شوق اور وجد مواجید میں سر مو
فرق نہ پایا۔ ایسا ہی کئی دفعہ تجربہ کیا
اب تک اس عاجز کا حال

مسکین بفضل الٰہی و توجہ آن مرشد
کامل الحمد للہ والمنۃ در ترقی و تزاید
ست۔ انشاء اللہ بہ برکت ترابِ اقدام
آن ہادیٔ سبل سلمہ ربہ با تمام
خواہد رسید لیکن اینچنین جذبہ مذکور
کہ از قسم دوم ست۔ بسیار قلیل عنقا
انگاشتہ اند از ہزار کس بر کسے کہ سعادت
ازلی باشد حاصل میشود۔ و
از قسم اول کہ بالا مذکور شدہ اگرچہ
تحصیل او ہم موقوف و مشروط بر
سعادت ازلی و انعام لم یزلی ست
لیکن بہ برکت اولیائے کرام کہ
خاصان و مقبولان جناب الٰہی اند
جل شانہ۔ باکثر مردم طلاب کہ مریدان
حق باشند فی الفور حاصل میشود

خدا کے فضل سے اور مرشد پاک کی توجہ
سے روز افزوں ہے الحمد للہ والمنۃ
اور امید ہے کہ حضور انور کی توجہ سے اس
عاجز کا کام بخیریت سے انجام ہوگا۔ یہ
دوسری قسم کا جذبہ جس کا ذکر ہو چکا ہے
بہت کم یاب اور عنقا ہے۔ بزرگ
فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص کی قسمت میں
ہو اور سعادت ازلی [illegible]
[illegible]
ذکر کیا ہے اگرچہ اس کا حاصل ہونا بھی سعادت
ازلی اور انعام الٰہی پر موقوف ہے
اولیائے کرام کی برکت سے جو اللہ کی
جناب میں خاص اور مقبول ہیں اکثر طالبوں
کو فوراً حاصل ہو
جاتا ہے۔

Marfat.com

اما دوام قبل از فنای حقیقی موقوف
بر صحبت ست واز غم عود ایمن نیست
وآن کس کہ از کسب خود دوام ذکر
وریاضات ومجاہدات چیزی حاصل
کردہ باشد از عود محفوظ ست
پس بر طلاب مولی تعالی واجب
ولازم کہ در دوام ذکر و وظایف کہ
از پیران طریقت خویش اخذ نمودہ
اند شب و روز مشغول باشند و
حتی المقدور اوقات را معمور دارند
کہ این چنین دولت عظمی کہ لازوال
باشد حاصل آید یعنی از ورزشہا
کہ از ضروریات اند ۔ ور ابتدای
احوال برای مبتدیان این راہ
مقرر شدہ اند اول اسناد افعال

مگر اس کا قیام صحبت مرشد کا محتاج رہتا
ہے ۔ اور اسکے پیچھے واپسی یا کمی کا غم
دامنگیر رہتا ہے اور جو شخص مجاہدہ اور
ریاضت اور اپنی محنت سے کچھ حاصل
کرتا ہے اسکو واپسی کا فکر نہیں ہوتا ۔
پس طالبان راہ مولی پر ضروری ہے
کہ ہمیشگی ذکر اور ان اوراد اور وظایف
پر جو اسکے پیران طریقت نے ارشاد فرمائے
ہیں دن رات مشغول رہیں اور ناغہ نہ کریں
اور جہانتک ہو سکے اپنے اوقات کو تر و
تازہ رکھیں تاکہ یہ دولت عظیم کہ بیزوال
ہے حاصل ہو اور بعض طریقے ضروری ہیں
کہ بزرگان طریقت نے مبتدیوں کے
واسطے مقرر کئے ہیں ان میں سے پہلا
(اسناد افعال ہے

Marfat.com

ست۔ باو سبحانہ تعالے۔ بیاید کہ
ہمہ افعال خود را و جمیع مخلوقات
را بخدا سپارد و باین طور کہ ہر فعل
کہ از من یا از کس دیگر صادر میشود
خدا مے کند۔ اگرچہ دل این شخص
گواہی نمے دہد چرا کہ مادامے کہ این کس را
فنا در تجلی افعال حاصل نہ شد
بیقین دل نمی دانست کہ این کارہا خدا می
کند شانہٗ و بعد از فنا دل این شخص
خود بخود و ناچار باضطرار تمام گواہی
مے دہد کہ این کارہا ہمہ از خدا است
و باقرار زبان ہیچ موقوف نیست۔
اگرچہ زبان بطرف این شخص اسناد
کارہا میکند۔ اما حقیقت دل بر صدق
معاملہ خود قائم ست

خدا تعالے کی طرف۔ پس چاہیے کہ اپنے
تمام کامون کو اور تمام مخلوقات کو خدا
کے سپرد کرے اور یہ جانے کہ جو کام
مین کر رہا ہون۔ یا لوگ کر رہے ہیں
وہ خدا ہی کرتا ہے۔ خواہ اُس کا دل
گواہی نہ دیتا ہو جب تک تجلی افعال میں
فنا حاصل نہ ہو جاوے اور دل سے یقیناً
نہ جان لے۔ کہ یہ کام خدا ہی کرتا ہے۔
انسان دل سے گواہی نہین دیتا اور فنا
کے بعد خواہ مخواہ مجبوراً گواہی دینی پڑتی
ہے کہ یہ سب کام خدا کی طرف سے ہیں۔
اس حالت مین زبانی اقرار کی ضرورت نہین
رہتی۔ اگرچہ اُس شخص کی زبان افعال
کی نسبت مخلوق کیطرف کرتی ہے مگر دل
کی حقیقت اپنے معاملہ کی سچائی پر قائم

Marfat.com

ترجمہ | اصل

بدانکہ اسناد افعال بحق سبحانہ در ابتدائے احوال کسب و استعمال
تاثیر عظیم دارد۔ پس بر اذکیا
لازم است کہ در جمیع احیان و اوقات
چہ در نشستن و برخاستن و چہ
در خفتن و بیدار شدن و چہ
در خوردن و آشامیدن جملہ افعال را
بحق سپارند و خود را خالی شل
جماد بے حس و حرکت دانند۔ تا بہ
حقیقت برسند۔ وقتیکہ بصدق و
یقین دل دانست کہ افعال از
حق است و خود را خالی دید و درین
دید او را شکے و شبہے نماند پس فناء
تجلی فعلی او را حاصل شود و فنائے
لطیفۂ قلب را ہم در فنائے تجلی افعال
شمردہ اند و اصل الاصل این لطیفہ

ہتی ہے۔ جاننا چاہئے کہ ابتدائی حالت
میں حالات کا حاصل کرنا اور اُن کا استعمال
بڑی تاثیر رکھتا ہے پس عقلمندوں کو ضروری
ہے۔ کہ سونے جاگنے بیٹھنے اُٹھنے کھانے
پینے میں کسب کا استعمال کریں۔ تاکہ
تمام کام اصل کے سپرد ہو جاویں۔
و اپنے آپ کو وہ پتھر کی طرح بے حس
اور بے حرکت سمجھیں پھر حقیقت کا مزہ
ملتا ہے رجب صدق دل سے یقیناً
سمجھ لیا۔ کہ تمام کام خدا کی جانب سے
ہیں اور اُس کا اپنا کوئی دخل نہیں اور
و اِس خیال میں اِسکو کسی قسم کا شک
اور شبہ نہ ہو۔ معلوم ہوا کہ اب اِسکو فناء
تجلی فعلی حاصل ہو گئی اور بعضوں نے
دل کے لطیفہ کے فنا کو فنائے تجلی کہا ہے اور اصل

[illegible] کس نخواہد کہ
در رشحات حضرت
خواجہ عبید اللہ احرار است
نقل فرمودہ اند۔ بر تحقیق
مخصوص این مقامات [illegible]
عبارات آن رسالہ [illegible]
[illegible]
[illegible]
سید منظور احمد

Marfat.com

اصل

صفت اضافیہ حق ست جل شانہٗ کہ
عبارت از فعل تکوین ست کمال
این لطیفہ آنست کہ در فعل حق جل علا و
فانی و مستہلک گردد وبہمان فعل
بقا یابد۔ درین زمان سالک خود
را مسلوب الفعل خواہد یافت و افعال
خود درست منسوب بحق جل و علا خواہد
کرد و فنائے قلب و تجلی فعلی کنایت
ازہمین ست واصل و نشان او
آنست کہ تعلق علمی و حُبی بغیر حق
نماند یعنی قلب ماسوے اللہ را
مطلقاً ورا سا فراموش سازد بحدیکہ
اگر سالہا تکلیف نماید یک لحظہ
ماسوا نتواند کرد و درین ہنگام
چنانچہ علم اشیاء از وے زائل شد

کحل الجواہر
(حضرت خواجہ
عبدالاحد رح)

ترجمہ

اس لطیفہ کا خدا کی طرف صفت اضافی ہے
اس کو تکوین بھی کہتے ہیں۔ اس لطیفہ کا
کمال یہ ہے کہ اللہ کے افعال میں فانی
اور مستغرق اور محو ہو جاتا ہے۔ اور اسی
فعل سے اس کو بقا حاصل ہوتی ہے اور بقا کا درجہ
حاصل کرتا ہے اسوقت سالک اپنے آپ
کو عقل سے فارغ پائیگا۔ اور اپنے کاموں
کو اللہ تعالے سے منسوب کریگا۔ اسحالت
کو فنا قلب اور تجلی فعلی کہتے ہیں اور اسکی
علامت یہ ہے کہ تعلق علمی و حبی کا تعلق اللہ تعالے
کے سوا نہیں رہتا۔ یعنے دل ماسوے
اللہ کو بالکل بھول جاتا ہے یہاں تک
کہ اگر وہ کئی سال کوشش کرے تاہم ایک
لحظہ بھی غیر اللہ کیطرف مائل نہیں ہو سکتا۔
اسوقت میں جسطرح اشیاء کا علم اس سے دور ہو جاتا ہے

Marfat.com

محبت اشیاء بطریق اولےٰ از وے
رخت بربستہ باشد۔ وچون سالک
بفناے قلب مشرف شد داخل
جماعت اولیا گشت ویک درجہ ولایت
او را حاصل شد۔ و این فناے قلب بے قطع
تمامی دائرہ امکان کہ عبارت از مرکز
فرش عرش و از عرش تا تمامی
عالم امر باشد و بے قطع مراتب
عشرہ کہ مقامات عشرہ ہم اوشانرا
گویند۔ کہ مراد از توبہ و انابت و ورع مقامات عشرہ
و صبر و شکر۔ و توکل و رجا و فقر و
زہد و رضا کہ صوفیہ علیہ بیان فرمودہ
اند۔ صورت نہ بندد۔ و نور این لطیفہ
را نور زرد فرمودہ اند۔ و ولایت
این لطیفہ زیر قدم حضرت آدم علیہ السلام

اسیطرح اشیاء کی محبت بھی بستر باندھ
جاتی ہے اور جب سالک قلب کے فناء
میں پہنچتا ہے تو اولیاء اللہ کی جماعت میں
داخل ہوجاتا ہے اور ولایت کا ایک
درجہ اسکو حاصل ہوجاتا ہے۔ یہ فنائے
قلبی جب تک فرش سے عرش تک اور
عرش سے تمام عالم تک اور مراتب عشرہ
جس سے مراد۔ توبہ۔ وانابہ۔ پرہیز۔
صبر۔ شکر۔ توکل۔ رجا۔ فقر۔ زہد۔ رضا
ہے۔ جن کو صوفیائے کرام نے بیان
کیا ہے۔ توڑ تاڑ نہ کرلے۔ حاصل
نہیں ہوتا اور اس لطیفہ کا رنگ زرد
رنگ کا نور ہوتا ہے اور اس
نور کی ولایت حضرت آدم
علیہ السلام کے قدموں پر

Marfat.com

است. صلوة الله علیه و علی نبینا و علیه السلام
و صاحب لطیفه قلب را که استعداد همین
درجه دارد زیاده نه. پس وصول او
بجناب قدس از راه همین لطیفه است
از لطائف پنجگانه. و این را آدمی المشرب
میگویند. بعد ازین دوم استعمال
یعنی دیدن و شنیدن و قدرت و
اراده کردن و معلوم کردن یعنی همه
اوصاف مذکوره را نسبت بخدا کند
تا که این دید غالب آید و کار این
تمام شود. و کسب کردن این شخص
در نفی صفات است که همه صفات را
که مراد از سمع و بصر و قدرت و حیات
و ارادت و علم باشد. در جمیع اوقات
از خود نفی کند و باصل حواله سازد

ہے صلوۃ اللہ علیہ و علی نبینا و علیہ السلام
ہوتی ہے صاحب اس لطیفہ قلب کی استعداد
اسی قدر ہوتی ہے نہ کہ زیادہ۔ پس اس
شخص کا درگاہ الٰہی میں داخل ہونا لطائف
پنجگانہ میں سے اسی لطیفہ کے راستہ سے
ہے اور اسکو آدمی المشرب کہتے ہیں اس سے
پیچھے وہ اپنا دیکھنا اور سننا اور قدرت
اور ارادہ اور معلوم کرنا ان تمام صفتوں
کو خدا کی طرف منسوب کرتا ہے یہانتک
کہ یہ بصیرت اسکی غالب ہو جاوے پھر اس
کا کام پورا ہو جاتا ہے اور اس شخص کا
نفی صفات کو حاصل کرنا ہوتا ہے یعنی
سننا دیکھنا۔ قدرت۔ حیات۔ ارادہ علم
کو بالکل نفی کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ
کے حوالے کر دیتا ہے

Marfat.com

وچون بہ یقین از دل خود نفی ساخت
وبہ اصل تفویض کرد وخود را مثل
جماد بحس وحرکت یافت ہیچ شکے
وشبہے این را نماند پس فناء تجلی
صفات این را حاصل گردید وفنائے
لطیفہ روح کہ باز بستہ بفنائے تجلی
صفات ست نیز این را حاصل آید
واصل الاصل این لطیفہ صفات ثبوتیہ
حق ست جل شانہ بمعنی آنکہ وے ذات
حق تعالے جل شانہ آن صفات را
را ثابت کردہ مے شود۔ ویک گام
بحضرت ذات احدیت از فعل نزدیک
ترست۔ واصل علامت فناء این
لطیفہ آنست کہ سالک خود را از
خود مسلوب خواہد یافت بلکہ منسوب

جب اُس نے اپنے دل سے اِن چیزوں
کی یقیناً نفی کر دی اور اللہ تعالےٰ کے
سپرد کر دیا اور اپنے آپ کو پتھر کی طرح بے
حس وحرکت جانا اور کوئی شک اور شبہ
دل میں رہا تو اُسکو صفات کی تجلی میں فناء
حاصل ہو گئی اور لطیفہ روح کی فنا جو اِسی
فناء کے متعلق ہے پیدا ہو گئی واصل یہی
لطیفہ خدا تعالےٰ کی صفات ثبوتیہ کا ہوتا
ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ یہ تمام صفتیں
اللہ تعالےٰ کی ذات میں ثابت کرتا ہے
اور یہ فعل ایک قدم بڑھ کر اللہ تعالےٰ
کے قرب میں ہوتا ہے اور اس لطیفہ کے
فناء کی اصل علامت یہ ہے کہ سالک اپنے
آپ کو اپنے آپ سے علیحدہ
پائیگا بلکہ

Marfat.com

بجناب قدس خواہد دانست۔ و نور
این لطیفہ را نور سرخ فرمودہ ولایت
این لطیفہ زیر قدم حضرت ابراہیم
ست۔ صلوۃ علی نبینا و علیہ السلام
و ہر کہ ابراہیمی المشرب ست وصول
وے بجناب قدس ازہمین لطیفہ خواہد
بود۔ و از قطع مراتب قلب و
صاحب این مشرب را استعداد
درجہ دوم ولایت پنجگانہ ست۔ و
لطیفہ سر کہ اصل الاصلش شیونات
ذاتیہ است۔ کہ گامے از صفات
بحضرت ذات نزدیکتر اند و حصول
فنائے این لطیفہ بتجلی شیونات
ذاتیہ خواہد بود۔ و نور این لطیفہ را
نور سفید نشان دادہ اند۔ ولایت این

جناب اقدس اللہ تعالے کے ساتھ
منسوب جانیگا۔ اس لطیفہ کا نور سرخ
ہے اس لطیفہ کی ولایت حضرت ابراہیم
صلوۃ علی نبینا و علیہ السلام کے قدموں
پر ہے۔ جس شخص کا مشرب ابراہیمی ہے
اس کا داخل ہونا اس لطیفہ کے راہ سے
ہوگا۔ اور قلب کے مراتب قطع کرنے کے
بعد پنجگانہ ولایت سے دوسری ولایت
کا درجہ ملجاتا ہے اور سر کا لطیفہ جس کا
اصل ذاتیہ انوار ہیں۔ اور خدا تعالے
کی جناب میں بہت نزدیک ہیں اور اس
لطیفہ کی فنا ذاتیہ تجلی کے انوار ہیں سے
ہوتی ہے اس لطیفہ کا رنگ سفید ہوتا
ہے اس لطیفہ
کی ولایت

Marfat.com

اصل

لطیفہ زیر قدم حضرت موسیٰ ست
صلوۃ اللہ علیٰ نبینا و علیہ السلام و
صاحب این مشرب را استعداد
سہ درجہ است از مراتب پنجگانہ۔ بعد
ازین لطیفہ خفی ست و اصل الاصل
این لطیفہ صفات سلبیہ حق ست
عبارت ازانکہ فوق شیونات ذاتیہ
اند و حصول فنائے این نیز بہمان
صفات ست و نور این لطیفہ را
نور سیاہ تعیین فرمودہ اند و ولایت
این لطیفہ زیر قدم حضرت عیسیٰ ست
علیٰ نبینا و علیہ السلام و صاحب این
مشرب را استعداد درجہ چہارم
ولایت ست از مراتب پنجگانہ۔ بعدہ
لطیفہ اخفیٰ ست و اصل الاصل این

ترجمہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قدموں پر ہے اس
لطیفہ کا مالک ولایت کے تیسرے درجہ
پر ہوتا ہے اس سے پیچھے ایک لطیفہ خفی
ہے اور اصل الاصل اس لطیفہ کا حق تعالیٰ
کے صفات سلبیہ ہیں۔ اس کا درجہ
ذاتیہ الوہیت سے زیادہ ہے اور اس فنا
کا حصول بھی ان ہی صفات سلبیہ سے ہے اور
اس لطیفہ کا نور سیاہ ہوتا ہے اس
کی ولایت حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا و
علیہ السلام کے قدموں پر ہے اس
لطیفہ کے مالک کو درجہ چہارم کی ولایت
مراتب پنجگانہ سے حاصل ہو جاتی
ہے۔ اس کے بعد لطیفہ اخفیٰ ہے
اور یہ پانچواں
لطیفہ ہے

Marfat.com

اصل

لطیفہ پنجم مراتب صفات سلبیہ است
کہ کالبرزخ ست ۔ درمیان مرتبہ نفی
کلی و درمیان احدیت مجردہ و فنائے
این لطیفہ مربوط بہ تجلی ہمان مرتبہ
مقدسہ است ۔ و نور این لطیفہ نفیسہ
را نور سبز بیان فرمودہ اند و ولایت
این لطیفہ زیر قدم حضرت رسالت
پناہ است ۔ صلے اللہ علیہ و علے آلہ
و اصحبہ وسلم ۔ و صاحب این مشرب
عالی را بالذات استعداد و حصول
تمام مراتب پنج گانہ ولایت ست و
صاحب اینمقام عالی را محمدی المشرب
گویند ۔ این چنین صاحب دولتے
جامع جمیع کمالات ولایت ست ؛
رزقنا اللہ تعالے بمنہ و کرمہ و کمال فضلہ

ترجمہ

یہ درمیان نفی کلی اور احدیت مجردہ کے
برزخ ہے اور اس لطیفہ کی فنا اس
مقدس مرتبہ کی فناء سے ملی ہوئی ہے
اور اس لطیفہ کا نور سبز ہے اور اس
لطیفہ کی ولایت حضرت رسالت پناہ
صلے اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ وسلم
کے قدموں پر ہے ۔ اس لطیفہ کا
مالک ولایت کے پانچویں درجہ کا
مالک ہوتا ہے ۔ اس مقام کے صاحب
کو محمدی مشرب کہتے ہیں ۔ یہ
شخص فنا فی اللہ کے
مقام سے صاحبِ
دولت اور تمام
کمالات کا
جامع

Marfat.com

ز رسائل المومنین ۔
بدانکہ فناے لطائف خمسہ کہ جامع
جمیع فناءِ افعال و صفات و ذات
ست و فی الحقیقت بمدارج و مراتب
ولایت صغرے و کبرے و علیا ر
موقوف علیہ بر فناے لطائف مذکورہ
است چون قدرے بیان و تفصیل
و احوال این لطائف مذکورہ از
ضروریات طریقہ و اہم مطالب بود
لہذا این نسخہ مختصر نوشتہ شد۔ از ان
جا کہ تفصیل کل نے توانست شد
لہذا قدرے بطور اجمال از رسالہ معتبرہ
کہ از مصنفات مکمل این طریقہ علیہ
بود نوشتہ بر منصہ ظہور آوردہ شد
کہ طالبان این راہ را بکار آید۔ و

ہوتا ہے ۔
جاننا چاہیئے کہ لطائف پنج گانہ کی
فنا جو تمام افعال اور صفات و ذات
کے فنا کی جامع ہے اور در حقیقت تمام
مدارج ولایت صغرے اور کبرے اور
علیا کی فنا انہی کے مدارج پر موقوف
ہے جبکہ ان لطائف مذکورہ کا بیان
اور تفصیل کرنا نہایت ضروری تھا اسلئے
یہ رسالہ مختصر لکھا ہے ۔ چونکہ اس کی
پوری تفصیل نہایت مشکل تھی اسلئے
مجمل طور پر اُن رسالون سے جو اس
طریقہ علیہ کے تحریر ہو چکے ہیں لکھا
گیا ہے طالبون
کے کام آویگا
اور اگرچہ

Marfat.com

اصل

این قلیل البضاعت ہنوز بہ کمالات مذکورہ کامیاب نشدہ۔ شاید کسے دیگرے بمطالعہ این اوراق منتفع گردد۔ و این مسکین را نیز او سبحانہٗ تعالےٰ بہ برکت رقم آن بمنزل مقصود رساند۔ بمنّہ وبکمال فضلہ ✣

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا کَمَالَ مَعْرِفَتِکَ وَسَائِرَ الْمُرِیْدِیْنَ بِبَرَکَتِ حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَ اَزْوَاجِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ○

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

ترجمہ

یہ ذرہ بمقدار تا حال مذکورہ مقامات پر کامیاب نہین ہوا۔ امید ہے۔ کہ کوئی دوسرا ان اوراق سے فائدہ اُٹھاوے اور اس کار خیر کی برکت سے اللہ تعالیٰ اِس عاجز کو منزل مقصود پر فضل سے پہنچاوے ✣

یا اللہ اپنے کمال معرفت ہمارے اور تمام مسلمانون کے نصیب فرما بحرمت برکت اپنے حبیب اکرم سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اُنکی آل و اصحاب ازواج و اہلبیت طیبین طاہرین تمام کے ساتھ رحمت اپنی کے اے تمام مہربانون سے زیادہ مہربان اور اللہ بہت جانتا ہے۔ ساتھ درستی کے۔

Marfat.com

حضرت خواجہ محمد پارسا قدس اللہ تعالیٰ سرہ العزیز آپ اپنے زمانہ کے بڑے مشائخوں میں سے ہوئے ہیں بڑا مجاہدہ
... سے زیادہ حضرت اللہ تعالیٰ سے محبت ...
حضرت خواجہ ... قدس اللہ تعالیٰ سرہ ... میں آپ کی وفات شریف مدینہ عالیہ زادہا اللہ شرفاً ... کی ... جواب دوسرے ...
نزدیک قبہ مبارک ... عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعضے از کلمات قدسیہ حضرت خواجہ محمد پارسا
قدس اللہ تعالیٰ سرہ الاقدس فرمودہ
اند کہ حجاب میان بندہ و حق سبحانہ و تعالیٰ
جل شانہ ہمین انتقاش صور کونیہ است
در دل و این انتقاش صور کونیہ
سبب صحبتہائے پراگندہ و سیرہائے
دیدن الوان و اشکال گوناگون

حضرت خواجہ محمد پارسا قدس اللہ تعالیٰ
سرہ الاقدس بعض کلمات قدسیہ سے ارشاد
فرماتے ہیں۔ کہ حق سبحانہ تعالیٰ جل شانہ
اور بندہ کے درمیان یہی موجودات کی صورتین
جو دل میں نقش ہیں۔ حجاب ہے اور
اور یہ نقش ہونا پراگندہ صحبتوں اور مختلف
سیروں اور طرح طرح کے رنگوں اور

Marfat.com

زیادہ میشود و در دل خانہ میکند۔ و
بمحنت و مشقت تمام ترنفی میباید کرد
و دیگر از مطالعہ کتب و گفتن و شنیدن
سخنان رسمی و کلمات شتّی آن نقوش
مے افزاید و از مشاہدہ و صور جمیلہ و
سماع و نغمات و سازہائے طرب انگیز
آن نقوش در حرکت و تموج مے آید
و این جملہ موجبات بعد و غفلت است
از حق سبحانہٗ و تعالیٰ و طالب را نفی
وے واجب ست پس میباید کہ ہرچہ
خیال را افزاید۔ بواجبی اجتناب نماید
با دل صاف توجہ بجناب حق سبحانہٗ
تعالیٰ کند سنت الٰہی بر این جاری
شدہ کہ بے محنت و مشقت ترک
لذت و شہوات جستی این معنی دست

کئی قسموں کی شکلوں کے دیکھنے کے سبب سے
زیادہ ہوتا ہے اور دل میں گھر کر لیتا ہے
پوری محنت اور مشقت سے اسکی نفی کرنی
چاہئے دوسرا باعث ان نقشوں کے بڑھنے کا دیکھنا
کتابوں کا اور کہنا سننا رسمی باتوں اور بیہودہ
کلمات کا ہے خوبصورتوں کا دیکھنا اور راگ
رنگ کا سننا ان سب سے یہ نقش حرکت اور موج
میں آتے ہیں۔ اور یہ سب حق سبحانہ تعالےٰ
سے دوری اور غفلت کا باعث ہیں۔ طالب
کو اس کی نفی کرنی ضروری اور واجب ہے
پس چاہئے کہ جو چیزیں ایسے خیالات کو
بڑھائیں انسے پرہیز کرے اور صفائی دل
کے ساتھ خداوند تعالےٰ کیطرف رجوع کرے
سنت الٰہی اسیطرح جاری ہے کہ بغیر محنت اور
مشقت اور ترک لذت اور تمام شہوتوں کے یہ مراد

Marfat.com

نے دید راحتی کہ بی جوئید در آخرت
ست دو سہ روز درین سرای فانی
رنج کشیدی۔ دیگر ابداً الا بدین
آسودی این عالم را ہیچ نسبت بہ
آن عالم نیست گویا در بیابان بے
نہایت خشخاش دانہ افتادہ است۔
فرمودہ اند کہ وصیت میکنم ترا اے
پسر من بعلم و ادب و تقویٰ در
جمیع احوال برتو کہ تتبع آثار سلف
کنی و لازم سنت و جماعت باشی
و فقہ و حدیث آموزی و از صوفیان
جاہل بپرہیزی ہمیشہ نماز با جماعت
گذاری۔ بشرطیکہ امام و موذن نہ
باشی شہرت مکن کہ شہرت آفت
ست و بمنصب مقید مشو دائم گمنام

حاصل نہیں ہوتی العزیز آرام تو آخرت میں
ہے دو تین دن اس سرائے فانی میں رنج
اٹھا تاکہ تجھے ہمیشہ کا آرام ہو اس عالم کو
اس عالم سے کچھ نسبت نہیں مگر جیسا کہ
بے نہایت جنگل میں خشخاش کا دانہ پڑا ہو
فرماتے ہیں کہ میرے فرزند میں تجھکو وصیت
کرتا ہوں کہ علم اور ادب اور تقوے کے
ساتھ تمام احوال میں بزرگان قدیم کی
پیروی کر اور طریقہ اہلسنت والجماعت کو لازم
پکڑ۔ فقہ اور حدیث کا علم حاصل کر اور
جاہل صوفیوں سے پرہیز کر ہمیشہ باجماعت
نماز ادا کر۔ مگر امام اور موذن نہ ہو شہرت
نہ کر کہ شہرت آفت ہے اور مرتبہ کا مقید
نہ ہو ہمیشہ گمنام

ہو

Marfat.com

باش۔ و در قبالہ ہائے نام خود منویس
و بمحکمہ قضا حاضر مشو۔ ضمان کسے مباش
و وصایائے مردم درمیا بملوک و
ابنائے ایشان صحبت مدار و خانقاہ
بنا مکن و در خانقاہ منشین و سماع
بسیار مکن کہ بسیار نفاق پدید آرد
و رقت و بسیاری سماع دل را بمیراند
و بر سماع انکار مکن کہ ایں را اصحاب سماع بسیار
اند۔ کم گو و کم خور و کم خسپ و از خلق
بگریز ہمچنانکہ از شیر بگریزد و ملازمت
خلوت خود باش و با امردان
و زنان و مبتدعان و توانگران و
عامیان را صحبت مدار حلال خور و
از شبہ بپرہیز و تا توانی زن مخواہ
کہ طالب دنیا شوی۔ و در طلب دنیا

اور بیعناموں میں اپنا نام نہ لکھ اور محکمہ
عدالتوں میں حاضر نہ ہو کسی کا ضامن
نہ بن اور وصیتوں میں نہ آ۔ بادشاہ اور
اُسکے لڑکوں کے ساتھ صحبت نہ رکھ
خانقاہ نہ بنا اور اُس میں نہ بیٹھ اور سماع
بہت نہ کر۔ کہ اُس کی زیادتی نفاق پیدا
کرتی ہے۔ اور رقت اور زیادتی سماع کی
دل کو مردہ کرتی ہے اور سماع پر انکار نہ
کر کہ اِسکے سننے والے بہت ہیں۔ کھانا اور
سونا اور بولنا تھوڑا اختیار کر خلقت سے
شیر کی مثل بھاگ تنہائی کو لازم پکڑ نابالغوں
اور عورتوں اور بدعتیوں اور دولتمندوں
اور عام لوگوں سے صحبت نہ رکھ حلال کھا
اور شبہ سے پرہیز کر جہاں تک ہو سکے عورت
کی خواہش نہ کر کہ تو طالب دنیا ہو جاویگا اور دنیا

Marfat.com

اصل

دین بباد دہی بسیار مخند۔ و از
خندہ قہقہہ اجتناب کن کہ خندۂ بسیار
دل را بمیراند۔ و باید کہ در ہمہ کس
بچشم شفقت نگری و ہیچ فرد را
حقیر نشمری۔ ظاہر خود را میارا
کہ آرایش ظاہر از خوار نی باطن
ست۔ مجادلہ مکن و از کسے چیزے
مخواہ و کسے را خدمت مفرما و مشایخ
را بمال و تن و جان خدمت کن
و بر افعال ایشان انکار مکن کہ
منکر ایشان ہرگز رستگاری نیابد
بادنیا و بر اہل دنیا مغرور مشو۔ باید
کہ دل تو ہمیشہ اندوگین بود و بدن
تو بیمار و چشم تو گریان و عمل تو
خالص و دعا تو بتضرع و جامہ تو

ترجمہ

کی طلب میں دین کو چھوڑ دیگا بہت ہنسی
اور قہقہے سے پرہیز کر کہ اس سے دل مردہ
ہوتا ہے۔ چاہئے کہ تمام آدمیونکو شفقت
کی نظر سے دیکھے۔ اور کسی کو حقیر نہ سمجھے
اپنے ظاہر کو نہ سنوار کہ ظاہری آرایش
باطن کی خواری ہے جھگڑا نہ کر۔ اور
کسی سے کچھہ طلب نہ کر اور کسی سے
خدمت نہ لے اپنے مشایخ کی جان و
دل اور مال سے خدمت کر اور اُن کے
کسی کام پر انکار نہ کر۔ کہ منکر اُن کا
ہرگز چھٹکارا نہ پائیگا۔ دنیا اور اہل دنیا
پر مغرور نہ ہو۔ چاہیے کہ تیرا دل ہمیشہ
فکر اور غم میں ہو ظاہر تیرا بیماروں سا
اور چشم تیری تر اور عمل تیرا خالص اور
دعا تجز انکسار سے اور کپڑا تیرا پرانا

Marfat.com

کہنہ ورفیق تو درویش ومایہ تو	اور رفیق تیرا درویش اور پونجی
فقہ وخانہ تو مسجد ومونس تو	تیری فقہ اور گھر تیرا مسجد اور دوست
حق سبحانہٗ تعالےٰ۔ انتہیٰ +	تیرا اللہ عزوجل ہو + انتہیٰ ۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد خداوندی فَاذْکُرُوا اللّٰہَ قِیَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِھِمْ کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ خدائے تعالےٰ کا ذکر کرو رات دن خشکی تری سفر حضر تونگری فقر تندرستی مرض خفیہ علانیہ اور بعض صوفیہ نے فرمایا ہے کہ ہر فرض عبادت کی حق تعالےٰ نے کوئی حد اور انتہا مقرر فرمائی ہے اور عذر کے وقت معذور بھی قرار دیا ہے مگر ذکر کی کوئی بھی حد نہیں جہاں پہنچکر ختم ہوجاوے اور کوئی عذر بھی قابل سماعت نہیں کیونکہ بجز مجنون کے اس میں کوئی معذور نہیں اور اگر کسی کو معذور قرار دیتے تو وہ حضرت زکریا علیہ السلام ہوتے کہ باوجود بڑھاپے اور اسقدر ضعف کے کہ بات تک کرنیکی طاقت نہ تھی اس طرح حکم ہوا۔ اٰیَتُکَ اَلَّا تُکَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ اِلَّا رَمْزًا وَّاذْکُرْ رَّبَّکَ کَثِیْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِیِّ وَالْاِبْکَارِ۔ کہ تمہارے لڑکا پیدا ہونے کی نشانی یہ ہے کہ تین دن کسی آدمی سے کلام نکروگے مگر اشارہ کے ساتھ اور خدا تعالےٰ کا ذکر بکثرت کرتے رہنا" اگر اور کسی کیلئے

Marfat.com

ذکر کے ترک میں کوئی عذر قابل لحاظ ہوتا تو غازی و مجاہدہ کا شغل ہوتا۔ مگر
اُن کو بھی باوجود مشقت اور مشغولی کے یوں حکم ہے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا
لَقِیْتُمْ فِئَۃً فَاثْبُتُوْا وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ؀ کہ اے
ایمان والو جب کافروں کے ساتھ جنگ کیا کرو تو پاؤں جمائے رکھو اور اللہ کا ذکر
بہت کرو تاکہ فلاح پاؤ۔" نیز قیامت کے دن ساری عبادتیں نماز روزہ وغیرہ
ساقط ہو جاوینگی اسلئے کہ عالم آخرت میں ہم بندے مکلف نہ ہونگے۔ مگر ذکر آخرت
میں بھی زائل نہ ہوگا۔ نیز حق تعالےٰ دوسری جگہ سورۃ جمعہ میں ارشاد فرماتے
ہیں وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْرًا لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ؀ "اللہ کا کثرت
سے ذکر کرو تاکہ فلاح پاؤ" اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ "اللہ کا ذکر جہاد
اور صدقات اور خیرات سب سے افضل ہے" اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کے ذکر
سے بہتر کوئی عمل نہیں ہے۔ ذکر الٰہی کیلئے ایک مغز اور تین پوست ہیں اور
مغز تو مقصود بالذات ہے مگر پوست اسلئے مقصود اور محبوب ہیں کہ وہ مغز
تک پہنچنے کے ذرائع اور اسباب ہیں پہلا پوست صرف زبان سے ذکر کرنا
ہے اور دوسرا پوست قلب سے ذکر کرنا اور جبراً تکلف اسکا خوگر ہونا
یاد رکھو کہ قلب کو اپنی حالت پر نہ چھوڑنا چاہئے کیونکہ اُسکو تفکرات و تخیلات

Marfat.com

میں پڑنے سے پریشانی ہوتی ہے لہذا مناسب ہے کہ اسکی مرغوب شئے
یعنے ذکر الٰہی اُس کے حوالے کردیجاے تاکہ اُس کو اطمینان حاصل ہوجاوے
تیسرا پوست یہ ہے کہ ذکر الٰہی قلب میں جگہ کرلے اور ایسا گڑجاے کہ اُس
کا چھڑانا دشوار ہوجاوے اسکا مطلب یہ ہے کہ دوسرے درجہ مین جسطرح قلب
کو ذکر کی عادت ڈالنے مین دقت پیش آئی تھی اس تیسرے درجے میں قلب
سے ذکر اللہ کی عادت چھڑانا اس سے زیادہ دشوار ہو۔ چوتھا درجہ جو مغز
اور مقصود بالذات ہے وہ یہ ہے کہ قلب مین ذکر کا نام و نشان بھی باقی نہ رہے
بلکہ مذکور یعنے حق تعالےٰ کی ذات ہی ذات باقی رہجاے کہ نہ قلب کی طرف
توجہ رہے نہ ذکر کی جانب التفات اور نہ اپنی خبر ہو نہ کسی دوسرے کی غرض
ذات بحت میں استغراق ہوجاوے اسی حالت کا نام فنا ہے اور اس
حالت پر پہنچ کر بندہ کو نہ اپنے ظاہری حس و حرکت کا علم ہوتا ہے اور نہ باطنی
عوارض کا یہانتک کہ اپنے فنا ہوجانیکا بھی علم باقی نہیں رہتا۔ کیونکہ فنا ہوجانا
بھی تو خدا کے علاوہ دوسری ہی چیز ہے اور غیر اللہ کا خیال میل کچیل اور
کدورت ہے پس فنا کا علم بھی اس درجہ میں پونچکر کدورت اور بعد ہوا یہی وہ
حالت ہے جسمیں اپنے وجود کے فنا کے ساتھہ خود فنا سے بھی فنایت ہوتی ہے +

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اے دل بگو بیان ز کمال محمدی — رمز خدا عیان ز خصال محمدی

آن جلوۂ کہ طور بہ موسیٰ کلیم تافت — شعلہ یکے نشان ز جمال محمدی

یوسف کہ یک سیرت و صورت کمال داشت — شد محو بے گمان ز خیال محمدی

شمس و قمر کواکب اہل ضیا ہمہ — پر نور نور بہ شان ز بلال محمدی

صدیق یار غار و عمر صاحب وقار — یک خلق و دیگران ز جلال محمدی

عثمان با حیا ز حیائے عظیم شان — رمزے علی جوان ز جمال محمدی

زاں مہ حسن رضا رضائے محمدی — در کشتہ دشمنان ز نہال محمدی

وآن غوث نامدار گیلان زا شان — حرفے جلی بیان ز مقال محمدی

یارب عطا کنی تو بعادل[۵] گدائے خویش — یک جام ارغوان ز زلال محمدی

[۵] عادل ۔ نام مولا بخش برادر میران بخش جوگی لاہوری +

Marfat.com

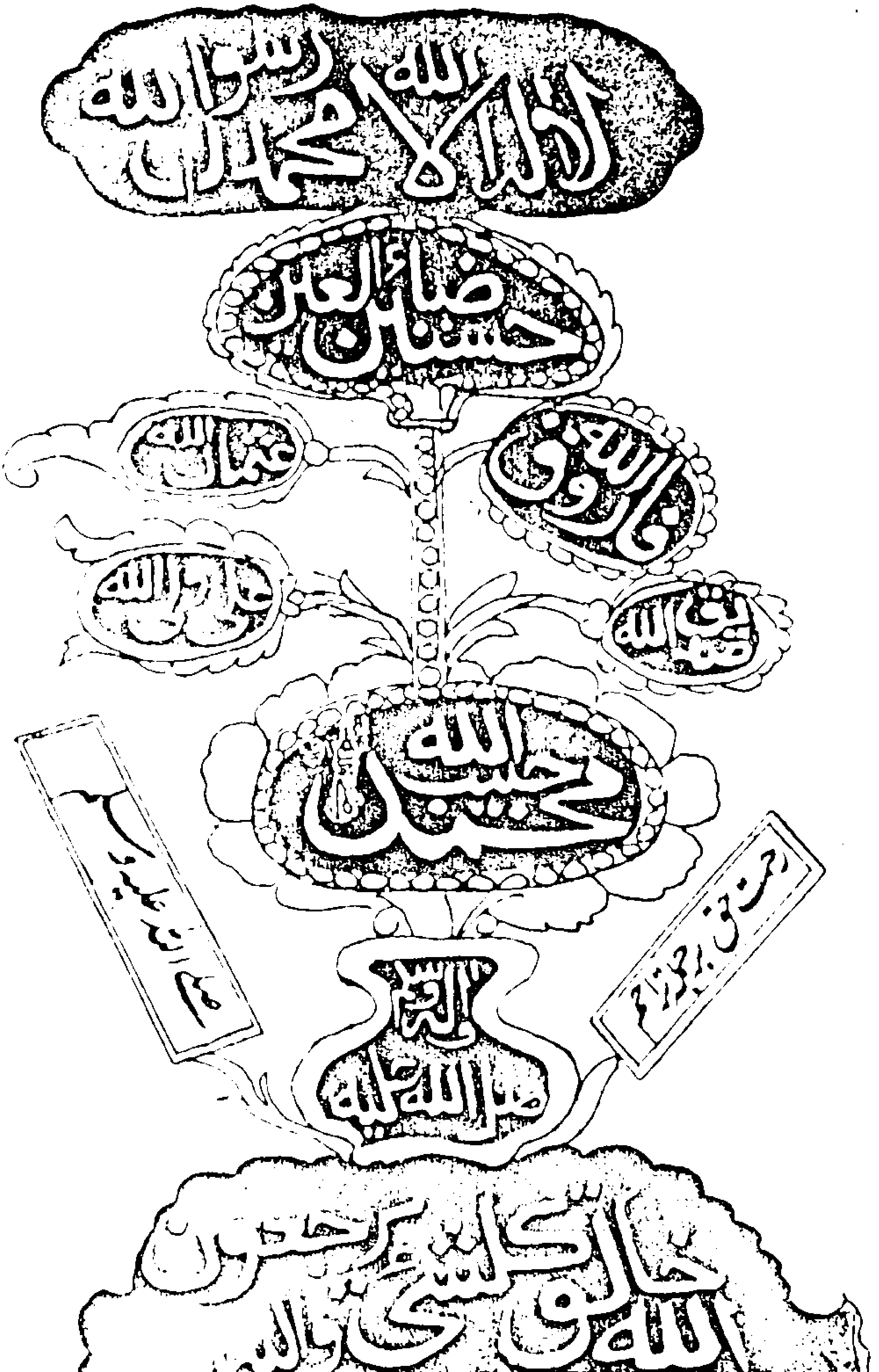

ٹائٹل مراۃ المحققین طبع اول مرقومہ

Marfat.com

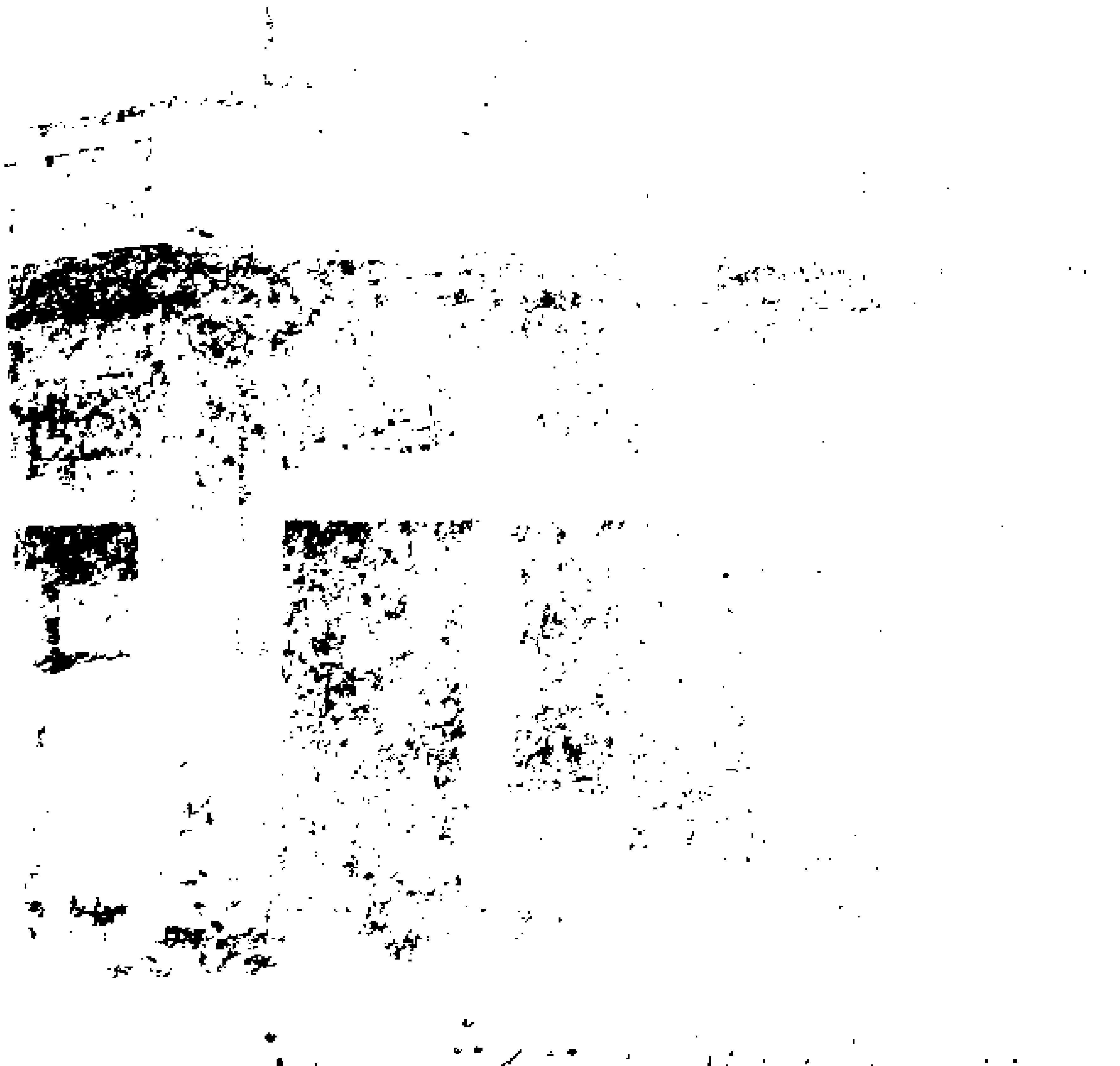

مزار پر انوار حضرت شیر ربانی

حضرت شاہ میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

قبہ مبارک حضرت قطب الاقطاب غوث اعظم سید امام علی شاہ صاحب قادری [illegible]
شیخ طریقت حضرت بابا [illegible] رحمۃ اللہ علیہ کوٹلہ [illegible] (ضلع [illegible])

Marfat.com

[illegible]ام شرقپور شریف کی مطبوعات

[illegible] اولیائے نقشبندیہ	از حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری
[illegible] حضرت سیدنا صدیق اکبر	״
[illegible] حالات حضرت امام ربانی	
[illegible] شیخ احمد فاروقی سرہندی	״
[illegible]	״
[illegible] حضرت شیر ربانی و [illegible]	مرتبہ میاں جمیل احمد شرقپوری
[illegible] شرقپوری	
[illegible]	از صوفی محمد [illegible] قصوری
[illegible] کے [illegible]	حضرت [illegible] ابوالحسن زید [illegible] دہلوی
[illegible]	
[illegible]	از حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی
[illegible]	از مولانا منصب علی شرقپوری
[illegible]	از حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ
[illegible]	مرتبہ [illegible] علی [illegible]

[illegible] شرقپور شریف کے تعاون [illegible] والی کتب

رشحات عنبریہ	از حضرت احمد سعید نقشبندی دہلوی
[illegible] زید	از حضرت مولانا ابوالحسن زید فاروقی
تاریخ القرآن	از حضرت مولانا عبداللطیف
حضرت مجدد [illegible]	از حضرت مولانا ابوالحسن زید فاروقی
	[illegible] کامل
ماھو الجسم	از ڈاکٹر پروفیسر محمد مسعود احمد

[illegible] دین پورہ لاہور [illegible] شعبہ نشر و اشاعت [illegible] حضرت میاں صاحب شرقپور شریف

Marfat.com

KARNIKOLOS
Guri Šeremetica
Kodra e Begit
Guri i Sehit
MAJA
2493
2480
SELISLA
STRGA
RAFSA
GAJRINA
BABA
DONJA LEŠNICA
Čepenovo
2224
Bozovce
2398
1679
1817
1683
Zaljna
Klet
2414
Kola
2369
Zagrejac
2204
THE FORMER YUGOSLAV REPUBLIC OF MACEDONIA
Serbia * (APPROXIMATE)
Fiamike
76
77
78
79
80
81
82
83
84
85
52
53
54
55
56
57
58

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com